

قَوْسُوا الْوَرْقَ بِالْقِسْطَاءِ لَا شَخْصٌ وَالشَّيْءَانَ

تحقیق و تجویہ کا ایک منفرد ذراویہ

قرآن احادیث صاحبہ کرام

مُحَمَّدُ شَيْخُ اکابر علماء دیوبند

مُقْتَلٌ

# حُسْنُ الْجَلِيل

مولانا محمد حبیب اللہ قیغزاحمد علوی

تلہیڈ

حضرت مولانا محمد علی رضا دھاٹی

مجلس دعوۃ الحق پاکستان

## النّساج

ان گلیم بر دوش رکھنے والے فقراء کہ جن کی مکنت تعریفہم بیسیماهم  
سے عریاں، جن کی غواصی تجلیات تعریفہم فی وجوہم نصرۃ النعیم  
سے نمایاں، جنکی عبادات تراہم رکعاً سجداً یبتغون فضل من الله  
ورضوانا سیماهم فی وجوہم من اثر السجود سے آشکارا، جن  
کو خانقاہ میں دیکھا تو غوث، قطب، ابدال اور جو ایسیں القلوب کا تاجدار  
پایا، جب مند تدریس پر دیکھا تو سردار ان تفسیر و محدثین و فقہائے کرام کے  
پیشواظر آئے۔ جب ان کو میدان جہاد میں آزمایا تو بدر و حشیں کے مجاہدوں والا  
عزز و اخلاص کا پیکر دیکھا۔ جب ان کو اسلامی سیاست مملکیہ میں بحث کرتے  
پایا تو تاجدار ان زمانہ کو ان سے کا نتیا دیکھا۔ یعنی،

اکابر علماء دین و بند کے نام

## حسنِ ترتیب

1	حرف آغاز
2	تمہید سے پہلے ایک مقالہ
2	حاصل مقالہ
3	بصیرت اور درجات بصیرت

### مقام صحابہؓ

8	تمہید مقصود مقام صحابہؓ
9	مقام صحابہؓ کو متعین کرنے کا قرآنی اصول (صحابہؓ کی تاریخی اور شرعی حیثیت)
25	صداقت قرآن کی دلیل مگر اہم دلیل جماعت صحابہؓ ہے
28	صحیح حدیث بھی مقام صحابہؓ کو بجرود نہیں کر سکتی
11	صحابہؓ محفوظ عن السیمات ہیں
13	تمام صحابہؓ معیار حق ہیں
14	اصحابہ کرامؓ کیلئے شرعی تحفظ

### مقام حسینؑ

17	حسینؑ قرآن میں بکلام خداوندی
39	حسینؑ بزبان رسولؐ
16	صحابت حسینؑ
29	خروج حسینؑ
	(شراکت خروج اور بعد از خروج حسینؑ)

31	ایک زریں اصول امیر عزیمت حسینؑ
33	ایک عظیم بہتان حسینؑ پر

33	آ خرمیں نے خروج کیوں کیا؟
35	باقی صحابہ نے خروج کیوں نہ کیا؟
36	انکشاف حقیقت
36	ہاتھ میں ہاتھ دینے والی روایت کا تجزیہ
37	حسینؑ نجباء رقباء صحابہؓ میں سے ہیں
37	حسینؑ صاحب روایت ہیں
38	امام غزالی سے منقول حضرتؐ کا آخری خطبہ
39	حسینؑ کیلئے محبت رسولؐ
	بکاء حسینؑ موجب ایذا رسولؐ
	نتقیص حسینؑ موجب لعنت ہے
45	سلسلۃ الذہب (اور فضیلت سلسلۃ الذہب)
	ہمارے اسٹارڈ سیدنا حسینؑ
	ہمارے پیر و مرشد حسینؑ
48	وس احادیث مرویہ عن علیؑ
50	حضرت شاہ ولی اللہؒ کا دعویٰ
52	سید الشہداء حسینؑ
	مدحت حسینؑ از امام شافعیؑ
52	حسینؑ کا مقام قیامت کے دن
50	مُدْفون حسینؑ

### مقام یزید

54	لعنت کرنے کی ممانعت
55	یزید کی شخصیت مختلف فیہ ہے
	یزید تابعی نہیں قاتل صحابہؓ ہے

بیزید کیلئے امیر معاویہؑ بدو عا.

بیزید اپنے بیٹے معاویہ بن بیزید کی نظر میں

56

بیزید قرآن میں بکلام خداوندی

ایذا رسول موجب لعنت و عذاب ہے

الل بیت سے بعض سے رکھنے والا کافر ہے

61

بیزید بربان رسول

(احادیث بخاری متعلقہ بیزید)

63

بیزید صحابہؑ کی نظر میں

74

بیزید محدثین کی نظر میں

84

بیزید علماء دیوبند کی نظر میں

دیوبندیت اور شاہ ولی اللہ

سلک دیوبند کے امام (از عبد الشکور ترمذی)

سلک دیوبند نیا نہیں

علماء دیوبند حسینی ہیں

حب حسین کا تعلق عقیدہ سے ہے

☆☆☆☆

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسلا من البشر الى البشر مبشرين و منذرين لئلا يكون  
للناس على الله حجته بعد الرسل و زين المسلمين بحاليه جمعي انواع  
التوحيد و كرمهم و شرفهم باتباع السننه و التزام الجماعت و الصلة و  
السلام على سيدنا محمد ﷺ الذي بين الناس ما نزل اليهم من الوحي الجلى  
و الخفى و جعل اصحابه و عترته مصباح الهدايات و مدار النجات و على الله و  
اصحابه اجمعين و الحمد مكررا على ان خلق سيدنا محمد صلى الله عليه وآله  
 وسلم جامعا لكمالات الصورة و اليسرية.

جہاں کے سارے کملات ایک تجھے میں میں  
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار  
بھر خدائی نہیں چھوٹا تجھے سے کوئی کمال  
بغیر بنڈگی کیا ہے گے جو تجھے کو عار

و تصدق اعلیٰ رسوله الذين سرد الحكم و قال انى قد تركت فيكم  
خليفتين كتاب الله و عرقتي اهل بيتي و انهما يردان على الحوض و في رواية  
في حجته يوم عرفته و هو على نافته القصواء يخطب فسمعيته يقول يا  
يهالناس انى قد تركت بيتي و في رواية انى تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن  
تضلوا بعدى احمد هما اعظم من الاخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى  
الارض و عترتى اهل بيتي و لن يتفرقوا حتى يردا على الحوض فانظروا  
كيف تختلفونى فيهما. اما بعد

## تمہید سے پہلے اپنکا مکالمہ

جنہید وقت حضرت میاں سعود احمد صاحب دین پور شریف خان پور

(فاسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون)

ایک مرتبہ چند ساتھیوں کے ہمراہ دین پور شریف اس عاجز نے حاضری دی میاں صاحب فرمائے گئے بھائی جیب اللہ میں نے سنا ہے کہ فلاں شخص گمراہ ہو گیا ہے بندہ نے عرض کیا حضرت مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے پھر بات ذہراً احتقر نے اعلیٰ ظاہر کی۔ حضرت نے پھر بڑے و شوق سے بات ذہراً تو احتقر نے ذہن پر زور دیا کچھ دیر بعد احتقر نے عرض کیا کہ حضرت اور گراہی کا احتقر کو علم نہیں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل تسلیم کرتا ہوں مگر اس کے باوجود وہ بیزید کو برحق مانتا ہے رضی اللہ عنہ اور رحمت اللہ کہتا ہے امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمين جانتا ہے حضرت نے فرمایا بھائی اس سے بڑھ کر اور بڑی گراہی کیا ہوگی۔ پھر فرمایا بھائی خوب بیزید کو مانتا ہے اس سے حسینیت کا انکار لازم آتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ بیزید بھی برحق ہو اور حسین بھی (اوکا قال) پھر فرمایا بھائی آپ کو معلوم ہے کہ لوگ گمراہ کیوں ہوتے ہیں۔ احتقر نے عرض کی حضرت آپ فرم دیجئے تو آپ یوں گویا ہوئے کہ بھائی جس کا پیر نہیں ہوتا گمراہ وہی ہوتا ہے احتقر نے پھر عرض کیا کہ حضرت وہ مدی ہے کہ میں حضرت شیخ درخواستی رحمت اللہ کا مرید ہوں اور وہ اپنے نام کے ساتھ درخواستوں بھی لکھتا ہے یہ سن کر آپ نے اس کی تردید فرمادی پھر فرمایا اچھا بھائی اگر مرید ہو بھی تو یہ تو کہ پیر کا عقیدہ اور مرید کا عقیدہ اور یعنی پیر کے عقیدہ کے خلاف ہو تو بتاؤ بیعت قائم رہے گی؟۔

## ناصل مکالمہ:

اس مکالمے سے اول چیز یہ معلوم ہوئی کہ بیزید کو برحق مانتا تھی بڑی گراہی ہے کہ اس سے بڑھ کر اور گراہی نہیں۔ (2) جس کا پیر و مرشد نہ ہو وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ (یعنی ہے) امداد اسکوک میں امام ربانیؒ نے اور صیاء القلوب میں سید الطائفۃ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ الشیخ فی جماعتہ کا النبی فی امته شیخ کا مقام مرید کیلئے نبی جیسا ہے لقدر کان لكم فی رسول اللہ اسوة حسنہ یا اسوہ حسنہ جیسے اعمال میں ہے اسی طرح عقیدہ میں بھی ہے اور یہ مقالہ تو تصوف کا مشہور ہے من لا شیخ له فیشخه الشیطان جس کا شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اور یہ بات تو اور ہے کہ جس کا شیخ ہی شیطان ہو وہ تو گمراہ ہو گا، ہی اگر شیخ علیہ منہماں الدین و تسع شریف ہے تو ہم الجلس لا لشقی لیسهم۔ (3) تیسرا بات یہ کہ بیعت مخالفت شیخ

سے نوٹ جاتی ہے وہ ظاہر من المقصود ہے و ما ارسلنا من رسول الایطاع الا باذن الله  
شیخ ن اتباع فرض ہے ورنہ لفظ بیعت ہی فضول ہو گا شیخ تو وارث رسول ہے اور اس کے چار فریضے  
تیس جو فرض رسول تھے (1) یتلوا علیہم ایاته (2) و یزکیهم (3) و یعلیمہم الكتاب  
(4) والحكمة اس لیے وہ تائب رسول ہوتا ہے شیخ کی مخالفت پھر وہ بھی عقیدہ میں شیخ حسینت کا  
مدعی اور مرید یزیدیت کا پھر بیعت - معاذ اللہ میرے شیخ ثم العارفین برهان الواصیلین امام  
الاویاء شیخ الفییر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمائیتے تھے کہ مرید کیلئے تم  
تاروں کا ہونا ضروری ہے ورنہ محرومی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ (1) عقیدت (محبت) (2) ادب  
(3) اطاعت - کم از کم ادب کا درجہ اتنا تو ہو کر شیخ کی بات کو غلط نہ کہے اس کا معنی ہے کہ شیخ حسینت کا  
علم بردار ہے مرید یزید کا حامی اور چست و کسل اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ میرے پیر صاحب کا  
عقیدہ حسینت غلط ہے سوچو قارئین کرام کیا بیعت قائم رہے گی یا فتح ہو جائیں شیخ سے فیض بھی حاصل  
ہو گا یہ حکم ان اللہ شیخ کی مخالفت جیسی بے ادبی سے حفظ فرمائے۔

**قلْ لِهُوَ سَبِيلٌ اصْدُعُ الْأَلْوَالِ اللَّهُ عَلَى بَحِيرَةِ آنَا وَ مَا تَبَعَنِي**

(دین اسلام کا مدعا صرف اور صرف بصیرت پر ہے)

**تشریح بصیرت:**

لأن القلب له ثلاثة تجويفات أحدها اعلاه مما يغلظ منه وهو نور ساطع وهو  
محل الإسلام و معانى الحروف هنالك مشكلته وهو أيضاً محل القوة الناطقة  
في الإنسان المدبرة لمعانى الارادة المنبعثة من النفس والثانية في وسط  
القلب وهي محل التفكير والتذكر وهو نور ساطع وهو محل السكينة و محل  
الخيال مما تلقى الروح والثالثة في آخره وهي أرقه والطفه ويعبر عنها  
بالفؤاد وهي محل الإيمان و العقل النور و التصرف والا سرار وميزان العقل  
ولطائف الحكم و محل حب الحياة الطبيعة من الحرارة الطيبة . ولهذا الفؤاد  
عين نورانيه يدرك بها حقائق الملكوتيات و اسرار العلويات الجزيئيات  
والكليات و موازين الحقائق وهي محل الانوار الوهبيات و اسرار العلويات و  
تلك البصيرة . التي ينظر بها بهى التي قال الله تعالى فيها فانها لا تعمى  
الابصار ولكن تعمى القلوب التي الصدرو .

**ترجمہ:** قل کہ وہ مکیفیت ہے : قلب کے اندر تین جوں ہیں یعنی تین غلوں ہیں ایک اور کی طرف

جہاں سے وہ غایظ ہے (اس کو قاعدة القلب بھی کہتے ہیں) یہی محل شیطان بھی ہے جب بحکم مرشد برحق انسان ذا کرامہ ذات اللہ اور کلمہ طیبہ کا ذکر غنی اشیات کی ضربات لگاتا ہے تو جو چہ نبی اس قاعدة القلب پر محل شیطان بھی ہوتی ہے تو وہ حرارت اثر ذکر اسامی ذات و کلمہ طیبہ کے پھلتی ہے گویا قلعہ شیطان گر جاتا ہے منہدم ہو جاتا ہے پھر شیطان اس قلعہ کے ٹوٹ اور منہدم ہو جانے کی وجہ سے کوئی کوئی جاتا ہے ذا کرامہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے ان عبادی لیس لک علیهم سلطان کا مظہر ہیں جاتا ہے۔ اس ذات اللہ بھی طبعاً اسم حار (گرم) ہے اور کلمہ طیبہ بھی جن کے ذکر کرنے سے بھی حرارت کا پیدا ہوتا لازمی اثر ہے۔ اس جوف کے اندر ایک نور و روشن ہے اور وہی جگہ اسلام کی ہے اور حروف کے معانی یہاں متشکل ہوتے ہیں سبکو انسان میں قوتِ حقہ کا محل ہے نفس میں ابھرنے والے ارادے کے معنی گویائی کے ساتھ انتظام کرتی ہے۔

**دوسرے جو فو:** وسط قلب میں بے ایک نور و روشن فروذ کر کا مقام ہے اور یہی اطمینان اور روح کے خیالات کا محل ہے۔

**تیسرا جو فو:** آخر قلب میں اور یہ حصہ سارے قلب سے زیادہ هزم و لطیف ہے اور اس کا نام فوائد ہے اور ایمان اور عقل اور نور اور تصرف اور اسرار ان جگہ بھی اس میں ہے اور یہی عقل کی میزان اور حکمتیں کافی اور حیات طبعیہ جو حرارت لطیف سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا یہ مقام محل محبت ہے اس فوائد کی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے یہ عالم ملکوت کے حقائق اور عالم علوی کے کلی اور جزوی اسرار اور موازین حقائق کا اور اک کرتا ہے اور یہی فواد انوار حسنی اور اسرار علوی کا محل ہے اسی چشم بصیرت کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہناها لا تعمي الابصار و لكن تعمي القلوب التي في الصدور۔ اور وہ جوف جو قلب کے درمیان میں ہے اور جو عشق فی جگہ ہے اس کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے وہ طلب و تلاش کا اور اک کرتا ہے اور اسی کی جستجو اور تلاش میں کوشش کو روادہ کرتا ہے۔ لطافت کے سبب اس حصہ کا تعلق اشخاص سے بہت جمد ہوتا ہے اور اسی حصہ پر عالم ملکوت اور اس کے متعلق عجائب مخلوقات الہی کا اکشاف ہوتا ہے اور حسن کی خوبیاں حسن پرستوں کو معلوم ہوتی ہے۔ اور جوف اول کی بھی ایک چشم ہوتی ہے (نورانی چشم) جس سے وہ محسوسات کے اسرار اور مرکبات کے اطوار کا اور اک کرتا ہے اور حروف کے حقائق اور ان کے اندر جو اعلیٰ اعلیٰ اسرار اسے خداوند نے پوشیدہ رکھے ہیں ان کو ملاحظہ کرتا ہے اسی باعث سے خدا کے بندوں سے اس کو موت ہوتی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اس پر بڑا انعام کیا ہے کہ اسرار اور محسوسات اس پر مخفف کر دیئے یہ سب دل کی آنکھیں مگر اختلاف امور میں یہ سب مختلف ہیں تجویختاں قلب کی وجہ سے (وہاں کے بھاؤ قیو

دُوْجِ هیو)۔ (1) روح الامین (2) روح القدس (3) روح الامرچس روح الامین کی روح قلب کے جوف اول کے متعلق ہے کیونکہ یہ جوف ایک پرده ہے جو نطق اور زبان کے درمیان واقع ہے کل اقسام وحی والبام میں اس وحی کا اول درجہ ہے تزیل میں جدول میں واقع ہوتے ہیں پھر اس کے بعد روح القدس ہے یہ وہ انوار یہں جو لوح محفوظ سے قلب کے دوسرا۔ جوف پر نازل ہو کر ایمان اور بصیرت فکری کو ثابت اور پختہ کرتے ہیں اور انوار بانی اور لطائف ایمانی اس پر غالب اور ظاہر ہوتے ہیں اور یہی جوف ثانیہ یہ محل نور القدس کا ہوتا ہے اور محل سمع بھی ہے اور وہ عقل کا محل یعنی مقام بھی ہے اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں انک لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعا پا ارشاد بانی اور حکم الہی موت حسی کیلئے وارثینیں ہوا بلکہ مراد موت (نور فطرت کی وجہ سے) کفر اور عصيان کا تمکن ہے کا توں کا بہرائیں بھی مراد نہیں کیونکہ حس سمع تو موجود ہے بلکہ اس وہ سمع مراد ہے جو فواد میں ہے اور محل عقل کا ہے یہیں روح الامر نازل ہوتی ہے جس کا اشارہ تمکن آ (استقامت) اور حقیقت ابجع کی طرف ہے اس تزیل کے ساتھ صرف اور صرف حضرت محمد ﷺ ہی خاص ہیں۔ احوال قلب سے بحث کرتے ہوئے بصیرت کی تحقیق باسیجہ آدمی کیلئے ہو چکی ہے اور اب درجات بصیرت ملاحظہ فرمائیں۔

#### درجات بصیرت:

درج اول عقیدت کا ہے عقیدت کے معنی یہ ہیں کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب پڑھا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وال وسلم سے جن اشیاء اور اشخاص کا تعلق شرعاً ثابت ہے اسے سچا اور محبوب سمجھ لیا مثلاً خود اللہ اور رسول اللہ تو پچ اور اول درجہ کے محبوب یہں مگر کلام اللہ، بیت اللہ، صلوٰۃ اللہ، اسلام وغیرہ سب پچ اور محبوب یہیں یہ اشیاء اور اشخاص جن کا تعلق شرعی حیثیت سے ثابت ہے مثلاً ازواج اولاً و سخاپ۔ روقد اطہر اگر چہ اشیاء میں ہے مگر شخصیت سے گہر اتعلق ہے اس اتنا ہی کافی ہے یہ عقیدت بالا دلیل ہوتی ہے اور علم اور ان پڑھ لوگوں کی ہوتی ہے اسے بصیرت تحت العقیدت کہتے ہیں بھلے یہ بصیرت بالا دلیل ہوتی ہے۔ ناراض ہونے کی بجائے اس احقر کی دعوت فکر کو قبول کرو جب

الا الا اللہ      محمد رسول اللہ پڑھا

تو دو شخصیات اللہ اور محمد رسول اللہ سے محبت کا وعدہ ہو گیا۔ اطاعت اور فرماں برداری کا اقرار ہو گیا۔

محمد ﷺ  
ابوسفیان دادار رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ  
امیر معاویہ بادپ رضی اللہ عنہ

میسون والدہ بنت بحدل کلبیہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا

حسین رضی اللہ عنہ بیان

اب دیکھیں حضرت حسین سبط من الاساطیل کا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والوسلم سے ہے وہ بھی دو ہر ا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والوسلم

فاطمہ رضی اللہ عنہا

علیٰ

حسین

بصیرت کا درجہ اول میں جسے بصیرت تحت العقیدت کہتے ہیں اور بصیرت بلا دلیل بھی۔ حقانیت حسین اور محبت حسین ثابت ہوگی حسین بوجہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والوسلم اور خود وجود مسعود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والوسلم کی وجہ سے محبوب ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

بیان کا تعلق ماں کی طرف سے میسون سے ہے بیان کے نام کا نام بحدل کلبیہ ہے کلمہ طیبہ کی وجہ سے لا اق محبوب حسین ہوئے نہ کہ بیان۔

درجہ دوم بصیرت بالدلائل:

یہ جید علماء کرام کو حاصل ہوتی ہے جیسے قبول سیدنا حسین اور رد بیان سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ بصیرت بالدلائل کے تحت صرف اس جگہ اتنا عرض کر دینا ہی کافی و وافی ہے کہ سیدنا حسین صحابی رسول ہیں اسی وجہ سے زمرة رضی اللہ عنہم میں صرف داخل نہیں بلہ ورضا عنہ میں بھی داخل ہیں علاوہ ازیں صرف دو حوالے: (1): تفصیل بیار القوام میں موادہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بمقام آیت مبارکہ رقم طراز ہیں کہ ”چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والوسلم حضرات حسین (کریمین) اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو لائے اس سے قبل فرماتے ہیں چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ والوسلم) بوجہ اس کے کہ حضرت فاطمہ سب او لا دیں زیادہ عزیز تھیں ان کو لائے۔ (2): تفصیل معنایہ میں بمقام آیت مبارکہ پرشیخ العالم والحمد لله ایشیاء کے عظیم مجاہد امام اعصر شیخ البند مولا ناصح محمود الحسن یوسف لکھتے ہیں حاشیہ 3 آپ حضرت (سیدنا) حسن اور (سیدنا) حسین اور (سیدہ) فاطمہ اور (سیدنا) علی (الرتفی) رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیے باہر تشریف لائے۔

صیغہ عبورت (معضوہت کے صاتھ)

حضرت محمود الحسن کے الفاظ اترپ کرنے سے بے قابو نہ ہوں کیونکہ آپ تو حدیث شریف کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اور نہ احتقر کے تجزیہ پر ناراض ہوں دماغ کو ہمہ قسم کے تعصب سے خالی کر کے تجزیہ کو سمجھنے کی کوشش فرمائویں۔ عبارت شیخ البند ”یہ نورانی صورتیں و نیچے کران کے لاث پادری نے کہا کہ

میں ایسے پاک چہرے دیکھ رہا ہوں جن کی ذعاپ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے سر کا سکتی ہے، "ان سے مبدلہ کر کے ہلاک نہ ہو در نہ ایک نصرانی زمین پر باقی نہ رہے گا۔

تجزیہ: دشمنانِ اسلام و رسول صلی اللہ علیہ وسلم بدنبہ مشرک الطوارتو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے چہرہ اقدس (ذات عالیہ) کو پاک سمجھ رہے ہیں فقط دیکھ کر سمجھنا فقط دیکھ کر۔ (ان لوگوں نے جو اس پاک ذات کے مقابلہ میں زیاد کو پاک سمجھتے ہیں اور پیدائشی جنتی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں انہوں نے غمیں دیکھ آنکھ سے نہیں دیکھا) اور ان کی مقبولیت کا کیسے برطانیہ اظہار کر رہے ہیں کہ ایک نصرانی بھی ان کی بدوعا سے زمین پر نہیں رہے گا مگر ان مسلمانوں نے اور محبت اسلام و محبت رسولوں دعویٰ دار فقط نہ بلکہ اچارہ دار ان اسلام لوگوں نے سیدنا حسینؑ کی ذات کو پاک سمجھا کہ انہوں نے بدعا نبوی آیت قطعیہ میں شام سمجھ لیتے اور نہ ان کی اس مقبولیت کو قبول کیا اللہ تعالیٰ ہدایت بختنے والے ہیں۔

#### درجہ سوم باطنی بصیرت:

حضرت شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند آدمی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں آپس میں شکرِ تجھی پیدا ہو گئی میں نے بارگاہِ الہی میں دعا کی۔ میں نے دیکھا کہ میری دعا آسان پر گئی اس نے بارگاہِ الہی میں قبولیت پائی اور ایک قرآنی کتبکہ کی شکل میں واپس آئی اور ہماری مجلس پر آ کر اس نے پھیلنا شروع کیا جوں جوں وہ روشنی پھیلتی گئی دلوں میں کدو رت نکتی اور طبعیہ صاف ہوئی گئی۔ پھر فرمایا وکلِ ذالک بمشرای منی یعنی یہ سب کچھ میرے مشاہدہ میں تھا۔ یہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت باطنی تھی شیخ کامل ہوا اور طالب صادق ہو تو بصیرت باطنی پیدا ہو جاتی ہے یعنی وجہ ہے کہ میرے مرشدِ کریم شمس العارفین برہان امام الاولیاء شیخ الفیروز امام لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "میرے خیال میں کوئی صاحبِ بصیرت اس عقیدہ حیاتِ الہبی کا منظر نہیں بوسکت جن کی باطنی آنکھِ محلی ہے ان کے نزدیک تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والو سلم کی رو خانہ اطہری حیات بدیہات میں سے ہے۔ اسی بنا پر احتقر کرتا ہے کہ شام و مقبولیت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور روزِ زیدِ بھی صاحبِ بصیرت کیلئے بدیہات سے ہے یہ تو بصیرت تو توضیح اور تعریج ہے۔ اہل علم تو مقامِ حظیرۃ القدس کے مطین ہوتے ہیں مگر اس وقت اس کی تعریج کا وقت نہیں۔ مگر کیا کہ اس صاحبِ اقبال فرمادیتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ کی کتب میں بہت سی باتیں غلط ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں۔ معاذ اللہ یا واقع 1330ھ کا ہے جسے علامہ بنوریؒ نے فتح العین میں نقل کیا ہے کہ اس واقعہ سے احرار صرف امام الحمد بن حنبل و خاتم علامہ سید محمد انور شاہ الکاظمیؒ نے بحکم حضرت الاستاد و استاذ العلماء مولانا محمود الحسن شیخ البیڈ کے بیان کفر میا۔ ان بلا دنا اہذه الیزدان قال ان عصائبنا اہذه

عصابة علی طریقہ قدیمة لیست بحدیثه توجہ فرمانوں۔ توجہ استاذ فی الدین متصل بالصدر الكبير والبدر المنیر والامام الشهید الشیخ الاجل ولی اللہ بن عبد الرحیم الفاروقی الالھوی و حال الشیخ من ان یذکر اس کے آگے خود حضرت کی رائے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق وکان اشیخ البوطابیر مقول تلقن الالفاظ منا و تلقننا المعنی منه یہ یہید بذالک تبیین ملاحظہ الحدیث و تعیین مراد الشارع۔

ان

### بصیرت کے متعلق احادیث:

**حدیث اول:** نور فراست ایک عجیب چیز ہے کہ جس سے صاحب فراست و بصیرت اللہ کے نور سے دیکھتا ہے یہ حدیث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تحریج کی ہے۔ امامنا امام اعظم رحمۃ اللہ نے ابوسعید الخدروی رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی۔ لفظہ التقوا فراستہ المؤمن انه ينظر بنور الله۔

نور بصیرت و فراست سے اشیاء کے حلال و حرام ہونے کا علم بھی بوجاتا ہے اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ میت نجات یافتہ ہے یا عذاب میں مبتلا ہے انسما القبر روضہ من ریاض الجنۃ او حفرة من حفر النیران۔

حضرت زید بن ثابتؑ کی طویل حدیث میں ان هذه الامة تُبتلى في قبورها فلو لا ان لا تدافنوا الدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر الذى اسمع منه الى آخر الحديث۔ حضرت جابرؓ کی طویل حدیث امام احمد و ولی سعد بن معاذؓ کی تدفین (رضی اللہ عنہما) فقل يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لم سبحت ثم كبرت قال لقد تضائق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عنه۔

### تمہید مقصود مقام صحابہ

مقام صحابہ کے بیان کرنے سے پہلے ایک حدیث جو سابقہ بحث سے متعلق اصل الاصل اور قلب وجہ کا مقام رکھتی ہے ملاحظہ ہو۔

از انجملہ ایک یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ تکون عنندک تذکرنا بالنار و الجنۃ کانا رای عین فاذا خر حمنا من عندك عاقسنا الا زواج والا دوال فیعات نسینا کثیراً فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیده لو تدو مون علی ما ماتکونون عندی وفي ذاکر لصافحتکم

الملائكة علی فرشکم و فی طرکم (منصب امامت)

ترجمہ: جب ہم آپ کی محبت میں ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ جنت کا ذکر سناتے ہیں تو ایسا ہوتا ہے کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم اسے بھول جاتی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تھا راحمال ہمیشہ وہی رہے جو میرے پاس اور ذکر کرنے میں ہوتا ہے تو راہوں اور بستروں پر فرشتے تم سے مصافو کریں۔

مقام صحابہ کو متعین کرنے کا قرآنی اصول:

فَرَّمَانَ رَسُولُهُ سَلَّمَ إِنَّ الْأَمَانَةَ تَنْزَلُ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا أَمْنَ الْكِتَبِ ثُمَّ ثُورَ عَلِمَ مِنَ النِّسَاءِ (ص 33 آئینہ ادب)

قال اسید بن حضرماہی باول برکتہم یا آل ابی بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موطا تیم۔ یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ مقام صحابہ کو متعین کرنے کے دو اصول ہیں۔

(1) حقیقی اور صحیح معنی میں اصول کی ابہ شوعلہ تیشیت (جو کہ خلت اور محبت جس کا متعارف نام عشق ہے سمجھا تھا ادب سے مزین ہے الدین کلرا ادب اور نبی علیہ السلام نے بھی فرمایا فیحبی احبابهم اور غبیغفضی ابغضهم۔

(2) تاریخ و تیشیت: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شخصیات تاریخی نہیں بلکہ شرعی تیشیت کے مالک ہیں اور اسی آئینہ میں انکا چھرہ مبارک دیکھا جاسکتا ہے۔

قرآنی اصول کا ذکر در ضمن واقعہ اپنے اور تحقیق خلت و محبت: قرآن و حدیث میں دونوں معموماً استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے (1) لفظ و د۔ هو الغفور الودود۔ سیجعل لهم الرحمن و دا۔ (2)۔

محبت۔ والقیت عليك محبة منی۔ قلی ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله۔ البتہ قرآن و حدیث میں ایک لفظ خلیل بھی آتا ہے۔ ابراہیم خلیلًا اتخذت ابا بکر خلیلًا مکر لفظ عشق قرآن و حدیث میں احضر کوئی مذکور حال یہ چار لفظ تشریح طلب ہیں اور لفظ محبت صحابہ اور اہل بیت اطہار اور آل اطہار مثلاً بی ف طمہ اور حسین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیلئے مستعمل ہے۔

والود مشترک وهو ظاهر الحب والحب باطن الود و اول الود المحبة  
والود ينقسم الى قسمين ظاهرو باطن فظاهره الود و

بباطنه الحب والود مسكنه القلب وهو اکشف عوالم القلب والعشق لطيفة بین

الحب والود مسكنه الشفف والحب باطن العشق و لمسكنه الفؤاد -

ترجمہ : اسم و دو دلقوط و دسے مانخوذ ہے و مشترک ہے یعنی اگر ظاہر ہے تو کہیں گے اور اگر باطن ہو تو حب کہیں گے اور وہ ولی ابتدا (جذبہ) محبت ہی ہے گویا کہ وہ کی دو قسمیں ہیں ظاہر اور باطن۔ ظاہر کا نام وہ ہے اور باطن کا نام کہب ہے۔ وہ کامکن قلب ہے اور مقامات قلب میں زیادہ اکشنٹ (ظاہر کھلا ہوا) ہے (بعض لوگ) اکشنٹ کا معنی مقام کشف کرتے ہیں عشق ایک لطیفہ ہے جو وہ داور حب کے درمیان کارفرما ہے جس کا مسکن خاص شفف ہے قد شففہا احبا مگر حب باطن عشق ہے جس کا مسکن فواد ہے لہذا حسین یا صن یا بی پاک اور اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت مکلف کیا گیا ہے وہاں وہ داور عشق کے شفف سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے بھی اعلیٰ اور ارفع اور وہ دل میں ہی ان کی محبت کرنے کا مکلف ہے نہ کہ صرف زبانی یا سلطھی جذبہ۔ مزید شرح کیتے امام الکلیات قاسم العلوم والخبرات جنت السلام مولانا محمد قاسم صاحب نا نوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سے ملاحظہ ہو۔

(مگر پہلے تقابلی جائزہ کر لیں عام لوگ اشارات نہیں سمجھ سکتے۔ اس وقت (نعواذ بالله) متن زندہ شخصیت حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بمقابلہ یزید ہے مگر سیدنا حسین کیلئے تو برکم کو متی کو جذبہ حب رکھنے اور یہدا کرنے کا مکلف کیا گیا ہے قرآن اور حدیث میں کہیں بھی یہ تکلیف بیان نہیں کی گئی ہے حاشا و کا وہ بیٹھا ضعہ رسول بی بی فاطمہ الزہرا کا جن کو تطہیر میں شامل کیا گیا اور یہ بیتا میسون بنت بحدل کلبیہ کا چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ اب توجہ سے تقریروں پر پڑھی ہے)۔ ”خلت محبت کا ایک درجہ ہے جس درجہ و محبت کا ایک درجہ ہے خلت ضاء قلب سے تعلق رکھتی ہے اس کو آپ عربی زبان کے مصادر اور روزن سے معلوم کر سکتے ہیں مثلاً عربی زبان میزان فعل ہے گلد فا کی جگہ ش کا افظ ہو جیسے شرف شرر شیطان اس میں علو بلندی وغیرہ کے معنی پائے جاتے ہیں اور اگر فرع کی جگہ خل بتو اس میں یکسوئی اور علیحدگی کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے خلوت، خلو، خلا۔ قلب میں بہت سے پرداز ہوتے ہیں مگر اس کے اندر خلا بھی (جس کی تحریث پہلے گذر جکی ہے) ہے عام محبوبوں کی محبت تو جنبات قلب سے تعلق رکھتی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سیجعل له الرحمن و دا فرمایا ہے مگر ابو بدر صدیق کی محبت یعنی خلیل کی محبت نہایت جوف قلب میں ہوتی ہے جب یہ معلوم ہو گیا تو اب لاتخذت ابا بکر خلیل اکا معنی یوں ہو گا میرے جوف قلب میں خدا کی محبت کے سوا اور کسی کی محبت کی جگہ نہیں ہے اگر بالفرض کسی اور کی جگہ محبت کی ہوتی تو ابو بدر صدیق کی ہوتی یہ معلوم ہوا کہ محبت کا تعلق بھی نہ دل میں جوف قلب سے ہے جسے فواد کہتے ہیں اور اسی طرح خلت کی بھی مگر خلت ترقی یافتہ صورت سے لہذا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ محبت کا بھی معیار ایسا بناتے ہیں کہ اس میں بھی شرک کی

مُنْجَانِشْ نَبِيْسِ رَحْمَنِيْ - خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیدنا حسینؑ ہوں یا بی بی بتولؓ ہوں یا حضرت حسنؑ ہوں یا بی بی عائشؑ صدیقة الکبریٰ صدیقه کائنات ہوں یا ان کا والد سیدنا امام الصحاپہ خلیفۃ بالفضل ابو بکر صدیقؑ متبوع علیؑ ہوں۔ ان کی محبت رکھنے کا مکلف انسان اتنا زیادہ کیا گیا ہے کہ تبدیل میں ان کی محبت ہو گر اتنا ترقی یافتہ نہ ہو کہ پھر شرک پیدا ہو جائے یہی وجہ ہے کہ عبادت غایہ الحب کو کہتے ہیں جس سے غایہ الذل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (یہ سب تشریحی نوٹ ہیں)۔

اب صودۃ نوہ صکو آیتہ نعمہ 12 لو لا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون  
المؤمنات بانفسهم خيرا و قالوا اهذا افک مبين - اور آیت نمبر 16 لو لا اذ  
سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم کی شرح  
الاعتبار والتأویل کے تحت۔

احقر آیت کی تفسیر میں جانا نہیں چاہتا صرف اس آیت سے جو اصول اخذ ہوتا ہے وہ پیش کر کے اصل مضمون کو پیش کرو گا واقعہ افک میں دو آدمی ایک مرد صحابی محفوظ بن معطلؓ اور ایک عورت صحابیہ بی بی حمیرا صدیقہؓ کائنات محبوب رسول عائشہ صدیقہؓ کا ذکر ہے مکرnam کسی کا نہیں لیا گی آخر اس کی کیا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ ہم اپنے منہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے بیان کردہ اصول پر کار بند ہیں یعنی ہمارے اس اسلامیہ رحمہم وہ اصول تفسیر یہ ہے *اعترف للعلوم للملتزوہ*۔ یعنی کسی آیت کو شان نزول میں بندہ کرو اس کا حکم عمومی رکھا جائیگا۔ تو ان دو آیات کو بھی جب عموم پر رکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ کسی صحابی کی چاہے مرد ہو یا عورت اگرستہ (تفصیل شان) نظر آئے تو اس میں صرف خاموشی اختیار کر لینا بھی موجب اخذ و عتاب ہے (کافی تفسیر بیان القرآن) بلکہ پر زور لفظوں سے اس کا رد کرنا فرض عین ہے۔ جس طرح کہ حضرت ابو ایوب انصاری اور ان کی زوجہ محترمہؓ کا قول خود کتاب اللہ کا الفاظ بن کر بیان اصول کی حیثیت اختیار کر چکا ہے ما یکون لنا ان نتكلم بحد اسجا نکہ هذا بهتان عنیم کہہ دینا ضروری ہے۔

اس سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ نہ کوئی راوی نہ کوئی کتاب نہ کوئی روایت حتیٰ کہ صحیح حدیث نکل بھی صحابیؓ حیثیت اور مقام کو مجرور نہیں کر سکتی۔

### صحابہ حفظ عن السیات والخطا ہیں

آیت قولانہ: اولئک مع الذين انعم الله عليهم من النبیین و الصدیقین و الشہداء  
والصالحین یہ چار طبقات اللہ تعالیٰ کے خاص انعام یافتہ ہیں۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین۔  
جس طرح بعض اسلاف نے بیان فرمایا ہے کہ یہ تینوں طبقے خلقاء اربعہ میں ہی ہیں۔ صدیقین میں

حضرت ابو بکرؓ اور صدیقہ کائنات اور شحدائیں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ ہیں لفظ شحداء سے مراقبیں فی سبیل اللہ نہیں بلکہ جس طرح مقام صحابیت میں ایک مقام صدیق ہے اسی طرح ایک مقام صدیق کے بعد شہادت بھی ہے شریعت و طریقت کتاب میں ان کی تعریف موجود ہے اسی طرح قاموس القرآن میں صدیق کی تعریف موجود ہے اسی طرح حضرت شیخ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے تعریف صدیق میں ترمذی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے اور صالحین میں حضرت علی المرتضیؑ شامل ہیں اس کی شہادت علیکم سنت و سنت ائمہ ارشاد میں الحمد میں ہے۔ بہر حال یہی وجہ ہے کہ ان کی تقلید کا حکم دیا گیا ہے صراط الذین انعمت علیہم میں یعنی تمام صحابہ و اجب التقلید ہیں اصحابی کا لحاظ فربا۔ یہم اقتدیتم احمد تم میرے صحابہ نجوم حداہت ہیں جس کی چاہو اقتدیا کرو وہ دایت پا جاؤ گے۔

**آیت ۷۰:** ان عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ ترجمہ: (اور فرمایا۔ ایں) جو میرے بندے ہیں ان پر تیر اقا بو (غلبہ) نہیں۔ مولا نا اسا علیل شہید قرماتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اس مقام میں مقصود یہ ہے کہ یہ حفاظت غبی جیسا کہ انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے ایسا ہی ان کے بعض اکابر تبعین کے متعلق (بھی) ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ حفاظت غبی کا تعلق کمال عبودیت کا شر ہے خواہ انبیاء میں خواہ ان کے پیروؤں میں پایا جائے و ما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبى الا اذا تمنى القى الشيطان فى امنية فىنسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله آياته۔ ترجمہ: ہم نے تمھے سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جس وقت تمنی کی گئی پھر شیطان نے ان کی تمناؤں میں وسوسہ دا لا پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان کی القا شدہ باتوں کو مندادیا اور اپنی آئتوں کو حکم کرتا ہے۔

**مسئلہ:** بعد الانبیاء افضل طبقہ صحابہ کرام ہماں ہے اور کمال عبودیت انبیاء کے بعد ان ہی صحابہ کرام میں ہے اللہ تعالیٰ نے انہی میں ودیعہ فرمایا ہے حدیث شریف میں اہن مسعود کا قول مشکوہ میں بھی موجود ہے۔ منہاج النہی مطبوعہ مطبعۃ الکبریٰ الامیر یہ مصر۔ جلد 3 ص 209

وقد تيقنا مادل عليه الكتاب والسنة واجماع السلف قبلنا وما يصدق ذلك من  
المنقولات المتواتره عن ازلة العقل من ان الصحابية رضي الله عنهم افضل  
الخلق الانبياء فلا يقدح في هذا امور مشکوك فيها فيكيف اذا اعلم بطلانها

(سید ص 43)

**ترجمہ:** یہ شک ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو کتاب و سنت اور اجماع سلف سے ثابت ہے اور ان منقولات متواترہ کی دلائل عقد۔ بھی تقدیق ہوتی ہے وہ یہ کہ حضرات صحابہ کرام حضرات انبیاء

لیکن اصلوہ کے بعد سب تخلوق سے افضل ہیں۔ لبذا ان کے حق میں مخلوک باتوں سے جرح قدح نہیں ہو سکتی چ جائے کہ باطل روایات۔ اس لیے صحابہ کرامؐ کو قرآن پاک کے تجسس (23) مقامات پر اللہ نے اپنے رسول کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے یا یوں صحیبے کہ صحابہ کرامؐ اور صحابہ کے مرتبی رسول کریم ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا چیز حائل نہیں۔ سبی وجہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؐ معیار حق ہیں۔ (1) آیت قرآنؐ : فَإِنْ أَمْنُوا بِمِثْلِ مَا أَمْنَتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدُوا۔ (2) فَإِنْ تَوْلُوا إِفَانَمَا هُمْ فِي شَقَاقٍ فَسِيَّكُفِّيْكُمُ اللَّهُ وَهُوَ أَسْمَىعُ الْعَالِيِّمْ۔ ظاہری خطاب صحابہ کرامؐ کو ہی ہے وہ تمام دنیا کیلئے نمونہ بنا کر اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودَ رضیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنَافِلِ يَسْتَنْبِطَ بِمَنْ قَدَّمَتْ فَإِنَّ الْحَيِّ لَا تَوْمَنْ عَلَيْهِ الْفَتْنَةُ أَوْ لِئَلَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلُ هَذِهِ الْأَمَّةِ أَبْرَهَا قُلُوبًا وَأَعْقَهَا عِلْمًا وَأَقْلَهَا تَكْلِيفًا اخْتَارُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى لِصَحْبَةِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَامَةَ دِينِهِ فَاعْرُفُوهُمْ فَضْلُهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ أَهْمَّ عَلَيْهِمْ اثْرَهُمْ وَتَمْسِكُوهُمْ بِمَا أَسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ مفتی محمد شفیع صاحب نے یہ روایت امام احمد سے بھی لفظ فرمائی ہے جس میں بن قدماں کی بجائے باصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ ہیں اور واقعہ مہاجرہ یا واسنہا حالاً قوم اختارہم اللہ۔ واتَّبَعُوهُمْ حَسْنَمَ کے الفاظ ہیں۔ شرح عقیدہ سفارینی۔ ترجمہ روایت اول: حضرت ابن مسعودؓ غفرماتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرتا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کی رہا اختیار کرے جو مر گئے ہیں کیونکہ زندہ آدمی دین میں فتنہ سے محفوظ نہیں (یہ لوگ محفوظ ہیں) ہوتا اور وہ لوگ مر گئے ہیں اور جن کی پیروی کرنی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اس امت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے اختیار درجہ کے نیک۔ علم کے اعتبار سے اختیاری کامل اور بہت لکھ کرنے والے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی رفاقت اور اپنے دین کو قائم کرنے کیلئے منتخب کیا تھا لہذا تم ان کی بزرگی کو پہچانو اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرو اور جہاں تک ہو سکتا ہے آداب اور اخلاق اختیار کرتے رہو اس لیے کرو ہی لوگ ہدایت کے سید ہے راستہ ہے تھے۔

عَنْ أَبْنَى مُسْعُودَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَنَظَرَ قَلْبُ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَعْثَهُ بِرِسَالَةٍ ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ قُلُوبُ اَصْحَابِهِ خَيْرٌ قُلُوبُ الْعِبَادِ فَاخْتَارُهُمْ لِصَحْبَةِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

و نصرت دینہ (مقام صحابہ مفتی شفیع ص 12)۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر نظر دالی تو محمد ﷺ کو ان سب قلوب میں بہتر پایا ان کو اپنی رسالت کیلئے مقرر کر دیا پھر قلب محمد ﷺ کے بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحاب محمد ﷺ کے قلوب کو دوسرے سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا ان کو اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور دین کی نصرت کیلئے پسند کر لیا۔

دوسری آیت: و من يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى و نصله جهنم و سأت  
محصیرا۔ ترجمہ: مومنین کے راست کے علاوہ جو شخص اور راست اختیار کرے گا اس کو پھیرتے جائیں گے جس طرف پھیرے گا اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے۔ اس آیت میں مومنین سے صحابہ علی کی ذات ہے ان دو آیات میں صحابہ کی ذات گرامی کو معیار حق قرار دیتے ہوئے تقلید کا حکم دیا گیا ہے۔

### اصحاب کرام کا تحفظ:

صحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو شرعی تحفظ بھی عطا کیا گیا ہے۔

**تحصیث اول:** اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره انه صلی الله قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل ذلك فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین - لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا -

**تحصیث صوم:** عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ والله و اصحابه الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن احبهم فيحبني احبهم ومن البغضهم فيبغضني ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله يوشك ان يأخذته.

**تحصیث صوم:** عن ابی هریرہ رضی الله عنہ ان الناس يکثرون و اصحابی يقلون فلا تسبوا اصحابی فمن سبهم فعلیه لعنة الله۔

**تحصیث پچھا دو:** عن انس رضی الله عنہ قال رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم ان الله اختارنى و اختارلى اصحابی و اختارلى منہم اصحابا و انصارا فمن حفظی فیہم حفظ الله و من اذانی فیہم اذاء الله و فی روایة عنہ ان الله اختارنى و اختارلى اصحابا و اصحابا او سیاراتی قوم یسبونہم و نینتقصورہم فلا تجالیسواہم ولا تشاربواہم ولا تواکلواہم ولا تناکحوہم اس بارے میں

احادیث بکثرت موجود ہیں جن خوف طوالت ان کو ترک کیا جاتا ہے۔

**خلاصہ ترجمہ اداقتیث :** جب فتن (فتنه) اور بد عات غائب ہوں یا ظاہر ہوں اور میرے اصحاب پر سب کیا جاتا ہو تو عالم کو چاہیے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے ورنہ ایسے عالم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور ایسے عالم کے نہ فرانفس قبول ہوں گے اور نہ نوافل۔

**حدیث اول سے اندھا شفہ مسائل :** مسئلہ اول فتنوں بعد عنوں اور اصحاب پر جب بھی کوئی سب کیے اہل سنت و جماعت کو ترزاں چاہیے سر پر کفن پاندھ کر میداں کو دیا جانا چاہیے۔ مصلحتوں اور ننانگ سے بے خوف ہو جانا چاہیے مولا نا حق نواز جھنگوی۔ ایثار القاصی۔ فیاء الرحمن فاروقی۔ علی شیر حیدری۔ اعظم طارق کی طرح۔ مسئلہ دوم سب صحابہ پر خاموشی اختیار کرنا موجب لعنت و ناراضی خدا وندی ہے اور عدم قبولیت عبادت بھی۔ مسئلہ سوم: یہ حدیث بنیادی طور پر توبت صحابہ کی روک تھام کیلئے ہے مگر بد عات کا بھی الحق ثابت کرتا ہے کہ سب سے بڑی بدعت تنقیص صحابہ ہے اور عموم میں کل بد عات داخل ہیں۔ مسئلہ سوم فتنے سے مراد دین میں رخنہ اندازی ہے۔ چاہے جس انداز سے ہو۔ سب کے معنی۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب معارف القرآن میں فرماتے ہیں لا تسبوا الصحابی کی حدیث میں کہ لفظ سب کا ترجیح اردو میں عموماً گالی دینا کیا جاتا ہے جو اس لفظ کا صحیح ترجیح نہیں۔ گالی کا لفظ اردو زبان میں فخش کلام کیلئے آتا ہے حالانکہ لفظ سب عربی زبان میں اس سے زیادہ عام ہے ہر اس کلام کو عربی میں سب کہا جاتا ہے جس سے کسی کی تنقیص (شان) ہوتی ہو۔ گالی کے لیے یعنیہ لفظ عربی میں شتم آتا ہے۔ مثال: حضرت عثمانؓ بڑے نرم دل صاحب حیا، صدر حی کرنے والے قرابت کے حقوق کے حافظ اور نگاہ داشت کرنے والے تھے اس لیے بیت المال سے اپنے اقرباء کے وظائف مقرر کر دیئے تھے یہ سب میں داخل ہے۔ حدیث دوم موسوٰ کہ فرمایا کہ اللہ سے ذرو۔ میرے اصحاب کے معاملہ میں انہیں میرے بعد (لامت کا) نشانہ نہ ہناتا۔ ان کی محبت میری محبت کی وجہ سے ہے اور ان کا بعض میرے بعض کی وجہ سے ہے جس نے صحابہ کرام کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اسے اللہ پکریا۔ (عقریب)۔ حدیث سوم: لوگ زیادہ ہوں گے (مگر) صحابہ کم۔ دل گے میرے صحابہ کو سب (تنقیص شان) نہ کہا کرو جو شخص ان پر سب کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

**حدیث چہارم:** (حقوق میں سے) اللہ تعالیٰ نے مجھے چنان ہے اور میرے لیے میرے صحابہ کو چنان ان صحابہ سے میرے لیے سراہ اور مددگار (انصار کو) چنانا میری وجہ سے جس نے ان کے حقوق کی

نگہداشت کی اللہ اس کی نگہداشت فرمائیگا اور جس نے میرے اصحاب اصحاب اور انصار کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی ایک روایت میں کچھ اس طرح کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ قریب ہے کہ ایک قوم آئیگی وہ ان کو سب کر گی اور ان کی شان میں کمی کر گی ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ اور نہ ان سے نکاح کرو۔

**سیدنا حسین صحابی (بھی) ہیں:**

حضرت سیدنا حسین صحابی بھی ہیں اور نبی علیہ السلام سے حدیث مبارک کے راوی بھی ہیں اب ہم اس جگہ صحابیت سیدنا حسینؑ کے ثابت کرنے کیلئے صرف کتاب مشکوہ جواہل سنت علماء و بریلوی علماء وغير مقلد حضرات یعنی سب کے نزدیک معتبر اور مستند کتاب ہے۔ اكمال فی اسماء الرجال الصحابب المشکوہ حرف الحاء فی الصحابة کے اندر پانچویں نمبر پر سیدنا حسینؑ کے متعلق لکھتے ہیں۔ الحسین بن علی هو الحسین بن علی ابن ابی طالب و کعیۃ ابو عبد اللہ سبط رسول اللہ ﷺ و ریحانۃ و سید شباب اہل الجنة والدجس خلون من شهر شعبان سنت اربع - - - - روی عنہ ابو هریرہ وابہ علی زین العابدین و فاطمة و سکینۃ بنما حاشیہ نمبر 4 پر اکمال میں ہے کہ قال ابن حجر فی الخلاصۃ روی عن جده صلی اللہ علیہ وال وسلم ثناۃ احادیث اخ - اخ - مظاہر حق میں ہے کہ "یہ حضرت علیؑ کے صاحزادہ ہیں ان کی کنت ابو عبد اللہ ہے حضور ﷺ کے نواسے اور شجر بنت کے پھول ہیں جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ ما شعبان پانچ تاریخ میں پیدا ہوئے۔ 4 ہجری تھا۔ ان سے حضرت ابو هریرہؓ اور ان کے بیٹے علی زین العابدینؓ فاطمہؓ اور سکینۃؓ آپ کی دونوں صاحزادیاں روایت کرتی ہیں۔ ابن حجر خلاصہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسینؑ اپنے نانا پاک ﷺ سے آئٹھ احادیث روایت فرماتے ہیں، "ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا حسینؑ راوی صحابی ہیں۔ حافظ ابن کثیر کا مسلک خود بیان فرماتے ہیں۔ والمقصود ان الحسینؑ عاصر رسول ﷺ و صحابہ الی ان توفی وہ عن دراض و لکنه کان صغيراً۔ اور مقصود یہ بیان کرتا ہے کہ حسینؑ معاصر رسول ﷺ ہیں جنہوں نے (حضور کا زمانہ پایا) اور حضور کی صحبت میں رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے وفات پائی اور آپ ان سے راضی تشریف لے گئے البتہ سیدنا حسینؑ خورد سال تھے۔ آبن کثیر لکھتے ہیں حضرت سیدنا حسینؑ علماء صحابہ میں سے تھے۔ فانہ من سادات اُسلمین و علماء الصحابة و ابن بنت رسول اللہ ﷺ التی هی افضل بنات و قد کان عابداً و شجاعاً و سخیاً۔ حضرت سیدنا حسینؑ سادات مسلمین میں اور علماء صحابہ میں سے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کی سب سے افضل صاحزادی کے بیٹے ہیں اور وہ عابد بہادر اور تھی تھے۔

### تفصیل حسینؑ موجب لعنت ہے:

حدیث مبارک ہے عن عویض بن ساعدة رضی اللہ عنہ انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان اللہ اختارلی و اختارلی اصحابا فجعل لی منہم وزراء و انصاراً و اصحاباً فممن سبهم فعلیه لعنته اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہم یوم القيمة صرفا ولا عدلا۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے جن لیا پھر میرے لیے اصحاب چن لیے پھر ان میں سے میرے وزیر (شیخینؑ) اور انصار بنا دیئے اور میرے سرال (شیخین اور ابوسفیانؑ) بھی بنا دیئے جوان کی شان گھٹائے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی (لوگوں میں کفار اور محتولین بدر بھی شامل ہوں گے) کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ فرض قبول کریگا نہ نقل (محاذی طبرانی الحاکم)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسا ذیں یسیون اصحابی فقولوا لعنته اللہ علی شرکم۔ (الخطیب) ترجمہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؑ کی تفصیل شان کرتے ہوں تو ان کو کہدو کہ اس شرکی جگہ سے تم پر اللہ کی لعنت ہو۔

### حسینؑ قرآن میں:

آل عمران کی آیت مبارکہ فقل تعالیٰ واندعاً ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم۔ اخ۔ کے تحت دو حوالے بیان القرآن اور تفسیر عثمانی کے گذر چکے ہیں۔ اب تفسیر روح المعانی۔ (جلد 2 ص 188)۔

و قد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج و معد علی و الحسن و الحسین و فاطمة۔ الخ۔ (2) لم ارئ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبلاً و معه علی و فاطمه و الحسنان رضی اللہ عنہم قال يا معاشر النصارى اني لاری وجوہا لبو سالوا اللہ تعالیٰ ان یزيل جبلا من مكانه لازاله فلا تباہلو و تهلکوا حوالہ نبیروم۔ تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل (ص 258) فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقد غدا ماحتضنا للحسین آخذ بید الحسن و فاطمة تمشی خلفه و على خلفها۔ الخ۔ حوالہ نمبر 3۔ تفسیر خازن جلد 1 ص 258۔ فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقد احتضن الحسين و اخذ بید الحسن و فاطمة تمشی و على يمشي خلفها۔ اخ۔

دارک المتریل میں یہ لفظ بھی ہے فقال اسقف نجران یا معاشر النصاری انی لاری وجوها لوشالوا اللہ ان یزیل جبلا من مکانه لازمہ بھا فلا تباہلوا فتہلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی (سچان اللہ سچان اللہ عظمت اہنان رسول ﷺ)۔ اسی طرح خازن کے الفاظ ہیں۔

فلمار آہم اسقف نجران قال یا معاشر النصاری انی لاری وجوها لوشالوا اللہ ان یزیل جبلا لازمہ من مکانہ فلاتبتہلوا فتہلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی الی یوم القيمة زیادہ ہے روح المعانی میں فتہلکوا اسک ہے دارک میں ولاستی علی وجہ الارض نصرانی تک ہے۔ ان سب حوالہ جات ملائش سے ثابت ہوتا ہے کہ ابناءنا میں حسین بن کاظم کا ذکر ہے۔ درج المعناؤ جلد ۱۹۰ و قد اخراج مسلم و الترمذی وغيرہ ماعن سعد بن ابی وقار قال لما نزلت هذه الآية قل تعالوا ندع . الخ . دعا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمة و حسن و حسینا فقال اللهم هؤلاء اهلي آگے فرماتے ہیں وهذا الذي ذكرناها من دعائی صلی اللہ علیہ وسلم هؤلاء الاربعة المتناسبة رضی اللہ عنہم هو المشهور المعمول علیہ لدى المحدثین آگے ابن عساکر کی روایت جعفر بن محمد عن ابی ابو بکر صدیق و ولده عمر و ولده و عثمان و ولده و علی و ولده کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ هذا خلاف ما اجھیور۔ سورۃ احزاب آیت تطہیر پر صاحب تفسیر عثمانو تکھنے ہیں لیکن چونکہ اولاد و اماما بھی بجائے خود اہل بیت (کھروالوں) میں شامل ہیں بلکہ بعض حیثیات سے وہ اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں جیسا کہ منہ احمد کی ایک روایت میں الحق کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے اس لیے آپ کا حضرت فاطمہ علی حسن حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لیکر اللهم هؤلاء اهل بیتی وغیرہ فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے قریب گذرتے ہوئے الصلوۃ اہل البیت یرید اللہ۔ اخ - حوالہ نسرو دم تغیر بیان القرآن ج 2 ایم سعید ص 48 پ 22 محقق بات بات یہ کہ آیت اور حدیث میں اہل بیت کا مفہوم متحدثیں بلکہ حدیث میں تو عترت مراد ہے اور آیت میں یا تو عام مراد ہے جس کی ایک نوع تو آیت ہی کی مدلول ہے اور دوسری نوع کامل مدلول ہوتا آپ نے اپنے اس فعل سے ظاہر فرمادیا اور حضرت ام سلمہ کا داخل نہ کرتا اس لیے ہو گا کہ تمہارا تو مدلول آیت ہونا ظاہر ہی ہے جن کا غافی ہے ان کو ظاہر کرتا ہوں۔ اس سے پہلے تکھنے ہیں کہ اب رہا حضرات اہل عما "اس کا مصدقہ ہوتا جیسا حدیث میں ہے کہ آپ نے ان حضرات کو کملی میں پیٹ کر فرمایا اللهم هؤلاء اہل بیتی فا-

ذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیراً يا زواج مطهيرات كامصالق نہ ہوتا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی کملی میں آنا چاہا تو آپ نے فرمایا انکے علی خیر اور ان کو داخل نہ کیا۔ سواس میں محقق بات یہ ہے کہ (کماز) اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ آیت کا ایک (نوع) مصالق تو ظاہر ہے کہ ازواج مطهيرات ہی ہیں اور ایک مصالق خفی تھا آپ نے وہ مصالق خفی کو عبا کے ذریعہ چھپا کریا عبای میں داخل فرمادیا ہے کہ تطهیر میں نفس اربعہ علی فاطمہ حسن حسین رضی اللہ عنہم بھی داخل ہیں۔ تفسیر روح المعانی۔ جلد 12 ص 14 اخرج الترمذی والحاکم و صححا و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ والبیهقی فی سننه من طرق عن ام سلمة قالت فی بیتی نزلت انما يريد الله ليذهب عنکم الرجس اهل بیت و فی البت فاطمة و علی و الحسن و الحسین رضی الله عنہم فجل لهم رسول الله صلی الله واله وسلم بکسae کان علیه ثم قال هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیر وجاء بعض الروایات انه علیه السلام الصلوة اخرج يده من الكساء و اومأ بها الى السماء و قال اللهم هولاء اهل بیتی و خاصتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیر اثلاث مرات فی روایة ثم وضع يده عليهم ثم قال اللهم ان هولاء اهل بیتی و فی لفظ آل محمد فاجعل صلواتك و برکاتك على آل محمد كما جعلتها على آل ابراهیم انك حمید مجید وجاء فی روایة اخرجها الطبرانی عن ام سلمہ انها قالت فرفعت الكساء لادخل معهم فجذبه صلی الله علیه واله وسلم من يدی وقال انک علی خیر و فی أخرى روایا ابن مرویہ عنہا قالت السنت من اهل البت فقال انک علی خیر انک من ازواج النبی صلی الله علیه واله وسلم و فی آخر ها روایا الترمذی و جماعته عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی علیه الصلوة والسلام قال : قالت امن سلمة رضی الله عنہا و انا معهم یا نبی الله (صلی الله علیه واله وسلم) قال انت علی مکانک و انک علی خیر۔ و اخبار ادخاله صلی الله علیه وسلم علیا و فاطمته و ابینیہما رضی الله تعالی عنہم تحت الكسارہ و قوله علیه الصلوة والسلام اللهم هولاء اهل بیتی و دعائی و عدم ادخال ام سلمة اکثر من ان تحصی (انتهی)۔

یہ وہ روایات ہیں جن کا اشارہ ہیان القرآن کی عبارت میں موجود ہے۔ اللهم هولاء اهل بیتی و دعائیہ لهم اور پھر عدم ادخال ام سلمة کی روایات شمارے بھی زیادہ ہیں یعنی ان سب

روايات کا نشواء یہ ہے کہ تطهیر حضرات علی و قاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہے۔ اور یہ اہل بیت بھی ہیں اور نبی حواس بھی ہیں اور آل بھی ہیں اللہ کی صلوٰۃ برکات کا ان پر نزول بھی ہوتا ہے صرف صحابی نہیں جزوی فضائل کی طرف بھی ذرا توجہ فرمائویں۔ یہ منتسبت وہ ہے جو قرآن مجید کی آیت کے تحت بیان کیئے گئے ہیں۔

**سورة مâہر آیت ۱۰۰:** ان الابرار شربون من کأسی کا مزاجها کافورا عیناً یشرب بها عباد الله یفجرونها تفجیر۔ اس آیت کے تعلق کرنے کے بعد شاہ اسماعیل شہید منصب امامت میں فرماتے ہیں کہ یہاں عباد اللہ سے مراد حضرت مرتضیٰ اور حضرت زہرا اور امامین شہیدین ہیں۔ ص 76/75 آئینہ ادب لاہور۔ اس آیت سے نقوص اربعہ کا انعام آخری کا بیان بھی ہے۔

**آیت تطهیر تفسیر مصادر، خازن و خازن:** فیه دلیل علی ان نساء من اهل بیة و قال عنکم لا نه اريد الرجال و النساء من آله۔ الخ۔ خازن میں ہے و ذهب ابو سعید خدری و جماعة من التابعين منهم مجاهدو قتادہ و غيرهم الى انهم على فاطمه و الحسن و الحسین رضی اللہ عنہم یدل عليه ماروی عن عائشہ امن المؤمنین قالت خرج النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات غداة و علیہ مرط مرجل من شعر اسود فجلس فاتت فاطمه فادخلها فیه ثم جاء علی فادخله فیه ثم جاء الحسن فادخله فیه ثم جاء الحسین فادخله فیه ثم قال انما يريد اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطہر کم تطهیرا اخرجه مسلم المرہ۔

الکسأء: المرحل۔ بالحاء المنقوش علیه صور الرحال و بالجيم المنقوش علیه صور الرجال۔ تو فظی تحقیق ہے عن امن سلمہ قالت ان هذه الایت نزلت فی بيتها انما يريد اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطہر کم تطهیرا۔ و قالت انا جالسة عند الباب فقلت يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم السنت من اهل البیت فقال انك على خير انت من ازواج النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم قالت و فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و علی و فاطمة و حسن و حسین فجل لهم بکسأء و قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔ اخرجه ترمذی و قال حدیث صحيح غریب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم كان يمر بباب فاطمة

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنتہ اشهر اذا خرج الی صلوٰۃ الفجر یقوم الصلوٰۃ یا اهل البيت انما ی يريد اللہ لیندھ عنکم الرجس اهل البيت و یطہر کم تطهیراً اخرجه الترمذی و قال حدیث حسن غریب۔

اس سب بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت تطہیر میں یہ چار نقوص مطہرہ شامل ہیں اصل علم بشرطیکہ قلب سلیم کے مالک ہوں تو فضائل امام حسین میں یہ تین آیات مفسرین کے تتفق فیصلے کے مطابق کام اور کافی ہیں۔

**آیت نمبر 4:** ان الله و ملائكته يصلون على النبي يا يهـا الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً - حدیث عباو کسا کو دیکھیں۔ ایک روایت کے الفاظ اذ روح المعانی کے حوالے سے اللهم ان هولاء اهل بيتي و في لفظ آل محمد فاجعل ملواتك و برکاتك على آل محمد كما جعلتها على آل ابراهيم انك حميد مجید اب يـا الفاظاً مـحمدـشـين کے لاحظے فرمائیں و اـنـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـالـهـ وـسـلـمـ اـقـامـهـمـ فـیـ ذـالـكـ مـقـامـ نـفـسـ لـاـنـ القـصـدـ منـ الصـلـوـةـ عـلـیـهـ مـزـيدـ تـعـظـیـمـ وـ مـنـهـ تـعـظـیـمـ وـ مـنـ ثـمـ لـاـ دـخـلـ مـنـ مـرـفـیـ انـكـ وـقـالـ اللـهـمـ اـنـهـ مـنـیـ وـ اـنـاـ مـنـهـ . فـاجـعـلـ صـلـاتـكـ وـ رـحـمـتـكـ وـ مـغـفـرـتـكـ وـ رـضـوانـكـ عـلـیـ عـلـیـهـ . الـخـ . نـمـبـرـ 2 وـ يـرـوـيـ (عـنـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـالـهـ وـسـلـمـ) لـاـ تـصـلـوـاـ عـلـیـ الصـلـوـةـ الـبـتـیرـاـ فـقـالـواـ وـمـاـ الصـلـوـةـ الـبـتـیرـاـ قـالـ تـقـولـوـنـ اللـهـمـ صـلـیـ عـلـیـ مـحـمـدـ وـ تـمـسـكـوـنـ بـلـ قـوـلـوـاـ اللـهـمـ صـلـیـ اللـهـ مـحـمـدـ وـ عـلـیـ آلـ مـحـمـدـ عـلـامـ طـحـطاـوـیـ مـقـامـ صـحـابـهـ وـاضـحـ فـرـمـاتـیـ هـیـنـ . اـمـامـ الـاصـحـابـ فـظـاـهـرـ لـاـنـہـ سـلـقاـوـ قـدـ اـرـنـیـاـ التـرـفـیـ عـنـہـمـ وـ نـهـیـنـاـ عـنـ لـعـنـہـمـ وـ اـمـاـ الـاـلـ فـلـقـولـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـالـهـ وـسـلـمـ لـاـ تـصـلـوـاـ عـلـیـ الصـلـوـةـ الـبـتـیرـاـ قـالـواـ وـمـاـ الصـلـوـةـ الـبـتـیرـاـ يـاـ رـسـوـلـ اللـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـالـهـ وـسـلـمـ قـالـ تـقـولـوـنـ اللـهـمـ صـلـیـ عـلـیـ مـحـمـدـ وـ تـمـسـكـوـنـ بـلـ تـقـولـوـاـ اللـهـمـ صـلـیـ عـلـیـ مـحـمـدـ وـ عـلـیـ آلـ مـحـمـدـ عـلـامـ سـخـاوـیـ فـرـمـاتـیـ هـیـنـ . وـ نـصـ الشـافـیـ انـ مـذـہـبـ اـحـمـدـ (بـنـ حـنـبـلـ) اـنـهـ اـهـلـ لـلـبـیـةـ اـسـ پـیـلـیـ ذـرـادـ عـبـ جـہـوـرـ پـرـ بـھـیـ نـظـرـ وـرـاـئـ اـمـیـ اختـلـافـ الـعـلـمـاءـ فـیـ المرـادـ بـالـأـلـ فـیـ صـیـفـةـ الصـلـوـةـ عـلـیـ النـبـیـ عـلـیـ السـلـامـ فـیـ التـشـہـدـ قـالـ فـالـمـرـجـعـ اـنـہـ مـنـ حـرـمـتـ عـلـیـ الصـدـقـہـ اـسـ مـیـ سـیدـ لـیـتـیـ حـسـینـ کـرـیـمـیـ اـوـ اـنـ کـیـ اـوـاـدـ بـھـیـ توـ شـاملـ ہـیـنـ . هـذـاـ مشـہـورـ .

**آیت نمبر 5:** سلام علی البايس (آل یس) بہت سے مفسرین نے این عبارت سے نقل فرمایا۔ ان

الراویہ اک سلام علی آل محمد راوجہ سے دیکھیں پڑھیں و ذکر فخر الرازی ان اہل بیتہ  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیسا و صرفہ فی خمسۃ اشیاء (۱) فی السلام یعنی  
آیت سلوٰۃ ہیں جب وسلموا تسلیما کا حکم نازل ہوا تو اس میں اہل بیت بھی نبی علیہ السلام کے ساتھ اس  
حکم میں مساوی طور پر شامل ہیں۔ قال السلام عليك ایها (یعنی وقال سلام علی آل یسین لحدا  
قرآنی آیت آل یسین سے مراد یہ طبقہ ہی مراد ہے۔ وظہارت میں قال طه ای یا ظاہرو  
قال ویظہر کم تطہیرا۔ جس طرح نبی مخصوص ہونے کی وجہ سے ظاہر ہیں یہاں بفیہان فیض  
نبوت اعلان خداوندی ویظہر کم تطہیر ادائیق ہوا۔ يقول حضرت مجدد اعصر مولا نا اشرف علی تھانوی یوقوت  
دخول کسامم سلمہ کو روک دیا کہاں آیت کا جو مدلوں ختنی ہے دخول کسائے میں افراد مخصوصہ کو داخل فیما کر  
اس کا اظہار مقصود ہے یا بقول مفسر خازن چھ ماہ متواتر (اس مولوں ختنی کا) اعلان از سر کار محمد صلی اللہ  
بصورة اعلان خلیفۃ اللہ جاری رہا پھر بھی تطہیر کا اعلان بعض لوگوں کو حل محل نہ ہوا۔

آیت نمبر 6: وقفوهم انہم مسئولون - روی الواحدی فی قوله تعالیٰ وقفوهم  
انہم مسئولون ال عن ولایة علی و اهل ال بیت لان الله امرتبیه صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم ان يصرف الخلق - اخ - دیکھیں نبی علیہ السلام معرفت خلق کیلئے نبی صلی اللہ کو اللہ  
تعالیٰ نے مکلف کیا اور نبی علیہ زینگرا حکمات نبویہ کی طرح یہ حکم بھی مقصود واحدیت میں ظاہر فرمایا ما بعد  
ایہا الناس انما انما بشر مثلكم یوشک ان یاتنى رسول ربی عزوجل فیہ الهدی  
و النور متمسکوا بکتاب الله عزوجل و خذروا به و حدث فیہ رغب فیہ ثم قال و  
اہل بیتی انکر کم الله عزوجل فی اہل بیتی ثلث مرات و اخرجه مسلم عن  
زید بن ارقم قال نام فینا رسول الله صلی اللہ علیہ خطیبا فحمد الله و اثنی  
علیہ ثم قال امام بعد۔

و اخرج الترمذی و قال حسین غریب انه صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال انى  
تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی آهاما اعظم من الاخر - کتاب الله  
عزوجل حبل محدود من السماء الى الارض و عتدتی اہل بیتی و لن یفتر قاحی  
بردا على الحوض فانتظر و اکیف تخلفومنی فیها -

آیت نمبر 7: واعتصموا بحبل الله جمعیا ولا تفرقوا - اخ - اس آیت کو سمجھنے کیلئے  
تفیرا م جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور امام زین العابدین کا سمجھ لینا کافی ہے۔ اس رسالت میں ہمیں حتی  
المقدور اختصار اور ایجاد مطلوب ہے۔

## وضاحت لفظ اہل بیت:

یوصف اہل بیت باربعہ الال و اہل البت و ذوی القریبی والعترة و  
قیل فی العترة العشیرہ و قیل اندریة کما فی الزرقاء علی المواہب - اہل بیت  
کیلے چار لفظ ہیں۔ آہل بھی اہل بیت بھی ذوی القریبی بھی اور عترة بھی۔ نمبر 2 فقیل لزید (بن  
ا رقم) من اہل بیته یہیں نسائے من اہل بیته؟ قال بل ان نسائے من اہل بیته  
(بیسے ایت تطہیر کا مدلول جعلی اور ظاہر ہے) ولكن اہل بیته من حرم علیہم الصدقہ بعده  
قال و من هم قال هم آہل علی وال عقیل و آہل عباس قال کل هول لا حرم  
علیہم الصدقہ قال لعم - یہ صرف تحریم صدقہ کیلے لکھ دیا گیا ہے تاہم آہل علی میں درجہ اول صرف  
اور صرف حسین کریمین کا ہے باقی اولاً علی درجہ ثانیہ پر ہیں۔ جس طرح اہل علم و قلب رشید پر ظاہر  
ہے۔

آیت نمبر 8: ام يحررون الناس على ما اناهم الله من فضله - الحج - ابو الحسن المغازی  
امام باقر سے حلقویہ بیان نقل فرماتے ہیں۔ انه قال فی هذه الاية نحن الناس والله۔

آیت نمبر 9: ملاحظہ ہواں بارے میں احادیث بہت ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت  
بیان فرمائی۔ و ما کان اللہ لیعذبہم و انت فیهم حدیث فاذا ذهب النجوم ذهب اهل  
السماء، و اذا ذهب اہل بیتی ذهب اہل الارض و فی روایة صححا الحاکم علی  
شرط الشیخین النجوم امان لاهل الارض من الفرق و اهل بیتی امان لامتنی  
من الاختلاف فاذا خالفتها قبیله من العرب اختلفوا فصاروا احزاب ابلیس -  
کھنجر جماعتہم بند ضعیف (قاعدہ مختلف طریق حدیث ضعیف کو درجہ حسن تک پہنچادیتے ہیں) بھی  
مؤیداں حدیث کی ہے کہ النجوم امان لاهل السماء، و اهل بیتی امان لامتنی حدیث  
دیگر جاء من طریق عدیدہ یقوی بعضها بعضاً (1) انما مثل اہل بیتی فیکم  
کمثیل سفینۃ نوع من رکبها تجاو فی روایة مسلم و من تخلف عنہا غرق و فی  
روایة هلق.

آیت نمبر 10: و انسی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحاتم اهتدی قال ثابت  
البنانی اهتدی الى ولایة اہل البتیه صلی اللہ علیہ والہ وسلم وجاء ذالک  
ایضاً عنابی جعفر ابن قراح۔ حضرت ثابت بنی حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں۔ وجاء من  
حدیث علی قلت يا رسول اللہ لم سمیت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال ان

الله فطها وزریتها عن النار يوم القيمة اخرجه ابن عساکر۔ خط کشیدہ جملوں یہ  
بھی نظر رہے ذریحہا یعنی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی جہنم پر حرام کر دیئے گئے تھے  
بوقت تسمیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے مکارج کل کی تحقیق امیر المؤمنین پیدائشی جنتی خلیفۃ المسلمين  
رشید بن رشید یزید کا باغی لکھ کر انہیں کفر و اور جہنم کا حقدار ثابت کرنے کی وسیع کی جارتی ہے۔

اعاذنا لله تعالى من هذا البلاء والتحقيق و آخر حمد (بن حنبل) انه  
صلی الله علیہ واله وسلم اخذ بید الحسنین وقال من احبابی واحب هذین و  
ربا هما و امهما کان مھی فی درجتی یوم القيمة و لفظ الترمذی و قال حسن  
غريب و کان معی فی الجنة۔ محین حسنین علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم کیلئے دخول بہشت اور  
معیت رسول کی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب فرمائے۔

### تلک عشرة کاملة:

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ صحابی بھی اور اہل بیت اور آل رسول بھی ہیں اور ذریت نبی بھی ہیں اور عترت  
بھی۔ جب صرف صحابی رسول صلی اللہ والہ وسلم کو کوئی شی مجروح نہیں کر سکتی خود مقام صحابی سے نکلا کر  
پاش پاش ہو جاتی ہے تو جو شخص صحابیت کے علاوہ اہل بیت نبی بھی ہو آل رسول بھی ہو عترت رسول  
بھی ہو۔ ذریت رسول بھی ہوا سکو کیا کوئی تاریخ یا کوئی روایت یا کوئی کتاب یا کوئی حقیق مجروح کر سکتا  
ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ بفیہان فیض رسول ان سب حدیثات سے اعلیٰ وارفع و بالا ہیں۔

اللهم وفقنا حبہ و حبہ جمیع اہل بیتی و عترتہ والہ اجمعین برحمتك يا  
ارحم الرحمن۔

ہمارا موقف رسالہ لکھنے میں اختصار ہی ہے: مقام صحابہ کو متعین کرنے کا قرآنی اصول تو پہلے پیش کیا جا  
چکا ہے مگر وہ بہت مختصر ہے اور الاعتبار والتأویل کے لحاظ سے ہے مگر آپ بہت مختصر الفاظ میں مقام  
صحابہ کو متعین کرنے کا اصول بزرگان محمد شہین پیش کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تمہید: اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پاک کی تعریف  
فرمائی ہے۔

خدا در انتظارِ حمد ما نیست  
محمد ﷺ چشم برداہ بنا نیست  
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس  
محمد حامد حمد خدا بس

شمس الدین مظہر جان جانا

وہاں شروع قرآن سے لیکر ہر سطر میں مقام صحابہ کو اجاگر کرنے کیلئے صحابہ کی بھی تعریف فرمائی۔ مسئلہ جب تک قرآن کی یک ایک حرف سے مقام صحابی اور شان صحابی نہ سمجھے کمال اسلام نصیب نہ ہوگا۔ نہ ہوتا گا۔ یا یوں کہیں کہ حقیقی اسلام نصیب نہ ہوگا۔ ذالک مثلهم فی التورۃ و مثلهم فی الابخیل کو مد نظر رکھتے یا لی من بعد اسمہ احمد دیکھو جس طرح سابق انبياء کے کتب و صحائف میں ہمارے پاس نبی کے مقام کو بیان کرتے ہوئے تصحیف فرمائی۔ اسی طرح صحابہ کی شان کو بھی سابق کتب میں بیان کیا گیا ہے۔

**صداقت قرآن کی دلیل مگر، ہم دلیل جماعتہ صحابہ ہی ہے:**

الم ذالک الكتاب لاریب فيه یہ دعویٰ ہے۔ ہدی للمنتقین دلیل ہے کہ جب اس کتاب نے ایسے صحابہ میھن بن ایلے پیدا کر لیے تو پھر ان کو دیکھو اور قرآن کی صداقت کی اور بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے۔ نمبر 2 کا انہما ذکر کروں فن شاء ذکر و فن صحف مکرمۃ مرفوعۃ مظہرۃ بیدی صفرۃ کرام برہ۔ یوں نہیں یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اسکو پڑھے۔ لکھا ہے کہ عزت کے درقوں میں (یہ شان قرآن ہے) اونچے رکھئے ہوئے نبایت سترے با تھوں میں لکھنے والوں کے جو بڑے درجہ والے نیک کار ہیں۔ حاشیہ 5 وہاں فرمئے اس کو لکھتے ہیں اور اسی کے موافق وحی اترتی ہے اور یہاں بھی اور اراق میں لکھنے اور جمع کرنے والے دنیا کے بزرگ ترین پاکیاز نیکوکار اور فرشتہ خصلت بندے ہیں جنہوں نے ہر قسم کی کمی بیشی اور تحریف و تبدیل سے اسکو پاک رکھا۔ ترجیح شیخ البند تفسیر عثمانی۔

اس پر تبصرہ و تشریح کرنے سے کام لمبا ہو جائیگا۔ عاقل کو تو اشارہ بھی کافی ہے حضرات اصحاب رسول کی عظمت و رفتہ اور قدرو منزلت کا نقطہ عروج اس مختصر تحریر میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہیں لیا اور میرے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جن لیا بعض کو میرا قرابتدار اور بعض کو مددگار بنایا۔ آخر زمانہ میں ایک (ناصیحا) قوم آئی گی جو میرے اصحاب کی تنقیص کر گی (یہو ہم) خبردار تم ان سے نہ رشتہ لیما نہ انہیں رشتہ دینا خبردار ان کے ساتھ نہماز نہ پڑھنا خبردار ان کا جنازہ نہ پڑھنا حلت المعدودۃ ان پر لعنت حلال ہوگی۔ (سید 19 ص) مقدمہ العواصم من القوائم بحوالہ الکفا یہ از خطیب بغدادی۔ دوسری حدیث میں سب اصحاب فاعلیہ لعنتہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نے فرمایا جس نے میرے اصحاب پر سب کیا یعنی تنقیص شان کرے تو اس پر خدا اور فرشتوں اور انسانوں سب نعمت۔ والناس متولین و اصحاب قلاب بد رحمی شامل ہیں مگر والعجب لامة لشتنی

الى ابطالها و تشوہ جمال تاریخها و تہدم امجادها۔ اس امت پر حرج انی اور تعجب بے کہ یہ اپنے نمایاں ترین اکابر (بیروز) کی برائی کرتی ہے اور اپنی تاریخ کے حسن کے حسن و جمال و فتن و بد شکل بنائی ہے اور بزرگوں کو مٹائی ہے۔ آگے لکھتے ہیں فامسینا کا الامۃ التی لا مجدها ہی نائمة علی تراث من المجد لا تحلم الانسانیہ بمثله۔ ہم ایک ایسی امت ہو کر رہ گئے ہیں جسے مجد و شرف سے کوئی حصہ نہ ملا جب مجد و شرف بہت رہا تھا تو یہ امت خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔ حق یہ ہے کہ انسانیت ایسی گھری نیند کبھی نہیں سوئی (سید ص 20)۔ ہمارے اسلاف کی عظمت! سبحان اللہ! سو شیطان نے ایسے بد باطن لوگ مقرر و مسلط کر دیئے جنہوں نے خوب جھوٹ پروپیگنڈہ کیا حتیٰ کہ کثر مسلمانوں نے بھی ان کے جھوٹ کے سچے سمجھو لیا (سید ص 20)۔

قد تیقنا مادل علیہ الکتب و السنۃ و اجماع السلف قبلنا و ما يصدق

ذلك من المنشولات المتوترة عن ادلة العقل من ان الصحابة رضي الله عنهم افضل الخلق بعد الانبياء فلا يقبح في هذا امور مشكوك فيها فكيف اذا علم بطلانها۔ پیشک ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو کتاب و سنت اور اجماع سلف سے ثابت ہے اور ان منشولات متواتر کی دلائل عقلیہ سے بھی تقدیر ہوتی ہے وہ یہ کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب مخلوق سے افضل ہیں۔ لحدہ ان کے حق میں مشکوك باتوں سے جرح قدح نہیں ہو سکتی پر جائید باطل روایت۔ منہماں السنۃ۔ ابو جبراں بن العربي المولود (468ھ) التوفی 543ھ فرماتے ہیں کہ

تم میرو گا و صیحت یا صد، ملکہم۔ سوائے صحیح احادیث و روایات کے کسی بات کی طرف الشفات نہ کرو و اتفعہ اهل التواریخ اور خاص کر مورخین سے بچو یہ بے اصل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ سلف صالحین کی تحقیر اور دین کی توہین کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلاف کرام رضی اللہ عنہم ہم سے زیادہ معزز اور محترم ہیں جس نے بھی صحابہ کرام کے حالات و کردار پر تھا وکی ہے اس پر ان توہین آمیز اڑامات کا بطلان واضح ہو جاتا ہے۔ التی نجتلقها اهل التواریخ۔ جنہیں مورخین نے گھرا ہے۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ المؤرخون الذين یکھر الذذب فيما یرون مورخین اکثر اپنی روایات میں جھوٹ بیان کرتے ہیں اور شاذ و نادر ان نقل و روایت کی کمی جیشی سے محفوظ ہوگی۔ و انما هم من جنس نقلة التواریخ التی لا یعتمد علیہا اولو الابصار۔ یہ تاریخی منشولات کی قسم سے ہے جن پر دانا بینا لوگ اعتماد نہیں کرتے۔

ایک زریں اصول: ان عبارات میں ایک اصول بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؐ کی عظمت و شان و

جلالت قد رکتاب و سنت اجماع امت محققہات متواترہ اور دلائل و برائیں قاطعہ سے ثابت و معلوم ہے لہذا یہ علم قطعی مخلوق و بیان اور بے سند و بے سرو پا پا تاریخی روایات و خرافات سے قطعاً مجرور حنیف ہو سکت۔ امام ابن کثیر متوفی 774ھ فرماتے ہیں۔

فکذب وبہت افتراء عظیم یلزم منه خطأ كبيرا من تخوین الصحابة لأن الصحابة كانوا أخير الخلق بعد الانبياء وهم خير قرون هذه الأمة التي هي أشرف الامم بنصر القرآن واجماع السلف والخلف في الدنيا والآخرة فللله الحمد - يصرّع جهود اور افتراء عظيم ہے کیونکہ اس سے ایک بہت بڑی خطاحساب کرامؐ کی خیانت لازم آتی ہے خدا اور رسول اور دین اسلام کی حقانیت پر ہر ایمان لانے والا جانتا ہے کہ یہ افتراء بطل ہے کیونکہ صحابہ کرام حضرات انجیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق خدا سے افضل ہیں اور وہ اس امت کے خیر القرون ہیں جو نص قرآنی اور سلف و خلف کے اجماع سے دنیا و آخرت میں تمام امتوں سے اشرف ہے۔ الحمد لله۔

امیرالہند شیخ الہند شافعی شیخ العرب والجم شیخ الاسلام سیدی حضرت سید مدینی رحمۃ: ایک سائل کے جواب جس نے سوال کیا تھا کہ حضرت امیر معاویہ کا یہ فعل کیا غیر متحق نہیں ہے کہ انہوں نے یہ بدلہ جسے فاسق و فاجر کو خلافت کیلئے نامزد کیا تھا۔ صحابہ کرامؐ کی شان میں جو آیات وارد ہیں وہ قطعی ہیں جو احادیث صحیح ان کے متعلق وارد ہیں وہ اگرچہ ظنی ہیں مگر ان کی اسانید اس قدر قوی ہیں کہ تو ارجح کی روایات ان کے سامنے بیجی ہیں اس لیے اگر کسی تاریخی روایت میں اور ایات و احادیث صحیح میں تعارض واقع ہو گا تو ارجح کو غلط کہنا ضروری۔ جلد 1 ص 242۔ جلد 1 ص 266 پر۔ یہ مؤخرین کی روایتیں تو عموماً بے سرو پا ہوئی ہیں نہ روایوں کا پتہ ہوتا ہے زان کی تویش و تجزیع کی خبر ہوتی ہے نہ اتصال و انقطاع سے بحث ہوتی ہے اور اگر بعض متفقین نے سند کا التراجم بھی کیا تو عموماً ان میں ہر غث و شخصیں سے اور ارسال و انقطاع سے کام لیا گیا ہے خواہ ابن اثیر ہوں یا ابن تیمیہ ایں ابی الحدید ہوں یا ابن سعد ان اخبار کو مستغاض و متواتر قرار دیا بالکل غلط اور بے موقع ہے صحابہ رسول اللہ علیہم کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ نقلیہ کی موجودگی میں اگر روایات صحیح احادیث کی موجودگی ہوئی تو مردود یا ماقول قرار دی جائیں چہ جائیکہ روایات تاریخ۔ ان مختلف محمد شین کی متفق روایات سے ثابت ہوا کہ تاریخ کی بے سرو پا روایات یا روایات صحیح جو گروہ صحابہ کی عظمت وحدالت کو بخروف کرنے کیلئے نکرائے گی مردود ہوگی۔ مردود ہوگی۔ مردود ہوگی۔

**مصنیع انصہوں:** حضرت صحابہ کرامؐ سے متعلق اخبار و روایات میں عمیق غور و فکر اور تحقیق و تقدیم کے

بعد امتیاز و انتخاب کیا جائیگا جو روایت یا خبر صحابہ کرام کے مقامِ رفیع و مرتبہ بڑی و عظیم کے مطابق و موافق ہوگی و حسیٰ نی یا جائیگی اور جس نقل سے یاران رسول رضی اللہ عنہم کی توحیث و تنقیص اور تحقیر و ندامت ہوگی وہ مردود ہوگی اور اسے ایمان و عرفان کی پوری قوم سے رد کر دیا جائیگا اور اس بات کا قطعاً کوئی خیال اور ذرہ بھر لیاظ نہیں کیا جائیگا کہ وہ خیر و نقل این جریر کی تاریخ طبری میں ہے یا ابن سعد کی طبقات میں۔ ابن عبد اللہ کی استیعاب میں ہے یا ابن کثیر کی البدایہ و انہایہ میں۔ حجۃم اللہ۔

خود امام ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں و ما یذکرہ کثیر من المؤرخین کا بن جریر وغيرہ عن رحال لا یعرفون من الاخبار المخالفه لا ثبت فی الصاح فھی مردودة علی قائلیها و ناقلیها و الله علیم۔ اور بہت سے مؤرخین مثلاً ابن جریر (طبری) وغیرہ نے مجہول راویوں سے ایسی روایات ذکر کی ہیں جو صحابہ سے ثابت شدہ حقائق کے مخالف ہیں یہ سب اپنے کہنے والوں اور نقل کرنے والوں کے منہ پر مار دی جائیں گی۔ مگر اس سے بھی بالا اصل بات صحیح حدیث بھی مقام صحابہ کرام کو مجروح نہیں کر سکتی۔

شیخ العرب والجم شیخ الاسلام امیر البندشیخ البندشی خ حضرت مدین رحمۃ اللہ کی تحریر کو دوبارہ سی بارہ پڑھیں تبجہ برآمد ہوگا کہ فرض کرو اگر کسی صحیح روایت میں یاران رسول کی شان کے خلاف کوئی بات موجود ہے تو چونکہ ان کی شان قرآن و حدیث کی قطعی و متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ نقليہ سے ثابت ہے لحد اور حدیث صحیح نصوص قطعیہ متواترہ سے متعارض و متصادم ہونے کی وجہ سے مردود ماذل ہوگی۔

**مثال صدیق تصحیث :** متفقہ میں میں بھی یہی اصول کا فرمائے۔

علامہ نووہؒ : ان محدثین کی صرف بات نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی مسئلہ ہے علامہ مجی النووی شارح مسلم المولود 631ھ متوفی 677ھ صاحب ریاض الصالحین فرماتے ہیں: قال العلماء الاحادیث الواردة التي ظاهرها داخل على صحابی يحبب تاویلها قالوا ولا يقع فی روایات التفات الا ما يمكن تاویله - علماء اسلام کا فرمان ہے کہ جن احادیث میں بظاہر کسی صحابی پر حرف آتا ہو ان کی تاویل واجب ہے اور علماء کہتے ہیں کہ صحیح روایات میں کوئی بات ایسی موجود نہیں جس کی تاویل ہو سکے یعنی اگر روایت صحیح ہوگی تو اس کی تاویل ممکن ہوگی (تجویز طلب جملہ ہے یعنی) اگر روایت کی تاویل ممکن نہ ہو تو روایت صحیح نہ ہوگی اسے رد کر دیا جائیگا یہ صرف نظریہ نہیں عقیدت نہیں واقعہ ملاحظہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ الفاروق میں الحق والباطل کی عدالت میں حضرت عباس حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا: اقض بینی و بین هذا الكاذب الاثم الفادر الخائن۔ یہ روایت صحیح مسلم کی

ہے۔ نووی شرح مسلم کتاب الفھائل باب فضائل علی علامہ نووی تشریع فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ قاضی عیاض مازری کا قول نقل فرمای کہ یہ الفاظ اکہن حضرت عباس کے شایان شان نہیں۔ حضرت علیؑ اس سے بہت بلند ہیں گو، ہم صرف نبی علیم المصلوٰۃ والسلام وغیرہم حضرات انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل ہیں۔ لکنا ماموروں بحسن الظن بالصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین و نفی کل رذیله عنہم۔ لیکن صحابہ کرامؑ کے ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان سے اوصاف رذیلہ کی نقی کرنے کا حکم ہمیں دیا گیا ہے۔ لہذا اجب اس حدیث کی تاویل کے سارے راستے بند ہو جائیں گے تو ہم اس کے روایوں کو جھوٹا قرار دیں گے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اسی وجہ سے بعض محدثین نے اپنے نسخوں سے یہ الفاظ نکال دیئے۔ جلد ثانی نووی شرح مسلم کتاب الجہاد۔ حضرت علیؑ کو محروم کرنے کی بجائے مسلم شریف کے روایوں کو جھوٹا قرار دیا جا رہا ہے۔

**دوسرہ مثال:** ایک حدیث ادا رئیتم معاویۃ علیے منمبری فاقتلواه۔ تم میرے منبر پر معاویہ گود کھوتا سے قتل کرو۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اے ابن عدیؑ نے اور حخطیب بغدادیؑ نے ابوسعید عبد اللہ بن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے مرفوی اور عمر بن عبید نے حسن بصری سے مرسل روایت کیا ہے۔ بدال بدا بته والنهاية۔ اس کثرت طرف کے امام جلیل محمدؑ کبیر اور مورخ شیعہ حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ وہ اس حدیث کذب بلاشک۔ یہ حدیث بلاشک و شبہ جھوٹ ہے۔

غور فرمائیے حدیث فربیاً نصف درجن سندوں سے مروی ہے مرفع بھی ہے مرسل بھی ہے مگر چونکہ ایک جلیل القدر صحابی رسول حضرت امیر معاویہؑ کے خلاف ہے لہذا بلاشک و شبہ مرود و کذب اور جل ہے۔

### آخر وچ حسینؑ کی بحث:

اقول بتوفيق الله تعالى و ينصره اعوذ بالله من الشطين الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم و ان طائفتين من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينها فان بغيت احدها على الآخر فقاتلوا التي تبغى حتى تفني الى امر الله فان فاءت فاصلحوا ابينها بالعدل واقسطوا ان الله يحب المحسنين -

ترجمہ: فتح محمدؓ اور اگر مؤمنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کر دو اور اگر ایک فریق دوسرے سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑ دیہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کر دو اور انصاف

روایات کا منشاء یہ ہے کہ تطہیر حضرات علی و قاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہے۔ اور یہ اہل بیت بھی ہیں اور نبی حوصلہ بھی ہیں اور آل بھی ہیں اللہ کی صلوٰۃ برکات کا ان پر نزول بھی ہوتا ہے صرف صحابی نہیں جزوی فضائل کی طرف بھی ذرا توجہ فرمائویں۔ یہ منقبت وہ ہے جو قرآن مجید کی آیت کے تحت بیان کیئے گئے ہیں۔

**سودہ دھرہ آیت سوم :** ان الابرار شربون من کأسی کا مزاجها کافورا عیناً یشرب بها عباد الله یفجرونها تفجیر۔ اس آیت کے نقل کرنے کے بعد شاہ اسماعیل شہید منصب امامت میں فرماتے ہیں کہ یہاں عباد اللہ سے مراد حضرت مرتضیٰ اور حضرت زہرا اور امامین شہیدین ہیں۔ ص 75/76 آئینہ ادب لاہور۔ اس آیت سے نفوس اربعہ کا انعام آخری کا بیان بھی ہے۔

**آیت تطہیر تفسیر مصادقہ و خاؤ:** فیه دلیل علی ان نساء من اهل بیة و قال عنکم لانہ اريد الرجال و النساء من آله۔ اخ - خازن میں ہے و ذهب ابو سعید خدری و جماعة من التابعين منهم مجاهدو قتادہ و غيرهم الى انهم على فاطمه و الحسن و الحسین رضی الله عنہم يدل عليه ماروی عن عائشہ امن المؤمنین قالت خرج النبي صلی الله علیہ والہ وسلم ذات غدأة و علیہ مرط مرجل من شعر اسود فجلس فاتت فاطمه فادخلها فیہ ثم جاء علی فادخله فیہ ثم جاء الحسن فادخله فیہ ثم جاء الحسین فادخله فیہ ثم قال انما يريد الله ليذهب عنکم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهیرا اخرجه مسلم المره .  
الكساء . المرحل . بالحاء المنقوش علیه صور الرجال و بالجيم المنقوش علیه صور الرجال - تو لفظی حقیقت ہے عن امن سلمہ قالت ان هذه الآیت نزلت فی بيتها انما يريد الله ليذهب عنکم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهیرا . و قالت انا جالسة عند الباب فقلت يا رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم السست من اهل البيت فقال انك على خير انت من ازواج النبي صلی الله علیہ والہ وسلم قالت وفي البيت رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم و على فاطمة و حسن و حسین فجل لهم بكساء و قال اللهم هولا اهل بيته فاذهب عنهم الرجس و ظهرهم تطهیرا . اخرجه ترمذی و قال حدیث صحيح غریب عن انس بن مالک رضی الله عنہ ان رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم کان یمر بباب فاطمة

رضی اللہ عنہ الحجاج بن مسروق الجعفی فاذن خخرج الحسین رضی اللہ عنہ فی ازار و رداء و نعلین مخظب الناس من اصحابه واعدئه واعتذرالیهم فی هجیئه هذا الی هنابانه قد کتب الیه اهل الكوفة انهم ليس امام وان انت قدمت علينا بایعنک و قاتلنا معک - اخ - سجلہ مص 123/122 ایضاً فلمما كان وقت العصر صلی بهم الحسین ثم انصرف وخطبهم وحثهم على السمع والطاعة له وخلع من عاداهم من الاذعیاء السائرين فيكم بالجود فقال الحرانا لاندری ما هذه الكتب ولا من كتبها فحضر الحسین خرجین لموئین كتاباً فنشرهابین يدیه وقراء منها طائفۃ - اخ -

دیکھا یہ حال کوفہ والوں کا تھا یہ دارالخلافہ علی وحسن کا ہے جسے دوسری حیثیت حاصل ہے اہذا اس دارالخلافہ میں یزید کی حکومت نہ جی میرے طیبہ والوں نے تو والی مدینہ ازیزید کو سرے سے نکال دیا تھا جس کی پاداش میں انہیں 63ھ میں جنگ حرہ کی صورت میں یزید نے دی جیسا کہ علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں۔ 63ھ میں یزید کو خبر پہنچی کہ اہل مدینہ اس پر بغاوت کیا چاہتے ہیں اور اسکی بیعت سے انکار کرتے ہیں۔ دارالخلافہ اول مدینہ طیبہ نے بھی یزید کو رد کر دیا تو خلافت یزید بھی تو یہ مجمع علیہ بھی نہ ہوئی صرف شامی نوجوان یزید کے ہمراہ ہوئے اس وقت امام حسین کا فرض تھا کیونکہ حدیث مبارک ہے اخر جلطہ اُنی عن فاطمۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وال وسلم قال اما حسن فله ہیبتی وسوق ددی و امام حسین فلان له جراء تی وجودی - ص 191 - و امام حسین فلان له جراء تی کے الفاظ کو دیکھیں کہ جرأت نبوی کا تقاضا کیا ہے۔

### امیر عزمیت سیدنا حسینؑ:

شریعت مقدسہ کے احکام دو قسم پر مبنی ہیں۔ (۱) عزمیت کہلاتے ہیں قسم دور رخصت الامن اکرہ و قبلہ مسلمین بالایمان یہ رخصت پر اباحت و اجازت کی دلیل ہے جس طرح کہ حضرت عمارؓ کامل الایمان تھے اور انہوں نے اکراہ کی حالت میں تھنخ بالکفر کیا تو اسے پر یہ آیت نازل فرمائی حضرت عمار بن یاسر کے حق میں صفائی بیان فرمادی اور حضرت عمار کے کامل الایمان ہونے کا گویا اعلان فرمایا۔ خلاصہ یا تفسیر جو صحیح اس طرح ہے کہ ایک مسلمان کافروں یا ظالموں کے زندگی میں آ جاتا ہے اور وہ اس کو کلمات کفریہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں اور بصورت دیگر اس کو طرح طرح کی وہ مکیاں دیتے ہیں کہ تجھے مار دیا جائیگا یا تیرے عزت اور لوٹ لی جائیگی یا تیر امال چھین لیا جائیگا اور وہ مسلمان بھی تو می آثار و علامت سے یہ سمجھتا ہے کہاگر میں ان کے کہنے کے مطابق کلمات کفریہ نہیں کہون گا تو واقعی ان کے ظلم و

ستم کا شکار ہو جاؤ نگا اگر کھلاو تک توچ جاؤ نگا تو اس بے نبی کے عالم میں شریعت اسکو اجازت دی ہے کہ وہ ان کے قلم و ستم سے پچے کیلئے زبان سے ستری کلمات کہو دے مگر شرط یہ ہے کہ وہ قلبہ مسلمان یا الایمان یعنی اس کا دل ایمان و حق پر مطمئن ہو۔ اس کا نام ہے رخصت۔

**تعريف عزیمت:** اگر وظالموں اور کافروں کے سامنے حق اور ایمان پر قوت اور ساحرانِ موئی علیہ السلام کی طرح آنکھوں آنکھ لٹا کر ظالم کو فاقض ما انت ماض کر لے جو کچھ تم نے کرنا ہے انما تقضی فی هذه الحیة الدنیا جو کچھ تم کرو گے اسی حیاتی دنیا میں ہی کرو گے۔ آخر ایک دن مرنا ضرور ہے۔ زندگی ہمیشہ کیلئے تو ہے نہیں پھر وہ ممکیاں کس چیز کی اور کس وجہ سے اس نکتہ کو بھکر ان کے قلم و ستم کو برداشت کرے اور زبان پر کلمات کفر یہ نہ لائے لا تشرك بالله ان قتیلات او رقت یہاں او صلبت او کعاقاں یہاں تک کہ جان دیدے تو وہ مجاہد بھی شہید بھی ہے بلکہ عام جہاد سے بالا اسکو اصولِ نبوی اپنے پاک لسان مبارک کے ذریعہ افضل جہاد فرماتے ہیں یہ عزیمت ہے اور یہ رخصت سے افضل ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح فقا کبر میں فرماتے ہیں اما ماتفوہ بعض الجهلة من ان الحسين کا باعیا فباطل الخوارج من الجهادة۔ یہ جو بعض جاہلوں نے افواه اذار کی ہے کہ حسین باعی ہے تو اہل النہ و الجماعتہ کے نزدیک باطل ہے۔ شاید یہ خوارج کے حدیثات ہیں جو دین سے خارج ہیں یعنی بٹے ہوئے ہیں۔ قاری ص 82۔ حصل حسین بشرع جده حسین کو ان کے نہاد کی شرع کے مطابق قتل کر دالا گیا۔ دعویٰ روشن ص 123۔ کیسے کافور ہو گیا الحمد للہ مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہی عبارت سے حسین کے مقابلہ میں بیزید کو ترجیح دینے والے کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے یہ عقیدہ خوارج کے حدیثات سے اہل النہ و الجماعتہ کے نزدیک یہ عقیدہ باطل ہے یعنی اہل النہ و الجماعتہ جو بھی ہو گا حسین ہو گا بیزیدی نہیں ہیں ملکتا ہے ز اہل النہ و الجماعتہ کا فرد بن ملکتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ عزیمت جرأۃ نبوی اور ہمت و شجاعت قلب کے عامل تھے اور جس چیز کو وہ حق سمجھتے تھے اس پر جان دیدیئی گوارہ کی مگر باطل کے آگے سر جھکانا گوارہ نہ کیا باوجود یہ کہ بے یار و مددگار اکیدہ باطل کے مقابلہ میں آگئے اور شہادت عظیمی کے مقام پر جا پہنچے۔ جس کی عقل صحیح ہے نبوی مقام کا کچھ پاس و لحاظ موجود ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ فرعون کے باانے ہوئے طماع و حریص جادوگر جب نگاہِ موسوی کا شکار ہو جاتے ہیں فرعون کو ذرا بربر بھی خاطر میں نہیں لاتے اور بھلے مانو حسین ساحرانِ موئی علیہ السلام سے بھی گئے گزرے ہیں اور تاشیر نگاہ سید الانبیاء و الامام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاشیر نگاہِ موسوی علیہ السلام سے بھی گئی گزری ہو گئی۔ پلیت

## تفصیل حسینؑ موجب لعنت ہے:

حدیث مبارک ہے عن عویض بن ساعدة رضی اللہ عنہ انه صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان الله اختارلى و اختارلى اصحابا۔ ف يجعل لى منہم وزراء و انصاراً و اصحاباً ف من سبهم فعليه لعنته الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منهم يوم القيمة صرفاً ولا عدلاً۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے جن لیا پھر میرے لیے اصحابِ چن لیے پھر ان میں سے میرے وزیر (شخینؑ) اور انصار بنا دیئے اور میرے سرال (شخینؑ اور ابوسفیانؑ) بھی بنا دیئے جو ان کی شان گھٹائے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی (لوگوں میں کفار اور مقتولین پر بھی شامل ہوں گے) کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ فرض قبول کریگا نفل (محاطی طبرانی الحاکم)۔ عن ابن عمر "اذا رثيتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنته الله على شركم۔ (الخطیب) ترجمہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؓ کی تفصیل شان کرتے ہوں تو ان کو کہد و کہاں شرکی ہجہ سے تم پر اللہ کی لعنت ہو۔

## حسینؑ قرآن میں:

آل عمران کی آیت میباشد فقل تعالیٰ واندع ابناه نا و ابناه کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم۔ اخ۔ کے تحت دو حوالے بیان القرآن اور تفسیر عثمانی کے مذکور چکے ہیں۔ اب تفسیر روح المعانی۔ (جلد 2 ص 188)۔

و قد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج و معد علی و الحسن والحسین و فاطمۃ۔ الخ۔ (2) لم اری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سقلا و معہ علی و فاطمہ و الحسن رضی اللہ عنہم قال یا معاشر النصاری انی لاری وجوها لو سالوا اللہ تعالیٰ ان یزیل جبلًا من مکانه لازماه فلأ تباہلو و تهلکوا۔ حوالہ ثہر دوم۔ تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل (ص 258) فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد غدا محتضنا للحسین آخذ بید الحسن و فاطمہ تمشی خلفہ و علی خلفہا۔ الخ۔ حوالہ ثہر 3۔ تفسیر خازن جلد 1 ص 258 فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقد احتضن الحسن و اخذ بید الحسن و فاطمہ تمشی و علی یمشی خلفہا۔ اخ۔

والعدوان فلم یغیروا ما عليه یفعل ولا قول كان حقا على الله ان یدخله مدخله الا وان هؤلاء قد نرموا طاعة الشیطان و تركوا طاعة الرحمن و اظهروا الضار و عطلوا الحدود واستأثروا بالفی و احلوا حرام الله و حرموا حلاله و انا الحق من غيری وقد اتنى کتبکم و رسالکم بیعتمکم و انکم لا تسلمو نی ولا تخربو نی فان اقمتم على بیعتمک تصبیوا رشدہم و انا الحسین بن علی و ابن فاطلمت بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم -

ترجمہ: اے لوگو! پیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسے ظالم بادشاہ کو دیکھے (1) جس نے اللہ کے عہد کو توڑ دیا ہو۔ (2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ سنت کی مخالفت کی ہو (3) اللہ کے بندوں میں گناہ (4) اور ظلم کے ساتھ عمل کرتا ہو۔ پھر وہ شخص اپنی قوت و طاقت کی حد تک نہ بدلت تو اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ اس کو اس (بادشاہ کے) داخل ہونے کی جگہ داخل کروے (یعنی جہنم میں) خبردار ہو جاؤ پیشک ان لوگوں نے (5) شیطان کی اطاعت کو ادا کیا ہے اور (6) رحمن کی اطاعت کو چھوڑ دیا ہے اور (7) فتح فساد برپا کر دیا ہے (8) اور حدد و شرعی کو معطل کر دیا ہے اور (9) محاصل کو اپنے ہی لیے خرچ کرتے ہیں (10) اللہ کی حرم کرده با توں کو حلal (11) اور حلal کو حرام قرار دیا ہے لہذا میں نہ سوت کسی اور شخص کے ان کے خلاف جہاد کرنے کا زیادہ حقدار ہوں اور پیشک میرے پاس تمہارے (ایک دن میں چھ (600) خطوط آپ کی خدمت میں پہنچ اور بالآخر ان کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ گئی) خطوط اور قاصد آئے کہ تم میری بیعت کرو گے اور ہر طرح میرا ساتھ دو گے اور مجھے چھوڑ دے گے نہیں پس اگر تم میری بیعت پر قائم رہو تو ہدایت پاؤ گے میں حسین بن علی اور ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ص 140/139 ش۔ او۔

حوالہ و مابن خلدون: امام الحسین فانہ لی ظهر فسوق یزید عند الكافرة من اهل عصره ببعثت شیعة اهل البيت بالکوفة للحسین ان یاتیهم فیقو مو با مرہ فرابی الحسین رضی الله عنہ ان الحروم علی یزید متعین من رجل فسقه - اخ - لیکن حسینؑ وجہ یزید کافش و فجور اس کے دور کے سب لوگوں کے نزدیک نہیاں ہو گیا تو کوفہ کی اہل بیت کی جماعت نے حضرت حسینؑ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اہل کوفہ کے پاس تشریف لے آنوسیں تو وہ سب ان کی اطاعت میں کھڑے ہو جائیں گے تو اس وقت حضرت حسینؑ نے سمجھ لیا کہ اب یزید کے خلاف کھڑے ہو جانا متعین ہے اس کے فتنہ کیجہے۔

## باقی صحابہ نے خروج کیوں نہ کیا:

اس دور کے تمام لوگوں میں (کے زدیک) یزید کا فتنہ مسلم تھا جس کے مقابلہ کیلئے سبط رسول این بتول رضی اللہ عنہا اپنی قلبی عزیت کی بنا پر کھڑے ہو گئے باقی دیگر صحابہ کا مال جس طرح پہلے گذر پکا ہے خصت پر عمل رہا وہ کچھ این خلدونؓ کی وضاحت و ماحادیث فی یزید ما حدث من الفسق اختلاف الصحابة حنیفہ فی شأنہ فمنہم من رأی الخروج عليه و نقض البیعة من اجل ذالک كما فعل الحسين و عبدالله بن الزبیر و من تبعهما فی ذالک و منهم من اباہ لما فیه من اشارة الفتنة و كثرة القتل مع الفجر عن الوفاء بـ لان شوکة یزید مئذھی عصابة نبی امية ۔ اخـ۔ ترجمہ: جب یزید میں وہ بات پیدا ہوئی تھی یعنی فتنہ و ف HOR تو صحابہ اس کے بارہ میں مختلف ابرائے ہو گئے بعضوں نے اس کے خلاف کھڑے ہو جانے اور اس کی بیعت توڑ دینے کو ضروری سمجھا۔ فتنہ کی وجہ سے جیسا کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن الزبیر اور ان کے بڑوں نے کیا۔ اور بعض نے فتنہ اور کثرۃ قتل کے خطرات اور اس کی روک تھام سے عذر محسوس کرنے کی وجہ سے اس سے انکار کیا کیونکہ اس دور میں یزید کی شوکت و قوت نبی امیر کی عصیت تھی۔ اخـ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ولا تلقوا یا یدیکم الی التهلکة فرمان آیا ہے جب تک غلبہ کی صورت یعنی نہ ہو قال نہیں کرنا چاہیے۔ سبط رسول سیدنا حسین ابن بتول رضی اللہ عنہ کو اپنے زعم میں دو توں شر انکا (1) احیلیت اور شوکت و قوت کا یقین تھا جب کہ ابن خلدون نے لاسیما من له القدرة علی ذالک و ظنها من نفسه باهليۃ و شوکة بالخصوص اس شخص کیلئے جسے کھڑے ہونے کی قدرت حاصل ہو جائے اور احیلیت بھی موجود ہو اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے اندر اس قوہ اور قدرت کا ظن نا لب پیدا ہو گیا تھامع اپنی احیلیت کے تو پھر سبط رسول سیدنا حسین ابن بتول یہ کیسے فرمائکتے تھے کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو میں اس کے ہاتھ میں با تھدید ہیوں یا یہ کیسے فرمائکتے تھے کہ میں اس سے اپنا معاملہ خود طے کر لوں چیزے میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ سے برادر ان اہل سنت والجماعۃ حضرت امیر اشھر بالحق والاعتدال امیر معاویہ بن ابی سفیان صحابی خجوم ہدایت اور مطہر دعائیوں اللهم رجعله هادیا و نهدیا تھا ان سے معاملہ طے کرنا یعنی ثواب تھا۔ (2) یزید امام حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ خلافت راشدہ کی مدت تیس سال بعد نبی علیہ السلام کی ہے خلافت سنجال لی جب مدت تیس سال مکمل ہو گئی تو اپنے خلافت راشدہ کے ختم ہوتے ہی خلافت سے دستبردار ہو گئے مگر بتائیے یزید کے دور میں کوئی

اُسی بات تھی کہ سبطر رسول سیدنا حسین ابن ہنبل رضی اللہ عنہما امام حسن رضی اللہ تعالیٰ کی طرح معاملہ طکرتے۔

### اکشاف حقیقت:

عن عقبہ بن سمعان قال لقد صحبت الحسين رضی الله عنه من مكة الى حسین قتل والله ما من کلمة قالها فی موطن الا وقد سمعتها وان لم لیسال ان يذهب الى البیزید فيضع يده الى يده۔ (1) ولا ان يذهب الى ثغر من الثغری اب ملاحظه فرمانویں۔ ولكن طلب منهم احد امریین اما ان یرجع من حيث جاء (2) او اما ان یدعوه يذهب فی الارض العریفة حتی ینظر ما یصیر امر الناس الیہ سجلماسی۔ ص 130 جلماسی ورشید نعمانی ص 190۔

اب حوالہ کی عبارت بھی ملاحظہ ہو۔ فوالله ما اعطاهم ما تینا کربہ الناس من انه یضع يده فی يد يزيد ولا ان یسیروه الى ثغر من ثغور المسلمين ولكنہ قال دعوئی ارجع الى المکان الذی اقبلت منه او دعوئی ذهب فی هذه الارض العریضة ننظر الى ما یصیر الیہ امر الناس فلم یفعلوا۔ خدا کی قسم انہوں نے کسی وقت بھی لوگوں سے یہیں کہا کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں رکھو تو گا اور نہ یہ کہ مجھے تم مسلمانوں کی کسی سرحد تک لے چلو۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے چھوڑ دو میں جہاں سے آیا ہوں وہیں واپس چلا جاؤں یا مجھے اس وسیع و عریض زمین میں کہیں نکل جانے دو جی کہ ہم دیکھ لیں کہ لوگوں کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔

محمد حضری کی تحقیق و لیس بصحیح انه عرض عليهم ان یضع يده فی يد يزيد فلم یقبلوا منه تلك العودة۔ اخ ۔ یہ بت صحیح نہیں ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے لٹکر کے سامنے یہ بات رکھ تھی کہ وہ بیعت کیلئے یزید کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کیلئے تیار ہیں مگر ان لوگوں نے آپ کی چیکش قبول نہ کی۔

### ہاتھ میں ہاتھ دینے والی روایت کا تجزیہ:

یہاں سب سے پہلے غور طلب بات یہ ہے کہ کیا سبطر رسول سیدنا حسین ابن ہنبل رضی اللہ عنہما نے اپنی زندگی کے کسی دور میں بھی یزید کی خلافت منعقد ہوئے پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ یہ سب سے پہلا اور اہم سوال ہے (2) سب سے پہلے جب یزید کی ولی عبدی کی تقریب عمل میں آئی تو کیا سبطر رسول سیدنا حسین ابن ہنبل رضی اللہ عنہما نے اس کی ولی عبدی کی بیعت کی (3) اور اسکو درست بتایا (4) پھر جب امیر الشہر باحق والا یقان امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی وفات پر یزید کے عامل مدینہ

ولید بن عقبہ نے آپ سے بیعت کا مطالبہ کیا تو کیا آپ نے اس مطالبہ کو منظور فرمایا۔ (5) کیا آپ نے مدینے طیبہ کو صرف اسی بناء پر خیر بادنیں کہا کہ یزید کے مقرر کردہ عامل مدینہ کی طرف سے اس سلسلہ میں آپ پر ناجائز دباؤ ذلاجا رہا تھا۔

کیونکہ یزید کا خط تھا: اما بعد فتح حسینا و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن الزیر بالبیعة اخذ اشدید الیست فیه رخصة حتی یبايعوا والسلام۔ کیا آپ اسی وجہ سے وہاں سے چل کر حرم مدد میں نہیں آگئے تھے۔ حرم مکہ میں بھی آپ نے یزید کی بیعت پر بھی ایک لمحہ کیلئے بھی اظہار رضامندی کیا تھا جب یہ سات صورتیں سلم ہیں تو پھر اخیر وقت میں سبطر رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت پر کس طرح راضی ہو گئے جبکہ وہ اس بیعت کو بیعت مظلالت بھی سمجھتے ہوں (الفصل فی المل والا هوا والنحل) جس طرح کہ پہلے گذر چکا ہے۔ جبکہ سبط رسول نجباء اور رقبا صحابہ میں ہیں:

مشکوہ الفصل الثالث حدیث اول میں بحوالہ ترمذی روایت موجود ہے کہ عن علی <sup>ؑ</sup> قال  
قال رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم ان لکل نی سبقہ نجباء و رقباء و  
اعطیت انا اربعته عشرۃ قلنامنہم قال انا (علی) و ابنای و جعفر و حمزہ و  
ابوبکر و عمرو و مصعب ابن عمیر و بلال و سلمان و عمار و عبد اللہ بن  
سعود و ابوذر و المقواد نجباء کا معنی برگزیدہ رقباء کی معنی نگران احوال اشعة المدعات میں  
ہے کہ ازیں معلوم می شود کہ دریں چہار دہ بحسب نجابت و رقبات خصوصیتی است کہ در دیگران  
نیست۔

**حضرت حسین صاحب روایت بھی ہیں:**

اخراجہ ابطرانی عن الحسین ابن علی رضی الله عنہما قال قال  
رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور  
على أخيك المسلم - مغفرت کوواجب کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل۔ (2) مسند احمد و سنن  
ابوداؤد میں ایک اور حدیث مرفوعاً حسین <sup>ؑ</sup> سے مردی ہے کہ ان للسائل حق و ان جاء على فرس (رحمۃ  
اللعا لمیں جلد 2 ص 117 الفیصل)۔

یہ بھی ہے کہ تو اپنے سلمان بھائی کو مسروک کر دے یعنی خوش کر دے۔

**کفارۃ الخطایا و موجبات المغفرة لحامد ابراهیم احمد محمد حسین**

کیا بھی سبیر رسول ابن بنت رسول سیدنا حسین رضی اللہ عنہما سے یہ شرائط تسلیم کی جاسکتی ہیں۔

مایکون لفارن نتكلم بہذا سبحانک هذا بهتان عظیم۔

امام غزالی سے منتقل حضرت کا آخری خطبہ:

آپ کا آخری خطبہ جو آپ نے میدان کربلا میں دیا۔ آپ کے موقف کو واضح کرتے ہے۔

امام غزالی ”نَعَلْ فِرَمَا يَهُ اس سے بہت سارے امور کھل کر سامنے آ جاتے ہیں۔

لما نزلَ الْقَوْمُ بِالْحَسِينِ وَالْقَنِ اَنَّهُمْ قَاتَلُوهُ قَامَ فِي اَصْحَابِهِ خَطْبَةً مُحَمَّدَ

الله و اثنی علیہ ثم قال نزل من الامر ماترون (2) - و ان الدنيا قد تغيرت 3 و

تنکرت 4 و ادبر معروفها 5 و انشهرت 6 حتی لم يبق منها الا كصبابة الاناء

7 والاخیس (یلفظ مجھع الزوائد سے صحیح کر کے لکھا گیا احیاء العلوم (احیاء میں لفظ الاجسیں من عیش

ہے)۔ من عیش کا المرعی الوبیل 8 الاترون ان الحق لا يعمل 9 والباطل

لا يشناهی عنه 10 ليغرب المومن فی بقاء الله تعالیٰ 11 و انى لا ارى الموت

السعادة 12 والحياة مع الظالمين الاجرمـاـ نـ 4 صـ 407 طبع مصر

کیوں نہ موت کو سعادت سمجھیں جب اس حال سے کتر حال پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

موت کا اختیار کرنا بہتر فرمایا ہے او اذا كان امراءكم شراركم و اغنياكم بخلاةكم و

اموركم الى نساءكم فبطن الارض خيركم من ظهرها (زجاجہ 4 ص 209 بحوالہ

ترمذی)۔

سینے عتیدہ الہم تا اثاثہ بحوالہ عتیدہ الطحاوی ص 67-68۔ و من احسن القول فی

اصحاب رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم و ازواجہ و ذریاته فقد برئ من

النفاق ذریات میں چار بیٹیاں اور دو اسماط حضرت حسن و حضرت حسین داخل ہیں۔ ایک جگہ پر اس

قیل فرماتے ہیں وحہبهم (اصحاب رسول) دین و ایمان و احسان (اعلیٰ درجہ کی نیکی) و بغضہم کفر

و نفاق و طغیان حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بعض کفر نفاق اور رشی ہے۔

الآخرہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے العقیدہ میں فرمایا ہے ونشهد بالجنة والخير اللعشرة

المبشرۃ و فاطمة و خدیجۃ و عائشۃ و الحسن و الحسین اور ہم جنت اور بہتری کی

کو ای دیتے ہیں۔ عشرہ مبشرہ کے حق میں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وہ دس اصحاب جن کو

آپ نے ایک ہی مجلس میں بہشت کی بشارت دی تھی۔ خلفاء اربعہ سعید سعد طلحہ زیر ابو عبیدہ بن جراح

عبد الرحمن بن عوف اسی طرح ہم فاطمہ اور ام المؤمنین خدیجۃ الکبری و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور

حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کے حنفی میں بھی جنت کی گواہی دیتے ہیں۔ امداد صدقۃ اللہ علیہ شبت المسلمين آمین یا ارحام الرحمین۔  
حسینؑ سے رسول کی محبت:

حدیث اول: عن یعلی بن مرہ انہم خرجوا معاً النبی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم الی طعام دعوا له فاذا حسین یلعب فی السکة قال فتقدم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم امام القوم و بسط یدیه فجعل الغلام یغرهنہ و ہننا یضاحکه النبی ﷺ حتی اخذہ فجعل احدی یدیه تحت ذقنه والاخری فی فاس راسہ فقبلہ وقال حسین منی وانا من حسین احب الله من احب حسینا اخرجہ السجلماسی۔ بحوالہ ابن ماجہ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایک دعوت پر نبی علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہوئے۔ امام حسینؑ ایک گلی میں بھیل رہے تھے۔ آپ نے تمام جماعت سے آگے ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا (تاکہ حضرت حسینؑ کو پکڑیں) پھر اوہرہ بھاگتا رہا نبی علیہ السلام ہنسنے رہے رہا تک کہ حضرت حسین علیہ السلام کو پکڑا۔ ایک ہاتھ نبی علیہ السلام نے ٹھوڑی کے نیچے اور ایک ہاتھ سر کے اوپر رکھ کر حضرت حسینؑ کو بوس دیا اور فرمایا حسینؑ مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں اللہ اس شخص کو محظوظ رکھے جو شخص حضرت حسینؑ سے محبت کرے۔

(2) عن ابی ہریرہ قال ربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یحص لعاب الحسین کا یحص  
الرجل انتر (بحوالہ نور الابصار۔ او) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے سبط سیدنا حسینؑ  
کے من کا لعاب اس طرح چوتے تھے جس طرح کہ آدمی کھجور کو چوتا ہے۔

(3) حضرت زید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدہ طاہرہ فاطمہؓ  
کے گھر کے دروازے کے پاس سے نذرے اور حضرت حسینؑ کے روئے کی آواز سنی تو فرمایا ہیں! اسے  
روئے نہ دیا کرو۔ المعلمی ان بکاء و نیانی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے روئے سے مجھے تکلیف  
ہوتی ہے (بحوالہ تشریف البشر و نور الابصار۔ او)۔ اخراج الحجہما علی بن الحسین بن واقد حدثنا  
ابی حدثنا ابو نابع عن ابی امامہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لنسائیں لا تکواحدنہ ایعنی حسینا۔ ص

-234-

(4) ایک اور حدیث جسے علامہ طحطاوی (شیخ احمد) حاشیہ طحطاوی علیہ مراثی الفلاح میں  
اٹائے ہیں۔ (شیخ احمد طحطاوی سے ہماری سند متصل مسلسل ہے جس طرح کہ علامہ سید محمود اللویؒ سے

ہماری سند متصل مسلسل ہے۔ من خاتم الْمُحَمَّدِ شِينَ از شاہِ محمد اسحاق از سید نعمان آلوی عن علامہ سید محمود آلوی مفسر قرآن صاحب تفسیر روح المعانی اسی طرح من خاتم الْمُحَمَّدِ شِينَ عن علامہ حسین الحسن الطراطیشی شایی آفندی عن عبد القادر الدجافی علیہ السلام عن محمد الحسن والده و شیخ والده محمد بن حسن اللئنی کلاماً عن امیر کثیر ابی عبد اللہ محمد بن محمد عن السید احمد طباطبائی۔ تحت لفظ مابین السرة و منتهی الرکبة الی ان قال و فی لفظ الرجل اشارة الی ان الصبی ليس كذلك قال فی السراج الصغیر جدا لا تكون له عورۃ ولا باء س بالنظر اليها ومسها۔ اب حدیث کے الفاظ دیکھیں۔  
لان النبی ﷺ کان يقبل ذکر الحسن والحسین فی صفرہما و کان ياخز من احدهما ذکرہ و یجرہ والصبی یضحك کذا فی الفتاوی۔ ص 131۔ عورت الرجل کی بحث میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت حسین کریمین چھوٹے تھے آپ ان کے ذکر کو بوسہ دیتے تھے اور ان کے ذکر کو کھینچتے تھے اور پچھے ہستے تھے (حسین کریمین)۔

اختصار کے پیش نظر رک کیا جاتا ہے ورنہ کتب احادیث محبت حسین کریمین سے بھری پڑی

ہیں۔

### حسینؑ بزبان رسول ﷺ:

قتل بعد ذلك زنیم سخت مزانج ہواں کے علاوہ حرامزادہ ہو۔ ترجمہ تھاتوی۔ تفسیر عثمانی میں ہے کہ زنیم کے معنی بعض سلف کے نزدیک والد الزنا اور حرامزادے کے ہیں جس کا فرق نسبت یہ آئیں ہے زل ہوئیں وہ ایسا ہی تھا۔ انھی۔ الاعتبار والتاویل کے تحت اس سے ایک اصول اخذ یا جاسکتا ہے کہ محبوبان الہی (خصوصاً اصحاب کرام اہل بیت نبوی وآل اطہار کا) بے ادب و گستاخ ایسا ہی ہو گا جب تک نطفہ میں فرق نہ ہو بے ادبی اور گستاخی مذکورہ ہستیوں کی نہیں ہو سکتی۔ ولہ شاهد فی الحدیث۔ اخرج ابوالشیخ والدیلمی من لم یعرف حق عترتی و الا نصار و العرب فهو لاحدى ثلاث اما منافق و اما ولد زانية واما امرؤ حملت به امه فی غير طهر۔ یعنی جو شخص میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا اس میں تم نقص میں سے کوئی ایک ضرور ہو گایا ولد الزنا ہو گایا پھر اس کی والدہ حیض میں ہمستری سے حاملہ ہوئی ہو گی۔ او کما قال تفسیر روح المعانی (زنیم) دعی ملحق بقوم ليس منهم كما قال ابن عباس و المراد به ولد الزنا اور حضرت عمر معاشر بھی ہے:

زنیم ليس یعرف من ابوه

بفی الام ذو حسب لئم

نیز روح المعانی میں یہ بھی ہے انماکان هذا اشد المعايب لان الغالب ان النطفة اذا خبث خبث الناشئ منها و من ثم قال صلی الله علیہ وسلم فرخ الزنا (ای ولدہ) لا يدخل الجنة فهو محمل على الغالب فانه في الغالب لخبائة نطفة يكون خبيثا لا خير فيه اصلا فلا يعلم عملا يدخل الجنة - اس تحریر کا خلاصہ و ترجمہ یہ ہے کہ زنہ وہ ہے جو اس قوم سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں۔ اس سے مراد والد الزنا ہے جیسا کہ شعر ہے کہ زنہ دد ہے جس کا باب نہ معلوم ہو یہ لفظ زنہ سخت عیب ہے اثلب یہی ہے کہ نطفہ پلید ہو تو افعال بھی پلید ہی ہوتے ہیں اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ والد الزنا بہشت میں داخل نہ ہو گا یہ غالب پر محول ہے غالباً جس کا نطفہ خبیث ہو خود بھی خبیث ہوتا ہے اس میں اچھائی عنوان نہیں ہوتی۔ اس لیے عموماً و بہشتیوں والے عمل نہیں کرتا۔ نیز جب حرامی اور ولد الزنا ہو گا اس کا فرکی طرح تو اس کے افعال میں بھی تو مشترک ہو گا وہ بے گتائی۔ درحق خاصمان و محبوبان خدا تو من عادی لی ولیا فقد اذنته للحرب و فی روایة ابن عمر من عادی لی ولیا فقد بارز الله بالمحاربة الحديث فتاوى الحدیثیہ میں ہے ویکفی فی عقوبة المنکر علی الاولیاء قوله صلی الله علیہ وسلم فی الحديث من عادی لی ولیا فقد اذنته للحرب ای اعلمنتہ انى محارب له و من حارب الله لا يفلح ابدا وقد قال العلماء لم يحارب الله عاصيا الا المنکر علی اولیاء الله و آكل الربا و كل منها يخشى عليه خشية قريبة جدا من سوء الخاتمة ولا يحارب الله تعالى الا کافر اقل عقوبة المنکر الصالحين ان یحرم برکتهم قالوا اویخشی علیہ سوء الخاتمه - اخ - مکرین اولیاء کیلئے وہی عذاب کافی ہے جو صحیح حدیث قدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مردی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں یعنی میں نے اسے بتا دیا ہے کہ میں اس سے جنگ کروں گا جس نے خدا سے جنگ کی وہ کبھی نجات نہ پایا گا اور علماء امت نے کہا ہے کہ میں کو ایک مکر اولیاء اور دوسرا سود خور اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق خطرہ ہے کہ ایمان ضائع کر کے مرے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ تو کافر کرتا ہے اور بہت کم عذاب مکرین اولیاء کیلئے یہ ہے کہ ان کی برکت سے محروم ہیں اور سوء خاتمه کا خوف ہے۔ ص 90-91 دلائل السلوك۔

**تھیث :** عن زہیر بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفا طمہ و الحسن و الحسین انا حریب لمن حاربھم و سلم لمن سلم کم الاحمد انا حریب لمن حاربھم و سلم لمن سلمتم۔ ترمذی۔ نبی کریم ﷺ نے

ان چار اشخاص کیسے فرمایا ہے کہ جوان سے جنگ کرے گا میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور جوان سے مصالحت کرے گا میں اس سے مصالحت کروں گا۔ فتاویٰ حدیثیہ کی بات اس حدیث سے سمجھ آجکل ہو گئی و مار میت اذ رمیت ولكن الله رمی۔ ان الذين يبايعونك انما يبايعون الذين الله فوق ایدیهم۔

**حدیث:** قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ريحانتاي من الدنيا - حسین کریمین میرے دنیا میں دو پھول ہیں 3۔ عن العیز اربن حدیث قال بينما عمر و بن العاص فی ظلل الكعبة اذ رأى الحسين مقبلاً فقال هذا احباب اهل الارض الى اهل السماء اليوم قال الحکیم القیفیز هذا الموقوف فی حکم المرفوع - حضرت عمرو بن العاص کے سارے میں بیٹھے تھے کہ حضرت حسین تشریف لائے جب عمر بن العاص نے انہیں آتے دیکھا تو فرمایا کہ احل زمین میں سے اس وقت احل السماء کو یہی شخص بہت زیادہ محظوظ ہے (4) - عن جعفر بن محمد عن ابیه انه قال ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بايع الحسن والحسین و عبد الله بن عباس و عبد الله بن جعفر و هم صفار لم یبلغوا و الم يبايع صغيرا الا مذا کسی چھوٹی بچے کی بیعت نبی علیہ السلام نے نہیں لی مگر ان چار پھولوں کی حسین کریمین و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن جعفر - (5) عن ابی هریرہ قال رئیت النبی صلی الله علیہ واله وسلم وقد اخذ بید الحسین بن علی و قد وضع قدم الحسین علی ظهر قدمیہ و هو يقول ترق عین بقة ترق عین بقة - حضرت حسین کا ہاتھ نبی اکرم ﷺ پر کڑے ہوئے اور حضرت حسین کے قدم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر تھے آپ انہیں نہایت پیار سے فرمائے تھے چہ جا و عین بقة - حسین بقة - (6) نبی علیہ السلام کی ذعا - قال رسول ﷺ احب الله من احباب حسیننا حسین سبط من الاسباط - اللہ تعالیٰ محظوظ رکھے اس شخص کو جو حضرت حسین سبط رسول اکن بتوں گو محظوظ رکھے حسین تو اس باط میں سے سبط ہے - والا سبط کا لفظ پہلے پیارے کے آخری رکوع میں بھی آیا ہے۔ شاید آپ ان سے ہی مشابہت فرمائے ہوں۔

**حدیث 7:** حضرت سیدنا حسین اہل بہشت سے ہیں جو زمین پر مل رہے ہیں۔ عن جابر انہ قال من سره ان یمنظر الی رجل من اهل الجنة فلیننظر الی الحسین بن علی فانی سمعت رسول صلی الله علیہ واله وسلم یقوله۔

**حدیث (8):** حسین کریمین میرے دنیا میں ہیں۔ عن اسامة بن زید قال طرفت

النبي ﷺ ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه واله وسلم وهو مشتمل على شيء لا ادرى ما هوا علمًا فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه قال فكشفه فإذا حسن و حسين عليهم السلام على وركيه فقال هذا ابني و ابنا ابنتي اللهم اني احبهما و احبهما و احب من يحبهما سأتحمّل عما يحيى فرمادي كحسين كريمين كجدهم محظوظ ركع اللهم تعالي اسے محظوظ رکھ۔

**الحديث (9) :** عن جابر بن عبد الله قال رئيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقة القصواء يغطب فسمعته يقول يا ايها الناس انسى قد تركت فيكم ما ان آخذتم به ان تضلو كتاب الله و عترتي اهل بيتي وفي رواية اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلو بعدى احد هما اعظم من الاخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض و عترتي اهل بيتي ولن يتفرقوا حتى يردا على الحوض فانظروا اكيف تخلفونى فيهما۔ اس حدیث کاذکر پہلے گذر چکا ہے۔

**الحديث (10) :** وروى احمد من احبنى و احب هذين يعني حسنا وحسينا ورباهما و امهما كان معى في درجتى يوم القيمة ورواه الترمذى بلفظ كان معى في الجنة تشرع ليس المراد بالمعية هنا المعية من حيث المقام بل من جهة رفع الحجاب نظير ما في قوله فاؤلئك مع الذين انعم الله عليهم من النبىين و الصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا۔ ترجمة خلاصه یہ کہ جو شخص حسین کریم سے اور ان کے والدین سے اور نبی علیہ السلام سے محبت کرے گانی علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں ہو گا۔ اس جگہ مقام نبوت میں معیت نبی موسیٰ مراد نبی بلکہ نبی علیہ السلام سے لیکر محبت الحسن والحسین تک تجابت اتفاہ دیئے جائیں گے۔

**الحديث (11) :** اخرج الترمذى عن انس "قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين - اهل بيته میں سب سے زیادہ محظوظ مجھے حسین کریمین ہیں۔

**الحديث (12) :** عن عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول كل صهر او سبب او نسب ينقطع يوم القيمة الا صهرى و سببى و نسبى وفي رواية ان عمر صعد المنبر - اني سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كل حسب و نسب و سبب و صهر ينقطع يوم القيمة الا حسبي و

نسبی و سببی و صہری تشریع علم من الاحادیث السابقة اتجاء قول صاحب التلخیص من اصحابنا من خصائصه صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اولاد بناته ینسبون الیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و اولاد بنات غیرہ لا ینسبون الی جدهم - و من فوائد ذالک ایضاً انه یجوز ان یقال للحسین ابنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وهو اب لهما اتفاقاً (کما ورد فی حدیث الثامن ولا یجري فیہ قول الضعیف لانه لا یجوز ان یقال له صلی اللہ علیہ والہ وسلم اب المؤمنین - اخ).

ایک سوال اور اس کا جواب علی الاصح فقوله تعالیٰ ما كان محمد ابا احمد من رجلكم ولكن الرسول اللہ - اخ - انما سبق لانقطاع حکم اینہی لامعن هذلاطلاق - وازویہ امحا ھم - سے بھی تو مدلول ہے کہ نبی علیہ السلام امت کے بارے ہیں صحیح نہیں - ابھی ابو المؤمنین نہیں فرمایا گیا بلکہ اولی بالمؤمنین من افسحهم یعنی احق بالمؤمنین من افسحهم ہے - والمراد بانہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابو المؤمنین فی الاحترام و الاکرام -

خلاصہ بحث حدیث یہ کہ حسین کریمین ابن رسول ہیں اور ان سے ہی اولاد نبی چلی ہے اس کیلئے آخری باب میں خواجہ محمد پارس احمد نقشبندی کی کتاب فصل الخطاب کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

**ایتھے التعارض :** حدیث سید اشباب اہل الجنة اور بہت سی حدیثیں جو شہادت حسینؑ سے تعلق رکھتی ہیں ان کو عملدا چھوڑ دیا ہے کہ ان کا کچھ نہ کچھ ذکر حصہ اول میں گذر چکا ہے اس طرح اس باب کو اسی پر بند کیا جاتا ہے ورنہ احادیث درshan حسین کریمین بہت زیادہ ہیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسین کریمین کا محبت بنائے کیونکہ۔

**تصحیث (13) :** اخرج ابن سعد عن علیؑ اخیر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اول من یدخل الجنة انا و فاطمه والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فمحبونا من ورائکم اس حدیث کے معارض ہے وہ حدیث جس میں ہے اول ابو بکر مجہشت میں داخل ہوئے اما انک یا اب ابکر اول من یدخل الجنة من امتنی تطابق بین الحدیثین یہ ہے کہ نبی علیہ السلام اور ابو بکر و نبی اکٹھے آگے چلیں گے اور مذکورہ حضرات ان کے یچھے چھیسے کہ حدیث میں ہے لعلیؑ اما ترضی ان تكون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنة انا و انت والحسن والحسین و ازواجنا عن ایماننا و شمائنا و ذریتنا خلاف ازواجنا - فضائل حسینؑ میں احادیث اس کثرت سے ہیں کہ جس حدیث کو

دیکھا جائے دل کہتا ہے کہ یہی فضیلت تو قابل ذکر ہے مگر یہ مختصر کتاب اس بات کی حامل نہیں۔ یہ ایک دعوت ہے اہل ایمان واولو الابصار اہل فہم و اہل محبت کیلئے کہ فضائل حسین تماش کریں۔ مسئلہ سمجھنے کی حد تک تو تیرہ احادیث کچھ کم نہیں اس باب سے پہلے بھی تو احادیث ان کے بارے میں لذر چکل ہیں۔

### سلسلة الذهب

میرے نزدیک یہی توهہ عقیٰ ہے نصیر  
حب اصحاب نبی حرمت اولاد ہتوں  
قال الشیخ الدرخواستی

من مدحی حب النبی والہ ولناس فی ما یحثون ما یهرب

کوثر النبی میں ہے مسئلہ سلسلہ الذهب فی هذا الباب روایة اہل البیت بعضهم عن بعض۔ سلسلۃ الذهب سنڈ کی بہک اعلیٰ قسم ہے جس میں اہل بیت صرف اہل بیت سے روایت کرتے ہیں۔ وذکر الحسن بن الجزر ہی 899ھ فی الصواعق۔ ص 205۔

ان الامام علی بن موسی الرضا دخل نیسا پور علیہ مظلته لا یرى  
وزراء هافتعرض لها الحافظان ابوذر رعی رازی و محمد بن اسلم مع من لا یحصنی  
من طلبة العلم فتضرس عالیه لان یکشف لهم وجہه و یروی لهم حدیثا عن ابیه  
فاستوقف ابغة و کشف المظلة والناس بين صارخ وباك و متفرغ في التراب  
فاستنصرتهم العلماء فقال سلسلة الذهب. حدثنا ابی موسی الكاظم عن ابیه  
جعفر صادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن  
ابیه علی بن ابیطالب قال حدثنا حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی اللہ  
علیه وآلہ وسلم قال حدثنی جبرائیل علیه السلام قال سمعت رب العزت  
سبحانه و تعالیٰ یقول لا لله الا لله حصنی فمن قالها دخل حصنی و من دخل  
حصنی امن من عذابی و فی روایة الایمان معرفته بالقلب و اقرار باللسان و  
عمل بالارکان۔ ولعلهما و اقتutan ثم ارخى الستر و مضى فعد من یكتب فانا نافروا  
على عشرين الفا۔ امام علی الرضا نیشاپور میں جب داخل ہوئے ان پر سایہ کرنے کیلئے انظام ان  
کوکوئی نہ دیکھ سکتا تھا ان کے دو محافظ بھی تھے ابوذر رعی رازی اور محمد بن اسلم طوسی اور ان گنت ہے

شمار طالب حدیث۔ انہوں نے الحاج کے ساتھ الحاج کی کوہ اپنا چہرہ بھی ظاہر فرمائویں اور اپنے آباء کے سلسلہ سند سے روایت بھی فرمائویں تو آپ نے سواری روکی اور مظلوم اتحادیا لوگ چینیں اور دھاڑیں مار مار کر رورہے تھے بعض مٹی میں لوث رہے تھے علماء کرام نے اعلان کیا کہ یا معاشر الناس انصوا اے لوگو خاموش ہو جاؤ۔ لوگ خاموش ہو گئے اور پھر لوگوں نے حدیث لکھی تو آپ نے اپنے والد موسیٰ کاظم سے انہوں نے اپنے والد جعفر صادق سے انہوں نے اپنے والد محمد باقر سے انہوں نے اپنے والد علی ابن الحسین زین العابدین سے انہوں نے اپنے والد حضرت سیدنا الحسینؑ انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا مجھے حدیث بیان فرمائی۔ مجھے میرے حبیبؑ نے جو میری آنکھوں کی تختذک ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہوں نے جبریلؑ امین سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سُن۔ فرماتے تھے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جس شخص نے اسے (خلصانہ) پڑھا میرے قلعہ میں داخل ہو گیا جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے (بالنجام) ماسون ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایمان کلمہ طیبہ کی معرفت قلبی اور اقرار لسانی اور جو ارجح سے عمل کرنے کا نام ہے۔ یہ دو واقعہ ہیں پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور چل پڑے۔ یہ احادیث لکھنے والے شمار کیئے گئے تو کچھ اور پہیں ہزار افراد تھے۔

### فضیلت سلسلۃ الذہب:

قال احمد (بن حنبل) لو قرأت هذه الأستاذ على مجئون لبرى من جنة امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کا اگر یہ سلسلہ اسماء مجئون پڑھنے جائیں تو وہ جنوں سے شفایا ب ہو جائیگا۔

### حافظ سمعانی کا سلسلہ ذہب:

سئلہ صاحب کوڑا تبی فرماتے ہیں اکثر ما وجد فی هذا الباب اربعۃ عشر رجلاً وهو ما اخرجه الحافظ السمعانی فرماتے سلسلۃ الذہب میں زیادہ تماً چودہ آدمیوں کے ملے ہیں (یہ ان کی تحقیق ہے) جنہیں حافظ (عبدالکریم سمعانی نے اپنے کتاب الانساب میں) ذکر کیا ہے۔

قال اخیرنا ابوالشحاع عمر و بن ابی الحسن و ابوبکر محمد بن علی بن یاسر الجنانی قالاً. حدثنا السيد ابو محمد الحسین بن علی قال حدثني والدى ابوالحسن علی بن ابی طالب و قال حدثني ابوطالب الحسن بن عبیدالله قال حدثني محمد بن عبیدالله قال حدثني عبیدالله بن علی قال حدثني علی بن الحسن قال حدثني الحسن بن الحسین قال حدثني الحسین

بن جعفر قال حدثني الجعفر الحجة قال حدثني عبيد الله قال حدثني الحسين الاصغر قال حدثني على بن الحسين بن على عن أبيه عن جده قال  
قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ليس الخبر  
کالمعاينہ یہ حافظ سمعانی کا سلسلہ الذهب ہے جس میں پورہ پندرہ اسماء ہیں۔  
ہمارے اُستاذ سیدنا حسینؑ:

لیکن ہمارے سلسلہ اسناد میں 22 آدمیوں کے نام ہیں اس سے زیادہ اسمیں معلوم نہیں ہو  
سکے۔ قال الفقیر ولی اللہ عفی عنہ بواسطتين عن زین العابدین عن أبيه  
عبدال قادر عن جده محبی عن جده المحب عن عم أبيه ابی الیمن عن أبيه  
شهاب احمد عن أبيه رضی الدین عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن  
والدہ ابی الحسن عن والدہ ابی طالب عن ابی علی عن والدہ محمد راہد عن  
والدہ ابی علی عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن  
والدہ جعفر عن ابیه عبد الله عن ابیه زین العابدین عن ابیه الامام الحسین  
عن ابیه علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال قال رسول الله صلى  
الله علیہ واله وسلم ليس الخبر کالمعاينہ و به قال الأربعون حدیثا۔ خلاصہ کام  
یہ ہے کہ سلسلہ الذهب کے باقی مبانی سیدنا حسینؑ ہیں۔

هولا، آبائی مجیئوا بمتلهم اذا جمعتمهم يا جریر المجامع

ہمارے پیر و مرشد سیدنا حسینؑ:

وجنید بغدادی صاحب خالہ السری السقطی صاحب معروف الكرخی  
شیوخاً كثیرین اجلهم اثنان احدھما الامام علی بن موسی الرضا صاحب اباہ  
الامام موسی الكاظم صاحب اباہ الامام الجعفر بن الصادق صاحب اباہ الامام  
محمد بن الباقر صاحب الامام زین العابدین صاحب الامام الحسین صاحب اباہ  
امیر المؤمنین علی ب ابی طالب صاحب سید و مسلم۔ الخ۔ وقال فی اخر القول  
فهذه سلسلة الصحابة لا شك فی صحتها و اتصالها.

وضاحت مع التبیہ:

ثانیہ ما دا ظود الطائی صاحب فضیلا و حبیب ن العجمی و ذالنون صاحبو  
اشیوخاً كثیرین من التابعین و تبعهم اجلهم الحسن البصری صاحب هؤلاء

اصحاب البنی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہم انس خادم رسول ﷺ و حافظ سنہ فھذہ سلسلة الصحابة لا شک فی صحتها و اتصالها۔

اس تحریر کا مقصد یہ وضاحت کرنا ہے کہ معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤڈ طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذولون مصری کی صحبت میں رہے۔ بزرگ تران میں سے حسن بصری ہیں اور یتیابعین اور اصحاب کبار جن میں سے انس بن مالک بھی ہیں۔

مقصد یہ کہ حضرت حسن بصریؓ کی ملاقات حضرت علیؓ سے ثابت ہے۔ جس کو حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت لائیک فی صححها و اتصالها ظاہر کر رہی ہے۔ مزید برآں الاغتابہ فی سلاسل اولیاء میں ہے والحسن البصری ینسب الی سیدنا علیؓ عند اہل السلوك قاطبة و ان کان اهل الحديث لا یثبتون ذالک (اقول) اہل حدیث کے نزد یہکی بھی ملاقات اور روایت بالاتفاق ثابت ہے ہاں صحبت طویلہ کی بالاتفاق فی ہے تہذیب التہذیب کے حوالہ سے قال ابن سعد ولد سنتین بقایا من خلاقت عمر و فشاء بوادی الصرمی و کان فصیحا رائی علیا یعنی حضرت کوہیکھا ہے دوسرا حوالہ عن عثمان و علی اور عثمان اور علی سے روایت کی ہے اس سے پہلے ان بزرگوں کے نام ہیں جن سے روایت کرتے ہیں مگر ملاقات ثابت نہیں اور دوسرے نمبر پر ان کے نام ہیں جن سے روایت کی مگر مسامع نہیں گویا رسول ہوئی۔ تیسرا نمبر پر یہی جملہ ہے وعْن عثمان و علی سے روایت کی۔ اگر زیاد و تفصیل دیکھنی ہو تو دلائل السلوك میں ملاحظہ فرمائیں۔

دکش احادیث مرویہ عن علیؓ

اس سے پہلے یونس بن عبید نے سالت الحسن قلت ابی سعید انک تقول قال رسول الله صلی اللہ علیہ والہ وسلم و انک لم تدركه قال یا ابنی اخی۔

انی فی زمان کساتری و کان فی رمن الحجاج کلی شئ سمعتني اقول قال رسول اللہ ﷺ فہو عن علیؓ ابین ابی طالب سالت الحسن قلت ابا سعید انک تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و انک لم تدركه قال یا ابین اخی فیر انی فی زمان لا استطیع ان انکر علیا قال حافظ جمال الدین العزی فی التہذیب انه ای الحسن حضر یوم الدارولہ اربعۃ عشرۃ سنۃ و من المعلوم انه من حین بلغ سبع سنین امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة و يصلی خلف عثمان الی ان قتل عثمان و علی اذ ذالک بالمدینۃ فانہ لم یخرج منها الی کوفۃ الا بعد قتل عثمان فكيف یستنکر سماعہ منه و هو کل یوم یجتمع به فی

المسجد خمس مرات من حين الى ابلغ اربع عشرة سنة و زيادة على ذلك ان علياً كان يزور امهات المؤمنين و منها ام سلمة و الحسن في بيتهما هوامه .  
یہ تجزیہ حافظ جمال الدین مزید کا ہے اور خوب ہے : حافظ جمال الدین نے تبذیب میں فرمایا ہے کہ امام حسن بصریؑ محاصرہ عثمانؑ کے وقت چودہ سال کے تھے اور یہ سلم ہے کہ جب وہ سالت سال کے ہوئے تو انہیں نماز کا حکم دیا گیا اور حضرت حسن بصریؑ جماعت میں حاضر ہوتے تھے حضرت عثمانؑ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمانؑ شہید ہو گئے اور حضرت علیؑ کے پیچھے بھی نماز پڑھتے رہے جب تک وہ مدینہ منورہ میں رہے اور شہادت حضرت عثمانؑ کے بعد حضرت علیؑ اوف میں گئے پھر حضرت علیؑ الرضاؑ سے سماع حسن بصریؑ کا انکار کیے کیا جاسکتا ہے (نیز سماع کے علاوہ لقاء جسمانی کا بھی تو انکار کیا جاتا ہے واسفا) حالانکہ حضرت امام حسن بصریؑ حضرت علیؑ الرضاؑ کے ساتھ پانچ وقت نماز پڑھتے تھے یہ معمول سن تیز بھی چودہ سال تک رہا۔

(2) یہ کہ حضرت علیؑ الرضاؑ امهات المؤمنین کی زیارت کیلئے (بھی) جاتے تھے اور ان میں ایک ام المؤمنین ام سلمة بھی تھیں اور ام المؤمنین حضرت ام سلمة کے گمراہ امام حسن بن علی و الده رہتے تھے کیوں کہ وجہہ راش الشانی ان الحسن ولد للستینین یبقین من خلافة سیدنا عمر بااتفاق و كانت امة خيرة مولاۃ ام سلمة فكانت ام المؤمنین ام سلمة رضي الله عنها تخرجه الى الصحابة يباركون عليه و اخرجته الى عمر فد عالهم اللهم فقه في الدين و حبيبه الى الناس - حضرت حسن کی والدہ خیرہ ام المؤمنین کی باندی تھیں آپ انہیں صحابہ کرام کے پاس بھیجا کرتی تھیں تاکہ ذعا برکت حاصل کریں - حضرت عمرؓ کے پاس بھی بھیجا تھا آپ نے ان کے حق میں ذعا فرمائی - اللهم فقه في الدين و حبيبه الى الناس - سوال یہ ہے کہ کیا ام سلمة حضرت علیؑ سے ناراض تھیں یا حضرت علیؑ دور تھے کہ ان کے پاس حضرت حسن کو نہ بھیجا تھا؟ یہ تمام عبارت حاوی للغطاوی للسیوطی کی ہیں۔

### احادیث عشرہ

- (1) حدثنا يونس عن الحسن عن علی قال سمعت رسول الله ﷺ رفع القلم عن ثلاثة.
- (2) عن قتادة عن الحسن عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ و آله و اصحابہ وسلم افطر الحاجم و المحجوم.
- (3) حدثنا العوف عن الحسن عن علی ان النبی ﷺ قال لعلی

- يا على قد جعلنا اليك هذه السبعة بين الناس دارقطنى.
- (4) : عن الحسين عن علي قال الخلية والبرية والبتة والبائن والحرام ثلاث لا تحل له حتى تنكح زوج غيره.
- (5) : عن الحسن قال قال على ان وسع الله عليكم فاجعلوه صاما من برو غيره يعني زكوة الفطر دارقطنى.
- (6) : عن الحسن بن علي قال ليس في مس الذكر وضوء رواه الطحاوي.
- (7) : عن الحسن عن علي قال طوبى لكل عبد شومنه عرف الناس ولم يعفره الناس . أخليه
- عن الحسن عن علي كفنت النبي في قميص أبيض و ثوبى حبرة
- (8) : قال الحافظ ابن حجر وقع في مسند أبي يعلى يقول اي
- (9) : الحسن سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مثل امتي كمثل المطر.
- (10) : عن الحسن قال شهدت عليا بالمدينة و سمع صوتاً فقال ما هذا قالوا قتل عثمان قال اللهم اشهد اني لم ارض .  
يرى سب احاديث علامہ سیوطی نے الحاوی للحقاوي میں ہیان فرمائی ہیں۔ جو لوگ لقاء حسن بصری حضرت علی کے ساتھیں مانتے تو اُنکے عاصب کے اور پچھئیں۔ اللهم اهدہم۔  
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ:
- فهذه سلسلة الصحابة لا شك في صحتها و اتصالها بالدلائل ثابت ہوگیا  
فلله الحمد۔

مدحت حسین از امام شافعی:

يَا أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ حَكْمٌ  
فِرْضٌ مِّنْ اللَّهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْزَلَهُ  
يَكْفِيكُمْ مِّنْ عَظِيمٍ الْقُدْرَةِ أَكْمَمْ  
مِنْ لَمْ يَصُلْ عَلَيْكُمْ لَا صُلُوْجَ لَهُ

(2)

لما ریت الناس قد ذہبت بهم  
ذما حسوم فی البحر لئی و الجھل  
رکت علی اسم اللہ فی سفن البحار  
و هم اهل بیت المصطفی خاتم الرسل  
وا مسکت جبل اللہ و ہم و لاصم  
کما قد امرنا با التمسک بالجبل

ترجمہ: اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ والو سلم اللہ تعالیٰ نے تمہاری محبت کو فرض قرار دیا ہے اس قرآن میں جس کو اس نے نازل کیا ہے تمہاری عظمت و شان کیلئے بھی کافی ہے کہ جس نے تم پر درود شریف تھیں پڑھا اس کی نماز قبول ہیں۔

ترجمہ: اور جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جیسا کہ ان لوگوں کی روشنی میں رہ رہے ہیں جو ہاکت اور جہالت کے سندروں میں غرق ہیں۔ تو میں اللہ کا نام لیکر نبات کے سینتوں میں سوار ہو گیا اور وہ نبات کے سینے خاتم الرسل حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت ہیں۔ اور میں نے اللہ کی رسی کو تھام لیا اور وہ ان کی محبت ہے جیسا کہ ہمیں اس رسی کو مضمونی سے تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فی القاتر ذکر الحسین بحکوم البرکۃ والشفاء ہے الطاہر:

محمد رسول اللہ ﷺ

الحسین و

علی الحسین فاطمہ زادہ

ابوطالب عبد الدّمیط

عبد المطلب

فَانِ العاشقُ الْهَالِمُ الْمَهْجُورُ اذَا فَقَدَ الْوَصَالِ يَتَسَلَّى بِذِكْرِ الدَّارِ وَالخَالِ  
وَيَتَعَلَّلُ بِوَصْفِ الْجَمَالِ وَتَذَكَّرُ الْخَصَالُ۔ کیونکہ عاشِ سرگشته و محبور جب محروم الوصال  
ہونا ہے تو منزل محبوب یا خط و خال ہی کو یاد کر کے اپنے ول کو سمجھاتا ہے اور محبوب کے بھال اور  
او صاف کا بیان و تذکرہ کر کے اپنائی بہلاتا ہے۔

ولد الحسین بن علی لحسن لیمال خلون من شعبان سنة اربع من  
الهجرة - 5 شعبان کو 4ھ میں حضرت حسین پیدا ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والو سلم کی خدمت  
میں ہست۔ و دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والو سلم فی خرفة بیضاء۔ حضور

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں سفید کپڑے میں لپیٹ کر بھیج دیئے گئے۔ فاذن رسول ﷺ فی یمناہ و اقام فی یسراہ۔ حضور اکرم ﷺ نے بذات خود اٹھنے کا ان میں اذان اور باعث میں کان میں تکبیر (اتمامت) کی۔ وحنکہ و قفل فی فیہ و دعالہ۔ حضور ﷺ نے خود بھی پالی اور لعب دھن حسینؑ کے منہ میں دیا اور دھن بھی فرمائی۔ و طلبی راسہ بالخلوق۔ خوشبوتے حضرت حسینؑ کے سر مبارک کو بسا یا۔ و دفعہ الیامہ۔ اور انہیں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ سے فحلقت راسہ و تصدقت بذنة شعرہ فضة۔ حضرت حسینؑ کا سر موئذ اور بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔ و سماہ اور ان کا نام رکھا۔ و عق عنہ۔ اور ان کا عقیقتہ فرمایا۔ یوم سابعہ بکبیشین امتحین۔ ساتویں امتحنہ و مینڈھوں سے۔ و اعطی القابلۃ الفخذ۔ والی کو ایک ران مینڈھی کی دی۔ ثم ختنہ پھر ختم فرمایا۔

### حسینؑ کا مقام قیامت کے دن:

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم انی و ایاک ای فاطمہ و هذین۔ یعنی الحسن و الحسین و هذا الرأی یعنی علیا فی مکان و احادیوم القيمة۔

### حسینؑ محبوب رسول ﷺ:

عن انس بن مالک قال سئل رسول الله ﷺ ای اهل البيت احبابك قال الحسن والحسین فكان يقول لفاطمة ادعی لى ابنتی فیشهمما و یضمهمما لیه۔

### محبت حسینؑ محبت رسول ہے:

عن ابی هریرة قال قال رسول ﷺ من احب الحسن والحسین فقد احببنا و من ابغضهما فقد ابغضنا ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واجعله ذخرا و فرطا من سكرات الموت حتى تدخلنی الجنة امين برحمتك يا الرحمن۔

### سید الشهداء حسینؑ

حضرت جابر رضی ائمہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سید الشهداء حمزہ بن عبد المطلب و رجل قام الی امام جائز فامرہ و نہاہ فقط۔ السران الحمیر ص 321 ج 2۔ متدارک ج 2 ص 195۔ ش۔ او م 43-144۔ سید الشهداء سیدنا حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور وہ شخص جو ظالم امیر کے خلاف کھڑا ہو گا اور اس کی نیکی کا حکم دیگا اور برائی سے منع کر دیگا۔ پس وہ (اس جرم کی وجہ سے) اسے قتل کر دیگا۔

حسین ابن علیؑ نے کی ہے قائم اک مثال ایسی  
کہ تقیدِ اس کی تقدیرِ حیات جاودائی ہے  
راس الحسین جنتِ البقیع میں اور بدن بکر بلا میں:

قال ابن تیمیہ فی کتابہ (راس الحسین) و قد دفن بدن سیدنا الحسینؑ فی مصر عہ بکر بلا و لم نیبیش ولم یمثّل به فلم یکونوا لید عوفہ عنہم بالمدینۃ المنورہ عند عمه و امه و اخیه و قریباً من جده و یدفنون بالشام ثم قال والقبة التی علی العباس بالبقیع یقال ان فیها مع العباس الحسن و علی بن الحسین و ابا جعفر محمد بن علی و جعفر بن محمد و یقال ان سیدہ فاطمةؑ تحت الحائط او قریباً من ذالک و ان راس الحسینؑ هنارک ایضاً و ذکر ابن کثیر ان محمد بن سعد روزی ان یزید بعث براس الحسین الى عمر بن سعد نائب المدینۃ فدفنه عند امہؑ بالبقیع -

ترجمہ: ابن تیمیہ راس الحسین کتاب میں لکھتے ہیں کہ آپ کا جسم اطہر اپنے مقتل میں کربلا کے اندر مدفون ہے اسے مدینہ نہ جانے دیا گیا البتہ قبر مبارک سے نکالا بھی نہیں گیا۔ مثلہ بھی نہیں کیا گیا اور قبل حضرت عباسؑ والاس میں حضرت حسنؑ، حضرت زین العابدین اور حضرت باقر اور جعفر صادقؑ مدفون ہیں اور بی بی فاطمہ اس قبر کی دیوار کے نیچے یا قریب مدفون ہیں اور ابن کثیر کی تحقیق کے مطابق محمد بن سعد کی روایت ہے کہ یزید نے سیدنا حسینؑ کا سرتائب مدینہ عمر و بن سعد کے پاس نہیں دیا تھا۔ اس نے سیدنا حسینؑ کے سر مبارک کو ان کی والدہ کے قریب دفن کر دیا تھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علينا انک انت التواب الرحيم۔ اللهم بارک لی فی الموت و فیما بعد الموت اللهم اغفر لی قبل الموت و رحمنی عند الموت ولا تعذب بعد الموت و حاسبنی حساباً یسیر۔ و حصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد والہ واصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اتباعہ اجمعین۔

## مقام پیرزیل

(والله المعین وعلیہ التکلان)

اے اللہ!

مجھے۔ میرے دل۔ میرے دماغ۔ میرے ہاتھ اور میرے قلم کو غلطی۔ لفڑی۔ نہ سائیت اور تعصباً سے محفوظ فرم اور حق لکھنے میں میری مدد فرم۔ اگر سہوا کو غلطی بوجائے۔ تو اے اللہ اپنی ذات و صفات اور مقام علیاً و باعظمت کے طفیل معاف فرم۔ ان اریاء الاصلاح ما محظعت و ما توفیق الالہ اللہ۔

### لعنت کرنے کی ممانعت (احادیث کی روشنی میں)

عن ثابت بن ضحک <sup>رض</sup> و كان من أصحاب الشجرة قال قال رسول الله ﷺ  
لعن المومن كقتله (۱) عن أبي درداء <sup>رض</sup> قال قال رسول الله ﷺ لا يكون للعنون شفاعة ولا شهدا يوم أقيامه (۲) عن سمرة بن جندب <sup>رض</sup> قال قال رسول الله ﷺ لا تلعن أهل بيته لا تلعنوا بلعنته اللهو ولا بغضبه ولا بالنار (۳) عن أبي درداء <sup>رض</sup>  
قال قال رسول الله ﷺ لا يلعن العبد أذى العنون شيئاً فتصعد اللعنة إلى السماء  
فتغلق أبواب السماء دونها ثم تهبط إلى الأرض فتغلق أبوابها دونها تأخذ  
يعيننا وشمالاً فان لم تجد مساغاً رجعت إلى الذي يعن فان كان اهلاً لذاك  
والراجعت إلى قائلها (۴) عن ابن عباس <sup>رض</sup> أن النبي ﷺ قال من لعن شيئاً  
ليس له باهله رجعته اللعنة عليه هذا حديث صحيح كلها من كتاب الأذكار  
للنووى (ص ۳۲۸-۳۲۷)

ترجمہ۔ مومن پر لعنت کرنا گویا اسے قتل کرتا ہے۔ (۱) لعنت کرنے والے، قیامت کے دن نہ تو  
شفاعت کرنے والے ہونگے نہ گواہ۔ قرآن مجید میں ہے لکونوا على الناس شهداء۔ اور وجہاً من کل  
امتہ شہید۔ (۲) اللہ کی لعنت نہ کیا کرو اور نہ اللہ کا غضب اور نہ کسی کو جہنم کی بدعا دیا کرو۔ (۳)  
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ لعنت کرتا ہے کسی شے پر تو آسمان کے دروازے اسکے  
لیے بند کر دئے جاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ فوراً آسمان پر جاتی ہے۔ پھر زمین پر لوٹی ہے۔ تو زمین کے  
دروازے بھی بند کر دئے جاتے ہیں۔ پھر داہس بائیں پھرتی ہے۔ جب اپنے جانے کا راستہ نہیں پائی  
تو اس پر لوٹی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو لعنت کرنے والے پر لعنت واقع ہو

جائی ہے۔ (یہی مفہوم حدیث ۵ کا بھی ہے)۔

فَقَدْ حَكَلَ وَسَيَّ لَعْنَتَ كُرَّنَا إِيَّا بَيْ كَارِغَلْ ہے جسکا کوئی ثواب نہیں گرچہ فرعون یا ابو جبل حتیٰ کہ شیطان پر بھی کی جائے۔ نبی علیہ السلام کا حکم "منْ حَسْنَ اسْلَامَ الْمُرْءَ تَرَكَ مَا لَا يَعْنِيه عن الحسين عن جده ﷺ۔ کمال اسلام یہ ہے کہ فضول کا منه کرے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے کہ نہیں فرمایا کہ لعنت کرنا کارلا حاصل ہے۔ جسکا ثواب نہیں اگر میرے ناما ﷺ پر اتنی دری درود پڑھ لیا جائے تو ایک درود کے پڑھنے سے دس تیکیاں لکھی جائیں دس گناہ معاف کئے جائیں اور دس درجے بلند ہوں۔ الٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالَّهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ ﷺ صَلَوَاهُ تَكُونُ لَكَ رَضِيٌّ وَلَحْقَهُ أَدَاءٌ۔ اما بعد۔ انحراف کے پیش نظر لعنت کی ممانعت سے متعلق چند احادیث آغاز ہی میں لکھ دی گئی ہیں۔ یوں کہ اس رسالہ کے لکھنے میں ہمارا مقصد یعنی یزید ہرگز نہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا امواتکم انهم قد افضوا الی ما عملوا۔ کہ اموات کو سب نہ کیا کرو کیوں کو وہ اپنے عملوں کو پتھنچ چکے ہیں۔ اگر اکے اعمال ابھی تھے تو ان کے لیے جزئے خیر ہے اگر برے تھے تو وہ انکا بدله پار ہے ہیں۔ تمہارے لیے ایسا کرنا بے فائدہ ہے۔ تھفتہ الا کیاں فی صن المظن بالناس میں مسئلہ میان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص یہ کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ میں فرعون ابو جبل یا شیطان سے بہتر ہوں۔ کیوں کہ فلاح کا انحراف انجام کارپے ہے۔ کون جانتا ہے کہ اسکا خاتمه ایمان پر ہو گا یا کفر پر۔ خدا نکو است اگر انعام پا لیں گے تو ظاہر ہے مرتد ہو کر مرے گا۔ اور مرتد ہو کر مرتا کفر سے بھی بدتر ہے لہذا ایسا کرنا مومن کی شان نہیں الحذر الحذر ثم الحذر

**یزید کی شخصیت مختلف فیہ ہے:**

یزید کی شخصیت محدثین و فخرین ائمہ کبار میں مختلف فیہ ہے۔ جسکے دو ہی پہلو ہیں۔ اول فتنہ دوم کفر۔ جہبور محدثین کا مسلک فتنہ یزید ہی ہے کفر نہیں۔ تیسرا پہلو بجز کور جشم کے اہل سنت والجماعت میں کسی نے بھی یزید کو نیک عابد زادہ ایا تابعی نہیں کیا۔ البتہ چودھویں صدی کے آخر چند اصحاب ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے یہ فتنہ کھڑا کر کے تتفیص حسینؑ بھی شروع کر دی ہے لہذا حقر کا اصل مقصد یہی پیش کرتا ہے کہ اسلاف نے یزید کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اولین مقصد تو یہی ہے کہ سیدنا حسینؑ کی شان میں تنقیص نہ کی جائے اور مقام یزید نہ پڑھایا جائے۔ اسلاف کا عقیدہ جو تو اتر سے ہم تک پہنچا ہے اسکو تو اتر کہ کیا جائے کہ تو اتر کا ترک کرنا بھی فتنہ ہے۔ اور تو اتر کی جمع اقسام کا

انکار کفر ہے۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف یہی ہے۔ یہاں قرآن پھر حدیث پھر اسلاف سے یزید کے بارے میں جو احوال وارد ہیں۔ انہیں نقل کیا جائے گا۔ یزید سے اس فقیر کی کوئی ذاتی دشمنی، عناد یا ضد نہیں افسوس صرف اور صرف اس بات کا ہے کہ ابن رسول ﷺ کو چھوڑ کر میسون بنت بحدل کلبیہ کو قبلہ عتیدت اور مرکز ایمان بنایا جاتا ہے جو سوائے گمراہی اور کچھ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس احرار کی نیت صالحی کی برکت سے کسی ایک فرد کو ہی ہدایت عطا کر دیں۔ تو فقط الحمد لله الذی انقدر بی نسمہ من النار کے اور کیا چاہیے۔ خوب سمجھ لیں کہ حسین تاریخی شخصیت نہیں شرعی شخصیت ہے اور بالیقین ان کا مخالف جو بھی ہو، ہم اسے بھی شرعی ترازو میں تولیں گے۔ اس بارے میں باب اول میں سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ اور اسی کسوٹی کی روشنی میں ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں اور یقیناً حق بجانب ہیں۔ کہ یزید تابعی نہیں بلکہ قائل صحابہ ہے۔ اگر یزید کو اسکے مذکورہ کارنا مous کے باوجود صحابہ کرام کی وجہ سے کہ ان کو اس نے دیکھا ہے۔ تابعی کہا جائے تو ابو جھل دلید بن منیرہ۔ مقتولان بدر۔ بد رج اوی صحابی ہیں۔ لغوز بالله۔ آئیے بالاتال و تاخیر یزید کو قرآن و حدیث ہی میں تلاش کرتے ہیں۔ والله الوفق والمعین۔

### یزید قرآن میں بکلام خداوندی:

اس سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ قرآن میں کہ قرآن میں اصولیات اور کلیات بیان کئے گئے ہیں۔ جزئیات اور تشریفات بیان نہیں کی گئیں۔ شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ بوقت وصال نبوی نزول قرآن بند ہو گیا تھا۔ یزید تو بعد میں پیدا ہوا۔ یزید کا ذکر قرآن میں کیسے؟ دوسری بات قرآن کی ہر آیت خواہ وہ کسی بھی خاص واقعہ کے تحت نازل ہوئی ہو۔ اصول تفسیر کے مطابق اعبر للعلوم ہی مد نظر ہو گا۔ ورنہ قرآن ابدی دستور حیات نہیں بن سکتا۔ لہذا یہ بات سمجھی مد نظر رکھیں کہ قرآن کیسے ابدی دستور حیات ہے۔ جبکہ ہر زمانہ کے مقتضیات مختلف ہیں۔ یہی بات امام الاولیاء شیخ التفسیر احمد علی لاہوری اور حضرت عبد اللہ سندھی کے الفاظ میں پیش کی جاتی ہے۔

سورہ نساء آیت ۲۷ اپر حضرت لاہوری فرماتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کی ایک نظر بتا کی جاتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو باوجود یہ کہ قانون میراث پہلے ہی مل چکا ہے۔ لیکن جب ایک صورت کے متعلق ان کی تشکی نہیں ہوئی اور سوال کرتے ہیں تو قرآن حکیم کے ذریعے سے ان کو جواب دیا جاتا ہے۔ علی ہذا القیاس آئندہ جب کبھی مغلص مونوں کو کوئی ضرورت پیش آئی۔ تو۔ وہ عالم مثال کے ساتھ دلوں کے اسی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے ہم نے مرکز کے لیے ایسی جماعت کی ضرورت بتائی ہے جو قانون بنا سکتی ہو۔ اسی طرح اہل احسان کی ایک جماعت کی بھی ضرورت ہے۔ جو کہ کائنات

کے رو حانی مرکز کے ساتھ تعلق ہو۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں کئی موقعوں پر لکھتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنینؑ کی مجلس مشاورت کے چالیس ممبر تھے۔ مثلاً قاسم بن معن، امام عبداللہ بن مبارک، محدث امام زفر داود بن نصیر طائی جیسی سربرا آوردہ شخصیات (یہاں باب اول کا ابتدائی حصہ پھر پڑھنا چاہیے) دوسرے لفظوں میں یوں کہتے ہیں کہ کائنات کے اس حصے میں جو فضائی کرنوں کے پیدا کرنے والے خطے سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ اور جو عالم مثال کے سب سے اوپر حصے میں ہے وہ عقلی وقتی جمع ہوتی ہیں جو اس مادی کائنات کو کنٹرول کرتی ہیں۔ حضرت امام ولی اللہ دہلویؑ کی اصطلاح میں اسے حظیرۃ القدس کہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی کا عکس اور پرتو پرستا ہے۔ جسے شاہ صاحب تجلی اعظم فرماتے ہیں۔ یہ تجلی ساری کائنات پر اثر ذاتی ہے۔ مادی کائنات کے تمام بڑے بڑے حادثات پہلے حظیرۃ القدس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ احسانی جماعت جس کا تعلق حظیرۃ القدس کے ساتھ ہوتا ہے۔ شان الہی کے ہر منے ظہور کو محسوس کر لیتی ہے اور بتا سکتی ہے کہ آئندہ حالات کا رخ کیا ہوگا۔ ان اہل احسان کے اکشافات کی مدد سے علمی اجتہاد کے حامل اللہ تعالیٰ کی ہر نئی شان کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے قانون میں تبدیلی کرتے رہیں گے۔ علامہ اقبال اسی مقام کی طرف اشارہ گر کر سلسلہ وحی منقطع ہو گا لیکن ایسے بندے اللہ تعالیٰ مہیا فرمائیں گا۔ جو کتاب و سنت سے (مسائل) اخذ کر کے خلق خدا کی رہنمائی کر سکیں (ص ۱۲۸۔ مترجم قرآن عزیز)۔  
(اجمالی تصور کرتے ہوئے اسکی مزید تفصیل بیان کی جاتی ہے)۔

”جب حکومت دیکھے کہ لوگوں نے قانون کی صورت قائم رکھتے ہوئے اشتہایت یا سرمایہ داری شروع کر دی ہے۔ تو وہ نیا سرمایہ شکن قانون بنادے۔ اسکے لیے ضروری ہے کہ قانون دان مجھہدین کی ایک جماعت مرکز میں جمع گئے جائے۔ یہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ مجھہد وہ عالم ہے جو اپنی تعلیم و تربیتاً و تحقیق اور ایمان داری کی وجہ سے اس قابل سمجھا جائے کہ وہ اصول سے ضمیم قاعدے نکال سکتا ہے۔“

اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک ظاہر کے لحاظ سے دوسری باطن کے لحاظ سے۔ باطنی لحاظ سے یہ صورت ہے کہ مسلمانوں کے دلوں کے اندر وہی حصے کا کائنات کے اس مثالی حصے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جو عالم مثال کے اس حصے میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اسلام میں جو لفظ احسان استعمال ہوتا ہے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

در دشت جنون من جبریل زبوں صیدے

بیزداں کند آور اے ہمت مردانہ

اس سے بھی آسان لفظوں میں حظیرہ القدس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ جس موطن میں اعمال انسانی کے یہ فیصلے ہوتے ہیں۔ اسے حظیرہ القدس کہتے ہیں۔ اس مقدس مقام میں تمام انبیاء اور اعلیٰ طاقتیں جمع ہوتی ہیں۔ ہر ایک چیز کا فیصلہ کرنے والی طاقت صرف جگہ الہی ہے۔ انسانوں کا نصب لعین یہ ہے کہ اس مقدس مقام میں اپنے لئے جگہ حاصل کرے۔ یہ انبیاء کی اصل تحریک ہی کے نتیجے میں مل سکتی ہے۔ لا الہ الا ہو فاتحہ وکیلا۔ میں اسی مقام پر پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ان تعبد اللہ کا نکتہ راہ میں بھی یہی مقام بتایا گیا ہے۔ قوله تعالیٰ فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدو فی الارض و تقتعوا ارحامکم او لائک الذین لعنهم الله فاصهمم و اعمی ابصارهم۔ (سورہ محمد۔ آیت ۲۲)

وروی ابن الجوزی عن القاضی ابی یعلی الفراء انه روی فی كتابہ المعتمد فی الاصول بلسنادہ الی صالح بن احمد بن حنبل قل قالت لابی ان قوماً ینسبوننا الی تولی یزید فقال یا بني دھل یتولی یزیداحد یومن با الله ولم لا یلعن من لعنه الله فی كتابہ فقال فی قوله تعالیٰ فهل عسیتم ان تولیتم فهل یکون فسادا اعظم من هذا القتل وفی روایة فقال یا بني ما اقول فی رجل لعنه الله فی كتابہ (ص-۲۲۲ ص ۲۲۲ ص ۱۳۸-۱۳۷)۔ ابن الجوزی نے روایت کیا ہے قاضی ابو یعلی فراء سے اپنی سند کے ساتھ صالح بن احمد بن حنبل سے کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ لوگ یزید کی دوستی اور محبت کی طرف نسبت کرتے ہیں تو فرمایا۔ اے میشے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے کیا وہ یزید سے دوستی و محبت کر سکتا ہے (لاتجد قوماً يموتون بالله واليوم الآخران يوادون من حاد الله ورسوله) اور کیوں نہ لعنت کرے اس شخص پر جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ میں نے عرض کیا قرآن میں کس مقام پر یزید پر لعنت کی گئی ہے۔ تو فرمایا حلی عسیتم والی آیت میں کیا قتل حسینؑ سے ہے اور فساد بھی ہو گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اس آدمی کے بارے میں کیا کہوں جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں لعنت کی ہے۔ ان (تفیر مظہری جلد ۸ ص ۲۲۲-۲۲۳)۔

(آیت صدوم) - ان الذین یوذون الله و رسوله لعنهم الله والآخرة و اعد لهم عذاباً مهیناً۔ احزاب۔ ۵

(آیت مکہ و تعبیر و توضیح احادیث نبوی مکہ و وشنو میر):

قصہ قدوم بنت ابی لهب ثم قال رسول اللہ علیہ السلام علی منبرہ مباال اقوام:

یوذونی فی نسبی و ذوی رحمی الا ومن آذی فقد آذی الله اخرجه ابن ابی عاصم والطبرانی والمندہ والبهقی بالفاظ متقاربه - ص ۱۷۲ - صواعق

تحصیث دوم - اخرج ابو سعید فی شرف النبوه وابن المثنی انه ﷺ قال يا فاطمه ان الله یغضب لغضبک ویرضی لرضاک ومن آذی احدا من ولدھا ذرا سی تفسیر حديث فقد تعرض لهذا الخطر العظيم لانه اغضبها ومن احبهم فقد تعرض لرضاهما -

تحصیث سوم - وصحیح الحاکم خبر انه ﷺ قال يا بني عبد المطلب انى سئلت الله لكم ثلاثة الى ان قال غلوان رجل ضعن بين الرکن والقام (ای جميع قدمیه) فصلی و صام ثم لقی الله وهو مبغض لاهل بیت محمد ﷺ دخل النار .

تحصیث چهارم - وصحیح ایضاً انه ﷺ قال ستة لعنتهم ولعنهم الله وكل نبی مجاب الزائد فی كتاب الله عز وجل والمکذب بقدر الله والسلط على امتی بالجبروت ليذل من اعد الله ويعز من اذل الله والمستحل حرمة الله وفي روایت لحرم الله والمستحل فی عترتی ما حرم الله والتارک للسنہ وفي روایت سابع وهو المستثار بالفی -

تحصیث پنجم - اخرج الدیلمی عن ابی سعید ان رسول ﷺ قال اشتد غطی الله على من اذانی فی عترتی  
حدیث ششم - اخرج ابن عساکر عن علیؑ ان رسول ﷺ قال من آذی شعرة منی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذان الله -

تحصیث هفتم - اخرج القرمزی وابن ماجه وابن حبان والحاکم ان رسول ﷺ قال انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم وفي روایة زید بن ارقم " ان رسول ﷺ قال لعلی والفاتحه والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم سلم لمن سالمکم - آیت کامطلب ظاهر ہے کہ ایذا رسول موجب لعنت وعذاب الیم وحسین ہے۔ اسی طرح سورہ توبہ آیت ۷۱ میں - والذین یوذون رسول اللہ عذاب الیم - واروہوا ہے۔ گرچہ اس آیت کے سیاق و ساباق کا زید سے کوئی تعلق نہیں ہے ایت کے عمومی حکم میں زید داخل ہے۔ آیت کی بعده احادیث میں سب ایذا دیکھیے -

حدیث اول۔ نبی انساب اور ذریعی الارحام کی ایذا کو ایذا رسول ﷺ کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہ شان درود ابوالعب اور امام جبل حاطب کی لڑکی جو مسلمان تھی اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچی تھی کی ہے۔ پھر دیکھیں جن اصحاب کا نسب ہے ہی حضور ﷺ کا نسب تو ان کی شان میں کیا حکم رکھائیں گے۔ دیکھیے احادیث۔ اخرج الطبرانی عن فاطمة ان النبی ﷺ قال لکل بنی انتی عصبة یستتمون الیه ولا ولد فاطمه فانا ولیهم وانا عصبتهم۔ (۱) اخرج الطبرانی عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال کل بنی انتی فان عصبتهم لا بیهم ماحلا ولد فاطمه فانی انا عصبتهم وانا ابوهم۔ (۲) اخرج الطبرانی عن فاطمه ان النبی ﷺ قال کل بنی انتی یستتمون الی عصبتهم الا ولد فاطمه فانی انا ولیهم و عصبتهم وابوهم جسواعق ص ۱۸۷۔ ۱۸۸۔) مذکورہ بالا احادیث کا مختصر مفہوم یہ ہے۔ حسین کریمین ابن رسول ﷺ ہیں۔ رسول ﷺ ان کے ولی ان کے عصبه اور ان کے باپ ہیں۔ ان کی ایذا سے رسول کو ایذا ہوتی ہے۔ جو موجب لعنت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں انا حرب لمن خارجہم وسلم لمن ساکھم۔ واردوہوا ہے۔

(حدیث ۲) کے نمبر ۵ پر واضح الفاظ موجود ہیں۔ اور حدیث ۲ میں سیدہ فاطمہ کی خوشی میں اللہ کی رضا اور ان کے غصے میں اللہ کا غصہ اور غصب مختصر کیا گیا ہے۔ لہذا ایذا ہے حسین میں بی بی پاک کی ناراضگی و غصہ لازمی اور بدسبی امر ہے۔ حدیث ۳ میں اہل بیت نبی سے بغیر رکھنے والے کے لیے جہنم کہا گیا ہے گرچہ مائن الرکن والقائم کا عابد زاہد اور صائم کیوں نہ ہو۔ (قابل ذکر ہے کہ) اصول فقد میں اشارات انص۔ دلالت انص۔ اقتداء انص۔ جو علماء جانتے ہیں ایک صراحت انص بھی ہے۔ لحد اعلیٰ ہوا کہ مبغض اہل بیت نبی کافر ہے۔ کیوں کہ فاسق کی عیکیاں ضائع نہیں جاتیں۔ صراحت انص کو عبارت انص بھی کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ صریح عبارت۔ ہے حکم ظاهر ہو جیسے اس حدیث سے مبغض اہل بیت کے لیے حکم کرو جہنم ہے۔ اشارات انص کا طلب یہ ہے کہ جو قطۇوں سے سمجھ آجائے تکراراً میں نفس کا ظاہر ناطق نہ ہو جیسے للفقراء المهاجرين الذين اخرجو امن نيارهم۔ سورہ حشر۔ کہ مہاجرین کی جانکاری پر مہاجرین کا حق ملکیت ختم ہو گیا۔ کیوں کہ فقیر تو وہ ہے جسکی ملکیت میں کوئی چیز نہ ہو۔ دلالت انص یہ ہے کہ جو آیت کے ظاہر حکم کے تحت داخل ہو جیسے دلالت اف ولا تنهر ہما۔ اف یعنی اوہ کو کا لفظ تو معمولی بات ہے جب اف کہنے کی مانعت ہے تو انص کی دلالت یہ ہو گی کہ ماں باپ کو خوش بکنابطريق اولی منع ہے۔

**اقتداء النفع.** اگر یہ معنی نہیں تو دوسری فحوص کے خلاف ہو جیسے ان لکھتم جنبا ظهر واجہے

طہارت اکبر یا عسل کہتے ہیں۔ یا اُستم النساء میں لس سے مراد جماع ہے۔ اب حدیث ۳ سے آپ خود حکم اخذ کر سکتے ہیں کہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا کافر ہے۔ کیونکہ اصل اہل بنو مطلب تو حضور ﷺ اور آپ کی آل و اہل بیت ہی ہے۔ وَاللَّهِ يَهْدِي إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ۔

### بِرْ زَيْدٍ بِرْ بَانٍ وَرَسُولٍ

اہل علم و بصیرت کے لئے تو اس عنوان کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیوں کہ آیت ۲ کی تعبیر و توضیح میں جواہادیث نقل کی گئی ہیں وہی کافی ہے۔ یعنی ان اس لیے قائم کیا گیا ہے کہ عام فہم آدی بھی یزید کے متعلق بنوی فرمان بصراحت سمجھ سکے۔

### بِرْ زَيْدٍ سَعِيْدٌ مُقْتَلٌ أَحَادِيثٌ بَخَارِيٌّ

(حدیث ۱) بخاری باب حفظ العلم۔ حدیث شروعی ابو هریرہؓ حفظت عن رسول ﷺ و عمائین فاما احدهما فبیثته واما الاخر فلو بیثته قطع هذا البلعوم (اس کی تفصیل شرح تراجم بخاری میں ہے۔) المراد به علی الصحیح من اقوال العلماء علم الفتن والواقعات التی وقعت بعد وفاتہ ﷺ من شہادت عثمان و شہادت حسین وغیر ذالک و كان يخافه فی افشا بها و تعیین اسماء اصحابها من غلمان بنی امية و فتیانهم۔

ترجمہ۔ میں نے نبی ﷺ سے دعلم سکھے ہیں۔ ان میں سے ایک کی تو شروا شاعت کروی ہے لیکن اگر دوسرے کی اشاعت کروں تو میرا گلا کاٹ ڈالا جائے۔ شاہ ولی اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اقوال علماء میں صحیح قول کے مطابق اس سے مراد ان فتن اور واقعات کا علم ہے کہ جو آنحضرت کی وفات کے بعد وقوع پزیر ہوئے۔ جیسے حضرت عثمان اور حضرت حسین کی شہادت وغیرہ کے واقعات ہیں۔ حضرت ابو هریرہ ان واقعات کے افشاء کرنے اور فتنگروں کے نام بتانے سے اس لیے ذرت تھے کہیں بنی امية کے لڑکے اور ان کی نو خیز نسل اس بات سے برہم ہو کر ان کو قتل نہ کر دا لے۔ ابن ججر عقلائی فرماتے ہیں وحمل العلماء الوعاء الذي لم یبشه على الاحادیث التي قیها تبیین اسامی امراء السوء واحوالهم و زمانهم وقد کان ابو هریرہ یکنی عن بقضه ولا یصرح به خوفا على نفسه منهم کقوله اعوذ بالله من رائی السنتین والصبايان یشیر الى خلافت یزید بن معاویۃ لأنها كانت سنته سنتین من الهجرة واستجاب الله دعاء ابی هریرہ فمات قبلها بسنة۔

(حدیث ۲) دعائے ابو هریرہؓ ان ابا هریرہؓ یمشی فی السرّق ویقول اللہم لا

تدرکی سنتہ ستین ولا امارۃ الصبیان وفی هذا اشارہ الى ان اول الا غیلۃ  
کان شی سنتہ ستین وهو كذلك فان یزید بن معاویہ استخلف فیها وبقی الى  
سنة اربع وستین همات.

ترجمہ: حضرت ابوحریرہ بازار میں چلتے چلتے یہ دعافرمانے لگتے اے اللہ مجھ پر ۲۰ ھ کا زمانہ آنے پائے  
اور نہ لڑکوں کی امارت کا زمانہ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان لڑکوں میں سب سے پہلا لڑکا جو ۲۰ ھ  
میں بر سر اقتدار آیا یزید تھا۔ کیوں کہ یزید بن معاویہ اُسی سن میں بادشاہ بنا پھر ۲۳ ھ تک زندہ رہ کر مر گیا۔  
تحصیث ۱۱۔ ابوحریرہ کی ایک روایت ہے علی ابن الجعد اور ابن ابی شیبہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے ”

اعو ذبالله من امارت الصبیان قالوا وما امارت الصبیان قال ان اطعتموهم  
هلكتم وان عصيتموهم اهلکوکم۔ میں اللہ سے لڑکوں کی امارت سے پناہ مانگتا ہوں۔ عرض  
کیا گیا لڑکوں کی امارت کا کیا معنی ہے۔ فرمایا اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو ہلاک ہوئے (کہ دین  
بر باد ہوگا) اور اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو وہ تحسیں ہلاک کر دیں گے۔ جس طرح حافظ ابن حجر نے  
واعیین کی تفسیر فرمائی ہے این تیسیر نے بھی منہاج السنّج میں اسی طرح کی ہے۔

تحصیث ۱۲۔ مکار بظاہر ۱۲ ۵ تحصیث۔ باب قول النبي ﷺ علیہ السلام ہلاک امتی علی یہی  
اخیلمہ سن قریش سے دوسری حد کے تحت یہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔ حدثنا موسی بن  
سماعیل حدثنا عمرو بن یحییٰ مارة بن سعید بن عمرو بن سعید قال  
اخبرنی جدی قال كنت جالسا ممع ابو هریرہ فی مسجد النبی ﷺ بالمدینة

ومننا مروان قال ابو هریرہ سمعت الصادق المصدق يقول هلكت امتی علی  
یدی غلمه من قریش۔ (زیر بحث حدیث بیان نک ہے۔) امام بخاری نے جس حدیث کا حوالہ۔

ترجمہ۔ الباب میں دوسری حد میں اور سن نسلی میں خود ابوحریرہ بایں الفاظ مروی ہے کہ۔ ان

فساد امتی علی یہی غلمه سفہا من قریش۔ کی تفصیل تو پہلے گزر چکی ہے۔ مذکورة الصرد

حدیث کے آخر میں ہے۔ فـ کنت اخراج مع جدی الى بنی مروان حسین ملکوا

بالشام فـ اذا رأيهم غلـمان اـحدـاثـا۔ لـتـرـكـتـ اـنـ جـرـنـے اـسـ طـرـحـ کـیـ ہـےـ والـذـیـ يـظـہـرـ انـ

الـمـذـکـورـیـنـ مـنـ جـعـلـتـہـمـ وـاـنـ اوـلـهـمـ یـزـیدـ کـمـاـدـلـ عـلـیـهـ قولـ اـبـیـ هـرـیرـہـ رـاـئـسـ

الـسـتـبـنـ وـاـمـارـةـ الصـبـیـانـ فـانـ یـزـیدـ کـانـ غالـبـاـ يـنـقـزـ الشـیـوخـ الـاـمـارـةـ الـبـلـدـاـنـ

الـکـبـارـ وـیـوـلـیـهـ الـاـصـاـغـرـ مـنـ اـقـارـیـہـ۔

ترجمہ۔ ور ظاہر ہی سے کہ راوی کے دادا نے جن حکمرانوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ قریش کے انہی لڑکوں

میں داخل ہیں۔ (جن کا ذکر حدیث میں ہے) ان میں پہلا شخص یزید ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کا ۲۰ ھے کے آغاز اور اور لڑکوں کی امارت کا ذکر کرتا اس بات کو ظاہر کرتے ہے کہ (اور اس میں کوئی شک نہیں) کہ یزید اکثر بڑے بڑے شہروں کی امارت سے بڑی عمر کے لوگوں کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے کم عمر شست دار لڑکوں کو وہی بنادیا کرتا تھا۔

**حدیث ۵۔** اخرج ابو یعلی فی مسنده بسنده ضعیف عن ابی عبید قال قال رسول ﷺ لا یزال امر امّتی قائمًا بالقسط حتی یکون اول من یتلمه رجل من بُنی امیه یقال له یزید۔

(حدیث ۴) واخرج الروئیانی فی مسنده عن ابی درداء قال سمعت رسول ﷺ یقول اول من یبدل سنتی رجل من بُنی امیه یقال له یزید۔

ترجمہ: یو یعلی نے اپنی مند میں بند ضعیف حضرت ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری امت بہیش عدل و انصاف پر قائم رہی گئی حتی کہ بُنی امیہ میں سے ایک شخص جس کا نام یزید ہو گا وہ عدل میں رخنہ اندازی کریگا۔ اسی طرح رویانی نے اپنی سند میں حضرت ابو درداء سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنائے کہ اول شخص جو میری سنت و تبدیل کریگا وہ بُنی امیہ میں سے ہو گا اور اس کو یزید کے نام سے پکارا جاتا ہو گا۔

**حدیث ۶۔** قال ﷺ من خاف اهل المدینہ اخافه الله وعليه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (رواہ مسلم) سیوطی ص ۱۳۶۔ بیان الامراء، رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ذرا نے گا اللہ اسکو ذرا نے گا۔ اور اس کے اوپر اللہ اسکے فرشتے اور تمام انسانوں (کفار بھی پاہے اہل قلیب کیوں نہ ہوں شامل ہیں) کی لعنت ہوگی۔ اللهم لا تجعلنی مع القوم الطالمين ولا تجعلنی مع القوم الكافرين اعاذنا الله من غضبك و قهرک آمين۔

## یزید صحابہؓ کی نظر میں

سیدہ عائشہؓ

عن عائشہؓ قالت قال رسول ﷺ سنته لعنتهم ولعنهم الله وكل نبی يحاب ا الزائد فی كتاب الله . والمكذب بقدر الله . والمسلط بالجبر وتلیفر من اذله ویذل من اعزه الله . والمستحل لحرم الله . والمستحل من عترتی ما حرم الله . والتارک لسننی . رواه البیهقی فی المدخل و زرین فی کتابه . عترت کا معنی نسل الرجل

وزرینہ اہ القاموس۔ مشکواۃ باب الایمان بالقدر الفصل الثاني۔ حدیث گزرچکی ہے مطلوب جملہ ۵ ہے۔ جسے سمجھنے کے لیے خطوط یزید کیخنا ضروری ہے۔ ایک خط باب اول میں گزرچکا ہے۔ اما بعد فخذ حسینا و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن زبیر بالبیعة اخذ اشیدا لیست فيه رخصت والسلام۔ اسی سال ما در مدنی میں یزید نے اپنے پیچازاد بھائی ولید بن عتبہ بن سفیان کو مدینہ کی گورنری سے معزول کر کے اسکی جگہ عمرو بن سعید اشدق کا تقرر کیا اقصور صرف تھا کہ اسے حسین و عبد اللہ بن زبیر پر بختم نہیں آئی۔

**گھر کی شہادت:**

روی ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحاق قال كان شمر يصلی معنا ثم يقول للهم انك تعلم انى شريف فاغفرلی قلت كيف يغفر الله لك وقد اعنت على قتل ابن رسول ﷺ قال ويحك فكيف تصنع ان امراءنا هولاء امرؤنا با مر فلم تخالفهم ولو خالفنهم (خالفنهم) كنا شرمن هذه الحمر الشقاوة. قلت (ای الحافظ الذهبي) ان هذا العذر قبيح فانما الطاعة في المعروف۔ ابو بکر بن عیاش ابو اسحاق سے روایت کرتا ہے کہ شریف ہمارے ساتھ نماز پڑھتا اور پھر یوں دعا کرتا ہے اللہ تو جانتا ہے کہ میں ایک شریف آدمی ہوں اس لیے مجھے بخش دے اس پر میں ہے کہا (اس شریف سے) کہ اللہ تعالیٰ مجھے کیسے بخشے گا تو نے تو ابن رسول کے قتل میں نمایاں کروارا دیا کیا ہے۔ کہنے لگا مجھ پر افسوس ہے ہم کر بھی کیا سکتے تھے ہمارا بس ہی کیا تھا ہمارے ان حاکموں نے ایک حکم دیا تھا ہم نے اسکی مخالفت نہیں کی اور اگر ہم ان کی مخالفت کرتے تو ان بد نصیب گدھوں سے بھی بدرت ہوتے۔ پس معلوم ہوا کہ واسطہ من عترتی ما حرم اللہ میں یزید ہی قتل عترت ہے۔

**حدیث مذکور کے مزید توضیح پہلو:**

یہ حدیث ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور حاکم نے بھی سیدہ عائشہ سے اور حاکم نے این عمر سے۔ یہ معلوم نہیں کہ یزید تقدیر کا منکر تھا یا نہیں باقی چاروں عیب اس میں موجود تھے۔ اور یہ جملہ بھی قابل ذکر ہے کہ وہ دھونس اور جبر و استبداد سے امت مسلمہ پر مسلط تھا۔ اہل بیت نبوی جو اللہ اور اسکے رسول کے نزدیک معزز ترین خلاائق ہیں ان کی تو ہیں اور تذلیل کرنے میں اسے کوئی کسر اخاند کھی۔

تین مقدمین اور شریر لوگ جھنوں نے حرمین محترمین پر چڑھائی کی اور حضرت حسینؑ کو شہید کیا جیسے عبد اللہ بن زیاد عمر بن سعد شری بن ذی الجوش مسلم بن عقبہ حسین بن نیر وغیرہم جیسے خبیث اور ظالم افراد اس کے نزدیک معزز اور محترم تھے۔ (خلاصہ) اس نے حرم الہی کی حرمت کا

پہلی بات اسی تھی کہ نبیر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی لڑکوں کا کام ملایا۔ اور نارک سنت تو تھا انہیں  
جس پر الہمہ ریتیں تھیں؟

یہ بحث پہلے لڑکی ہے۔ امام بخاری نے ایک باب قائم کیا ہے۔ باب قول ائمۃ شافعیہ  
حلالک ائمۃ علی بدی الفیصل من قریش کی وضاحت مسند احمد اور من سنن نسائی والی روایت مرویہ ابوذر برہ  
ان فیضات کی عَلٰی نَافِعَةِ شَفَاعَاءِ مِنْ قُرَىشٍ۔ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ و قسیٰ ہذا اشارہ الی ان  
اویں ائمۃ کیان فیضیں وہیں کذالک فان یزید بن معاویہ استدلال فیہا  
و بقیٰ سنتہ اربع و سنتین فضیلتات۔

### شجرہ قریش

سیدنا حسین	زید بن
علی و فاطمہ	امیر معاویہ میم بن الیسفیان
ابوطالب محمد رسول اللہ	ابوسفیان اصل صخر
عبدالله	حرب
عبدالمطلب	شیبہ امیرہ
ہاشم عمر	عبدالشمس
عبدمناف مغیرہ	عبدمنان اصل مغیرہ

### قصیٰ اصل زید بن کلب

حضرت حسین اَكْرَمُ النَّاسِ اَبَا اَمَّا وَجْدًا وَجْدَةً وَعُمَّةً وَعَمَّةً وَخَالًا وَخَالَةً  
ابوہ علی ابی طالب و امه فاطمہ بنت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ۔ وجده رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ  
وجدتہ خدیجۃ الکبری و عمه جعفر طیار و عمة هالہ بنت ابی طالب و خالہ  
القاسم بن محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ و خالتہ زینب بنت ملھبہ بَنْتُ مُلْهَبٍ بنت ابی زہرا ہوا۔  
بکاء میں سبب ایڈ اعرسول صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت زید بن ابی زیاد تھاتے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ سید فاطمہ زہرا کے گھر کے دروازے کے  
پاس سے گزرے اور حضرت حسین صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ کے رونے کی آواز سنی تو فرمایا بھی اسکو روئے نہ دیا کرو۔ اسی  
تعلیمی ان بکائیہ یو زینبی - کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسکے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اسی  
لیے جلدماں فرماتے ہیں یو ذیہ بکائیہ حدیث بھی ہے عن ابی امامہ قال قال رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ لا  
تُبکوا اہذا یعنی حسینا فکان یوم ام سلمہ فَنَزَلَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ

سلمہ لا تدعی احدا يدخل فجاء حسین فبكى فخلة يدخل حتى مدخل جلس  
فی حجر رسول ﷺ (الحادیث)  
یزید ابو عبیدہ کی نظر میں:

وفی الصراوعق وايضاً فی بیان الامراء فقد اخرج ابو یعلی فی مسندہ بسنده  
لکنہ ضعیف عن ابی عبیدہ قال رسول ﷺ لا یزال امر امتی قائماً بالقسط  
حتی یکون اول من یتلهمه رجل من بنی امیہ یقال له یزید اس میں نام کی بھی  
وضاحت ہے۔ اور قبیلہ کی بھی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

یزید ابو درداء کی نظر میں:

یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔ و اخرج الرویانی فی مسندہ عن ابی درداء قال سمعت النبی ﷺ  
یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیہ یقال له یزید۔ یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی  
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ پہلا شخص جو امراء میں رختہ اندازی کر گیا اور سنت نبوی کو  
بدلے گا وہ یزید ہی ہو گا۔ (وضاحت) یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بعض لوگ حضرت امیر معاویہؓ کو  
سب کرتے ہیں۔ اور انہیں خلیفہ راشد نہیں مانتے اور نہ سمجھتے ہیں تو حضرت امیر معاویہؓ نے لم ہشم  
رختہ اندازی نہیں کی۔ ولی بدلت۔ اور نہ سنت نبوی کو بدلا لمحذ اشجرہ یزید ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبد اللہ بن حنظله غسل ملائیکہ کی نظر میں:

فقد اخرج الواقدي من طرق ابن عبد الله بن حنظله ابن الغسيل قال  
والله ما خرجنا على یزید حتى خفنا ان نرمي بالحجارة من السماء ان كان  
رجالا ينكح امهات الاولاد والبنات والاخوات ويشرب الخمر ويبدع الصلة و  
القدی نے مختلف اسناد سے بیان کیا ہے کہ ”ہم نے یزید کے خلاف اس وقت تک بغاوت نہیں کی  
جب تک کہ نہیں یہ یقین نہ ہو گیا کہ اگر اب ایسا کہ کیا گیا تو انسان سے پھر برس پڑیں گے۔ سخت تعجب  
ہے کہ لوگ ماوں بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کریں اور کھلم کھلا شراب پیں اور نماز میں چھوڑ دیں۔ ص  
222. بحوالہ سابق۔

یزیف هد نہیں بلکہ یزیف ہد گو نہ مکا بھا و مصہمت حصیث میر:  
یزید نے والی مدینہ کو معطل کر کے عمرہ بن سعید اشدق کو والی مدینہ ہنایا تو اس کی مذمت  
بصورت پھتوئی نبوی مسنا حمد میں حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت فرمائی ہے۔ سمعت رسول  
الله ﷺ یقول لیر عرض علی منبری جبار من جبارہ بنی امیہ حتی یسیل!

رعا فہ قال فا خبر فی مَن رأى عَمَر وَبْن سَعِيد بْن الْعَاصِ رَفِعَ عَلَى مُنْبِرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَال رِعَا فَهُ - بِحَوَالَةِ الْمُبَايِرِ شِدَّادٍ 65-66 - مَنْ نَے رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْكُورِوں میں سے ایک تمگر میرے منبر پر بیٹھے گا تو  
اس کی : کے سے نکیر بہہ نکلے گی - حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ پھر مجھ سے اُس شخص نے بیان کیا  
جس نے عمرو بن سعید بن العاص کو اس حال میں دیکھا تھا کہ رسول ﷺ کے منبر پر اس کی نکیر اتنی  
چھوٹی کہ منبر پر سے بینے لگی یہ سیاہ کار نامہ بھی ریزید ہی کا ہے کہ ولید بن عتبہ کو صرف اس جرم کا اُس نے  
حضرت سیدنا حسین پرختی نہیں کی کو معطل کر کے اس جبار بتوامیہ کو والی مدینہ بنادیا جس طرح کہ کوفہ کے  
گورنر حضرت نعمان بن بشیرؓ کو معطل کر کے عبد اللہ بن زیاد کو مقرر کر دیا جو حضرت علیؓ کا دشمن اور ان  
کی آل بھی دشمن تھا۔

### ریزید سعد بن ابی و قاص کی نظر میں:

وَاقِعَ حَرَهُ كَوْنَدَ نَظَرَ رَكَّهُ كَرْ حَدِيثَ شَرِيفَ كُوْرَضِينَ اُورَ تَصْوِيرَ كَرِيسَ - رِيزِيدَ كَيْ نَذَمَتْ اُورَ اِنجَامَ  
بِزَبَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے بھی مروی ہے - مَنْ ارَادَ اهْلَ الْمَدِينَهَ بِسَوْءَ اَذَابَهُ  
اللهَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحَ فِي الْمَاءِ بَابُ تَحْرِيمِ الْاَرَادَهَ بِسَوْءَ وَ اَنْ مَنْ ارَادَهُمْ بِهِ اَذَابَهُ  
اللهَ (سَلَّمَ) - جو غسل اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کریا حق تعالیٰ اس کو اسی طرح پھملادیں گے  
جس طرح پانی میں نک پکھل جاتا ہے - محدث قاضی عیاضؓ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں -  
كَمَا انْقَضَى شَانَ مِنْ حَارِبَهَا أَيَامَ بَنِي إِمِيَهِ مِثْلُ مُسْلِمَ بْنِ عَقْبَهِ فَانْهَ هَلْكَ فِي  
مِنْصَرَفَهُ عَنْهَا ثُمَّ هَلَكَ رِيزِيدَ بْنُ مَعَاوِيهِ مَرْسَلَهُ عَلَيْهِ اَثْرُ ذَالِكَ شَرْحُ مُسْلِمَ اَزْنَوِيِّ - ۱ -  
جس طرح کو ان لوگوں کی شان و شوکت ختم ہو کر رہ گئی جنہوں نے بتوامیہ کے عہد حکومت میں  
اہل مدینہ سے جنگ کی تھی جیسے مسلم بن عقبہ کا اس جنگ سے پلتئے ہی بلاک ہو گیا اور پھر اسی طرح  
اس مہم پر صحیحے والا ریزید بن معاویہ بھی اس کے پیچھے پیچھے موت کے منہ میں چلا گیا - رشید - ص 90 -  
امام بخاریؓ نے اس کے ذیل میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے - لا يكيد اهل المدينه احد الا  
انساع كَمَا يَنْمَاعُ الْمَلْحَ فِي الْمَاءِ - اذاب اور انماع کا معنی واحد ہے - یہ حدیث بھی حضرت  
سعد سے مروی ہے - بذریعہ بی بی عائشہ صدیقہؓ کا کہا تا۔

### ریزید سائب بن خلاوی کی نظر میں:

امام نسائیؓ نے مرفوع روایت ٹھیں فرمائی ہے کہ من اخاف اهل لمدینہ ظالمالمهم  
اَخَافَهُ اللَّهُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ - جو ظالم اہل مدینہ کو خوف میں جلا کریگا - اللہ اُس رخوف کو

سلط کریگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی اعانت ہوگی۔ اس روایت میں بربان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اعانت بھی کروئی گئی ہے۔  
یزید ابوسعید خدریؓ کی نظر میں:

وروی امام احمد حدثنا ابو عبد الرحمن حدثنا حبیو حدثنا بشیر بن عمر و الخولانی ان الولید بن قیس حدثه۔ انه سمع ابا سعید الخدری يقول سمعت رسول اللہ ﷺ یکون خلف من بعد ستین سنۃ اضاعوا الصلوة و اتبعوا اشهوات ففسوف یلقون غیبا۔ امام احمد اپنی سند کے ساتھ ابوسعید خدریؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ من سانحہ (60) مجری کے بعد ایسے ناخلف ہوں گے کہ جو نماز میں چھوڑیں گے اپنی خواہشات نفاذی کا اباعث کریں گے۔ عنقریب غی میں داخل کیئے جائیں گے۔ غی جہنم کی وادی ہے۔ اس حدیث میں 60 ھجتی وضاحت ہے جو یقینی طور پر یزید کے بارے میں ہے اور اس کے کردار اور انجام اخزوی کا ذکر نبی علیہ السلام نے فرمادیا ہے۔

یزید ابن عباسؓ کی نظر میں:

حضرت ابن عباسؓ شام کے وقت اپنے اصحاب کو کھانا کھلارہ ہے تھے کہ حضرت امیر اشہم بالحق والا یقان امیر معاویہؓ کے مرگ اور یزید کے حکم بننے کی خبر پہنچی۔ اس وقت وہ اپنے منہ میں لقہ داخل کرنے والے ہی تھے کہ آپ نے وہ لقہ رکھ دیا تھوڑی دیر سر جھکا کر منتظر اور پریشان بیٹھے رہے پھر امیر معاویہؓ کی تعریف فرمائی اور آئندہ آئندہ اپنے والے واقعات کی طرف لطیف اشارہ فرمایا۔ جبل تدکدک ثم مال بجمیعہ فی البحر والتملت عليه الابحر ملہ در ابن هند - ایڈ  
پیار تھا جو ریزہ ہو گیا پھر سمندر میں گر گیا (چاگیا) اور اس سے کئی سمندر بن گئے۔ اس موقع پر حضرت ابن عباسؓ نے جو رائے ظاہر فرمائی آئندہ آئندہ واقعات نے اس کی تصدیق فرمادی۔  
بہر حال ایک شخص نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا اتفاق حذافیر ان کے حق میں آپ بھی ایسا فرماتے ہیں تو آپؓ نے فرمایا فقال ويحل انك لاتدرى من مخسى عنك و من بقى عليك وستعلم ثم قطع الكلام۔ تجھ پر افسوس ہے تجھے پر ہی نہیں کہ تجھے چھوڑ کر کون چلا گیا اور تجھ پر مسلط ہونے کیلئے کون باقی رہ گیا سواب تجھے معلوم ہو جائیگا۔ الا عانی لعلام ابو الفرج اصفہانی کے حوالہ سے۔

ابن عباسؓ اور یزید کی خط و کتابت:

سے یزید وضاحت اور کچھ حقیقتوں کا اظہار۔ یزید کا خط جو اس نے ابن عباسؓ کو اہن زیر کے بیعت سے انکار کرنے کے بعد لکھا۔ ملاحظہ فرمائیں (نحو ذبالتہ رڑھ کر خط کی ابتداء کریں)۔

اما بعد فقد بلغنى ان الملحد ابن الزبير دعاك الى بيعته وانك اغت صمت  
بيعتنا وفاء منك لنا فجزاك الله من ذى رحم خير ما يجزى المواصلين  
لارحامهم المؤفين بعهودهم فما انسى من الاشياء فلست بناس برک وتعجيز  
صلتك بالذى انت له اهل فانتظر من طلع عليك من الافق ممن سحرهد ابن  
الزبير بلسانه فا علمهم بحاله فانهم منك اسمع الناس ولک اطوع منهم للمحل -  
انج - اما بعد مجھے اطلاع ملی ہے کہ محدث بن الزیر نے آپ کو اپنی بیعت کیلئے کہا تھا اور آپ ہماری  
وقا داری میں بیعت پر مستقیم رہے اللہ تعالیٰ آپ جسے رشتہ دار کو بہتر سے بہتر جزائے خیر دے جو وہ اُن  
حضرات کو دیتا ہے کہ جو صدر حجی کرتے ہیں اور اپنے عبد پر قائم رہتے ہیں سواب میں کچھ بھی فراموش  
کروں مگر آپ کے اس احسان کو نہیں بھولون گا اور نہ آپ کی خدمت میں فوراً یہی صلی کی روائی جو آپ  
کے شایان شان ہواب آپ ذرا اتنا خیال اور رکھیں کہ جو بھی بیرونی آؤی آپ کی خدمت میں آئے  
اور ابن زیر نے اپنی جادو ہیانی سے اسے تاثر کر لیا ہوتا آپ ابن زیر کے حال سے اسے آگاہ  
فرما میں کیونکہ (نعواز بالله) اس حرم کعبہ کی حرمت کے حلال کرنے والے کی بحسب لوگ آپ کی زیادہ  
شست اور مانتے ہیں۔

### جواب ابن عباس (يعنى سر زلش نامه)

اما بعد فقد جاءنى كتابك فاما تركى بيعة ابن الزبير فوالله ما ارجوا  
بذاك برک ولا حمدك ولكن الله باندى انوى عليم وزعمت انك لست بناس برى  
فاحببى ايهما الانسان برک عنى فانى حالبس عنك برى وسئللت ان أحبب  
الناس اليك و البعضهم و اخذلهم لابن الزبير فلا ولا سرور ولا كرامة كيف  
وقد قتلت حسينا و فتيان عبدالمطلب مصابيح الهدى ونجوم الاعلام غادرتهم  
خيولك بامرک فى صعيد واحد مر مليين مقتولين بالظئما لا مكفينين ولا  
موسدين تسفى عليهم الرياح و تنتابهم عوج الصياع حتى اتاه الله بقوم لم  
يشركوا في دماء هم كفنوهم وادفنوهم و بربى تعززت وجلست مجلسك الذى  
جلست فما انسى من الاشياء فلست بناس اطراذك حسينا من حرم رسول الله  
سلى الله عليه واله وسلم الى حرم الله و تيسيرك الخيول اليه فما زلت بذلك  
حتى اشخصته الى العراق فخرج خائفا يتربقب فنزلت به خيلك عداوة منك لله  
رسوله ولا هل بيته الذين اذهب الله عنهم الرجس و طهيرهم تطهير افطاب

الیکم الموادعہ و سئلکم الرجعة فا غتنتم قلة انصارہ و استیصال و اهل بیتہ و  
تعاونتم علیہ کانکم قتلتم اهل بیت من الشرک و الکفر فلاشی اعجب عندي  
من طلبتك و دی و قد قتلت ولد ابی و سيفك يقطر من دمی و انت احدثشاری ولا  
يعجبك ان ظفرت بنا اليوم فلنظفرن بك (یوماً) والسلام - (صد آفرین صد آفرین  
اے ابن عباس آپ سے یہی امید تھی اللہ تعالیٰ آخرت میں معمین کی معیت نصیب فرمائے اور آپ  
کے درجات قیامت تک ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین)۔

## ترجمہ تدوییف نامہ :

اما بعد تمہارا خط مجھے ملا۔ میں نے جوابن زیر سے بیعت نہیں کی تو و الله قسم کھا کر کہتا ہوں اس سلسلہ میں  
تم سے حسن سلوک اور تمہاری شناع و صفت کا خواہاں نہیں ہوں بلکہ جس تیت سے میں ایسا کیا ہے وہ اللہ  
تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور تمہیں جو یہ زعم ہے کہ میرے حسن سلوک کو فراموش نہ کرو گے تو اے انسان  
اپنے اس حسن سلوک کو اپنے پاس اٹھا رکھ کیونکہ میں اپنے حسن سلوک کو تم سے اٹھا رکھو گا تم نے جو مجھے  
سے یہ درخواست کی ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا کروں اور ابن زیر سے ان کو  
نفرت دلاؤں اور ان کو بے یار و مدد و گارچھوڑنے پر آمادہ کروں سو ایسا بالکل نہیں ہو سکتا اور نہ تمہاری  
خوشی ہمیں منظور ہے اور نہ تمہارا اعزاز اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ (یزید ہی قاتل حسین ہے) حالانکہ تم  
نے سیدنا حسین کو قتل کیا اور جوانان عبدالمطلب کو قتل کیا جو ہدایت کے چراغ اور ناموروں میں  
ستارے تھے۔ تمہارے سواروں نے (کیونکہ معز کر بایزید کے حکم سے ہوا) تمہارے حکم سے ان  
لوگوں کو خاک و خون میں لت پت ایک کھلے میدان میں اس حال میں چھوڑا (یزید یوں نے شہداء  
کر بلا کانہ جنازہ پڑھانے کفن دیا) یعنی اس حال میں ذال دیا تھا کہ ان کے بدن پر جو کچھ تمہا چھین لیا  
گیا۔ پیاس کی حالت میں ان کو قتل کیا (کچھ لوگ کہتے ہیں یہ پنی بند نہیں کیا گیا تھا یہ افسانہ ہے)  
گیا۔ ہوا میں ان پر خاک ذاتی رہیں اور بھوکے بجو باری باری ان کی لاشوں پر آتے جاتے رہتے  
آنکہ مکفین و فتنہ حق تعالیٰ نے ان کیلئے ایسی قوم کو بھیجا جن کے باتحم ان کے خون سے رنگیں نہ تھے  
اور ان لوگوں نے آکر ان کو کفن دیا اور دفن کیا (جنازہ کی صراحت یہاں بھی نہیں) حالانکہ بخدا ان ہی  
کے طفیل تھے یہ عزت می ہے اور تھے اس جگہ بتھنا نصیب ہوا جس جگہ اب بیٹھا ہوا ہے۔ اب میں خواہ  
سب چیزیں فراموش کر دوں پر اس بات کو فراموش نہیں کر سکتا (یزید ہی نے بار ماش حسین کو کوفہ  
بلوایا) کہ تو نے ہی حسین کو مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے حرم میں پہنچایا پھر اپنے سواروں  
کو برابر ان کے پاس بھیجا تھا اور مسلسل لگاتار تھی کہ ان کو عراق کی طرف روانہ کر کے چھوڑا چنانچہ

حرم مکہ سے اس حالت میں نکلے کہ ان کو دھڑ کا لگا ہوا تھا اور پھر تیر سے سواروں نے ان کو جالیا یہ سب کچھ تو نے خدا اور رسول اور اسکے اہل بیت کی عداوت میں کیا۔ (جس سے اس بات کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ اس نے سبایا اپنی بیت اور راس الحسین ٹھوڈ کیجھ کر کہا کہ میں نے بدھ لے لیا ہے ان سے اس چیز کا کہ انہوں نے میرے بڑوں سے اور سرداروں کے ساتھ بدر میں جو کچھ کیا تھا) کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے تجاست دور کر کے ان کو خوب پاک و صاف کر دیا تھا۔ حسین نے (ہاتھ میں ہاتھ دینے کی تردید) تمہارے سامنے صلح کی بھی پیش کی اور واپس لوٹ جانے کی بھی (الموا دعۃ الوداع سے یعنی تمہیں چھوڑ کر نہ اتفاق علاقہ میں چلے جانے کا) درخواست کی مگر تم نے یہ دیکھ کر کہ ”اس وقت بے یار و مددگار ہیں اور ان کے خاندان کا استیصال کیا جا سکتا ہے موقع کو غیبت سمجھا (یہ غلط ہے کہ ابن زیاد نہ مانا بلکہ یہ کے خط کی وجہ سے شمر کی طرح یہ بھی یزید کے ہاتھوں مجبور تھا) اور تم ان کے خلاف باہم تعاون کر کے ان پر اس طرح نوٹ پڑے کہ گویا تم مشرکین یا کافروں کے خاندان کو قتل کر رہے ہو۔ قابل توجہ (قاتل حسین یزید) بس اب میرے نزدیک اس سے زیادہ اور کیا تعجب کی بات ہو گی کہ تو میری دوستی کا طالب ہے حالانکہ تو میرے دادا کے خاندان کو قتل کر چکا ہے اور تیری تلوار سے میرا خون پیک رہا ہے اب تو میرے انتقام کا ہدف ہے اور اس خیال میں نہ رہنا کہ آتوئے ہم پر فتح پالی ہے ہم بھی کسی نہ کسی دن مجھ پر فتح پا کر رہیں گے۔ والسلام  
الس بن الحارث شہید کر بلا:

آخر جه البغوى والطبرانى فى الكبير عن ام سلمة ام المؤمنين قالت

قال رسول الله ﷺ ان ابني هذا يعني الحسين يقتل بارض من ارض العراق  
يقال لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره البداية والنهاية - میں بھی بغور کی تجھم الصحابہ کے حوالہ سے موجود ہے (رشید ص 97-98) امام بخاریؓ نے التاریخ الکبیر میں فرمایا ہے کہ انس بن الحارث قتل مع الحسین بن علی سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن الحارث یہ حضرت حسین بن علی کے ساتھ شہید ہوئے کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ سے (ذکورہ بالاحدیث) حدیث سن رکھی تھی۔ اس روایت سے حضرت حسینؑ (حضرت حسین کے موقف کی سند اور حضرت کی ذمہ داری) کے موقوف ن صحبت روز روشن کی طرح عیاں ہو گی۔ حضرت علی اور حسین کریمین رضوان اللہ علیہم اس امت کے تجاء اور رقباء میں تھے اور اس منصب کی ذمہ داری تھی کہ امت میں جب بھی کوئی خرابی پیدا ہو تو یہ اس کا بر وقت مدارک کریں خواہ اس سلسلہ میں جان کی قربانی دینی پڑے یا جاہ کی یا جان و مال دونوں کی۔ اس لیے ان تینوں بزرگوں نے اپنے اپنے وقت میں اصلاح امت کے سلسلہ میں جو بھی

القد ام فرمایا وہ عین رضا الی اور شریعت کی مطابق تھا اور حدیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ ان تینوں حضرات کا جنگ و سلح کے پارے میں جو القد ام بھی ہو گا وہ آنحضرت ﷺ نے فتنہ کے عین مطابق ہو گا۔ عن زید بن ارقمؓ ان رسول اللہ ﷺ قال لعلیٰ و فاطمہ والدسن والحسین اندا حرب لمن حاربہم اسلم لمن سالہم ترددی مشکوہ ص 570۔ جوان سے لڑنے کی تحری کی ان سے لڑائی ہے اور جوان سے صلح کر گا میری بھی ان سے صلح ہے۔ بیزید سے ازرو سے خط بن عباسؓ وغیرہم کے نبی علیہ السلام کی بیان ہے۔ تغود بالله من هذه الشقاوة۔

بیزید عبد اللہ بن عمر و بن العاصؓ کی نظر میں:

علامہ ذہبی سیر اعلام البلااء میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مروہ بن العاصؓ نے فرزدق شاعر کو حضرت حسینؑ کی انصارت (مطابق حدیث امام سجادؑ کے) کیلئے تغیب دکھروانے فرمایا تھا۔ (نوہا): عبد اللہ بن عمروؓ سے ہماری سند متصل سلسلہ ہے جو اقرار امامؓ نے ہمارے مشائخ اپنے اخچ عشیں کے آئینہ میں میں درج کر دی ہے۔ اس سے مزید یہ بھی ثابت ہوا کہ الحمد للہ سب مشائخ حصیؓ ہیں۔ اللهم استقم علينا إلی یوم القيمة و احشرنا معهم یوم القيمة آمين۔ وصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ وَاللَّهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اجْمَعِينَ بِسْ رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

### صحابہ کا مسئلہ تلوی طریقہ

علامہ حسین امام ستر حسی کی شرح سرکیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مگن الجماعت کی ایجاد ایسا اعدل اسٹلٹان فعل الرعیۃ الشکر ولے سلطان ایا جروا ذ احیار فعل الرعیۃ الشکر میں اسٹلٹان المزدوج ہے ایک جماعت سے مشغول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس سلطان عدل کرنے تو رحمایا وہ شکر کرنے چاہیے اور سلطان کو اکاچر ملے گا۔ اور اگر وہ ظالم کرنے تو رحمایا کو سبر کرنا چاہیے اور سلطان پر اسکا گندہ ڈالنے کا ص ۹۷-۹۸ رشید۔

### مسلم یوں بحقیہ وکایزیف کی لیے بیعت کا معقول

علامہ ابن حزم ظاہری کی ایماء اخلاقاء والولاۃ وذکر حدیث کے حوالے سے لکھا ہے اکر والذی اسر على ان بیانیں بیزید بن معاویہ علی افہم عبید لہ ان شاء باغ و ان شاء اتفق۔ (اس حداد حردیں الیوں کو اس بات پر مجھوں کیا گیا کہ وہ بیزید بن معاویہ میں تھے اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی ایجاد سکر قائم ہے، خاتم آزاد کرنے چاہیے تھے ذا اسلہ۔

ویعنی علی تسلیم القیام و سفت رسول اللہ کا انبیاء

و ذکرہ ربع صدیم المحدث علی الحکم انقرآن و سنت رسول اللہ ﷺ فامرہ بقتلہ فضرب عنقه صبرا و حکم مسرف او مجرم اسلام ہتھ کی۔ ایک صاحب نے یہ شرط کی کہ قرآن اور سنت رسول کے حکم کے مطابق بیعت کرتے ہیں تو اس نے (سمیر بن عقبہ) نے ان کے قتل کا حکم دیا اور ان کو گرفتار کر کے فوراً قتل کر دیا گیا۔

### ابن عمرؓ کی بیعت اور ان کے الفاظ

حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہم نے یزیدی والی عہدی کی بیعت قطعاً نہیں کی اور پھر جب یزید تخت حکومت پر بیٹھا تھا بھی ابن عمر نے سب سے آخر میں بیعت کی تھی۔ (البداية والنهاية) ص ۱۲۸

### الفاظ بیعت

انا قد بالعناده الرجال على بيع اللہ و رسوله - علام احمد قسطلاني ارشاد الساري شرح صحیح بخاری میں اسکے معنی یہ لکھتے ہیں۔ علی بیع اللہ - رسول ای علی شرط ما امر ای میں بیعت الامام۔ یعنی جس شرط کے ساتھ اللہ اور اسکے رسول نے غایفہ کی بیعت کا حکم دیا ہے اس کے مطابق۔ (ابن عمر سے مزید وضاحت) علامہ شمس الدین تفسیر حسینی کی شرح کبیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔ وقد روی انه لما ولی یزید بن معاویہ قال ابن عمر ان کی بن خیرا شترنا و ان کی بن بااء مبرنا نہہ قراء قوله تعالیٰ۔ قان تو لوا فانا عليه ما حمل عليکم ما حلت من اس اصل۔ اور یہ بھی مردی ہے کہ جب یزید، معاویہ یہ حکمران ہوا تو ابن عمرؓ نے فرمایا اگر یہ بھلا ہوا تو ہم شکر کریں گے اگر باہوا تو صبر کریں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت بارک پڑھی۔ پھر اگر تم نے منہ پھیرا تو اس کے ذمہ ہے جو بوجہ اس پر رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ ہے جو بوجہ تم پر رکھا گیا ہے۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ابن عمرؓ کی بیعت یزید کے ہاتھ پر نہ تھی اس لیے ہمارے لیے جوت نہیں بلکہ ہماری جوت صحابہ کرامؓ تیس جو نجوم ہدایت ہیں۔ انہی لوگوں کا عمل ہمارے لیے جوت ہے۔ جو واضح کر دیا گیا ہے

### جابر بن عبد اللہؓ کی بدوعا

حافظات کثیر نے دارقطنی کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ سے جو روایت اس سلسلہ میں نقل کی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ عن محدثہ بن عبد الرحمن ابن جابر بر عبد الله قال خرجنا مع ابینا يوم العبره وقد كف بصره فقال تعس من اخاف رسول الله فقلنا يا ابنت وهل احد نعيف رسول الله فقال سمعت رسول الله يقال من اخاف اهل هذا المعنى من الانصار فقد اخاف ما بين هذين و بيده على جنبيه۔

جاہر بن عبد اللہ کے میشوں سے روایت ہے کہ حربہ کے دن ہم اپنے والد کے ساتھ باہر نکلے۔ اس وقت آپ کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا برپا ہوا وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو خوف میں بٹا کیا۔ ہم نے عرض کیا ابا جان کوئی رسول اللہ ﷺ کو ذرا راستا ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ جس نے اس قبیلہ انصار کو ذرا یا اس نے میرے ان دونوں پیلوں کے درمیان جو چیز ہے یعنی قلب نبی ﷺ کو ذرا یا جس وقت یہ لفظ آپ کی زبان مبارک سے نکل رہے تھے آپ اپنے دونوں پیلوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ (البدایہ والنھایہ۔ ج ۲۲۳ ص ۸۸۔ رشید۔ ص ۱۰۳۔ ۱۰۲)

ہم نے مختصر ایہ مضمون نقل کر دیئے ہیں اس سے آپنے بیزید اور اس کی مفتحہ شخصیات کے کروار کو ملاحظہ فرمایا اور بیزید کے بارے میں صحابہؓ کے تاثرات خصوصاً بیزید کے بارے میں بخاری شریف کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ پیش نظر صرف اور صرف یہی ہے کہ حقائق کو حداشیان حق کے سامنے لا یا جائے۔

### بیزید محلہ شیخن کی فضلہ میں

اس بحث کو علیحدہ لکھنے کی ضرورت ہرگز نہ تھی کیونکہ اس کتاب میں اول سے آخر تک تمام حوالہ جات محدثین ہی کی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ تاہم چند محدثین کے نام بیزید لکھنے جاتے ہیں۔ ذرا توجہ سے اور تھبب، مدد، بہت دھرمی اور جاہلۃِ حیثیت سے دور رہ کر بھئی کوشش کریں۔

### بیزید کے لیے خود امیر معاویہؓ کی بدوعما

ابن حجر القشی و قد تم عمر بیزید سوء مافعلہ۔ کثیری عمر بیزید کی اس کے بڑے علموں کی وجہ سے اس جملہ کی شرح آگے بیان کی جائیگی۔ واستحببت لدعوه ابیه فاتحہ لیم علی عہده الی مخطب وقال اللہم ان کفی انما عالمت لبیزید لماریت من فعلہ فبلغہ ما امتدت واعنه وان كنت انما حملی حب الاول الدلولہ وان لیس لما صنعت به اهلنا فاقبضہ قبل ان یبلغ ذاک دوسرا وجہ ان کے والد رضی اللہ عنہ کی قولیت ذعا ہے جس بائیس ولی عہدی پر ٹوکا گیا تو بر منبر انہوں نے ذعا مانگی۔ اے اللہ اگر میں بیزید کی ولی عہدی اس کی لیاقت کی وجہ سے کر رہا ہوں تو اسے میری استگوں پر پورا انتار اور اس کی مدد فرم۔ اگر میں حب والد میں آ کر اس کی بیعت لے رہا ہوں اور یہ اس لائق نہیں تو اس کو موت دیجے اس سے پہلے کہ حکومت جما سکے۔ اُردو مفہوم اب آپ دیکھیں۔ اس کی آمریت 60 رجب اور موت 64 ہے۔ آپ نے امیر مشیر پاہنچ والا ہمان حادی و الحمد کی امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی بدؤ عا اور اس کا ظہور ملاحظہ کر لیا باقی رہی اس کی عمر پر من اس کی شرح پڑھنی فصل کا منقطع ہوتا ہے۔

خوبی محمد یار سامحہ کی زبانی "فضل الخلاط" میں فرماتے ہیں روز خف باتی نہ امداد اولاً و

وے گر زین العابدین پس حق تعالیٰ از صلب دے آنقدر کہ خواست ازاں بیت نبوت بیرون آور دواز  
یزید و اخلاقش یک تن گلداشت کہ خانہ آبادان کند و آتش افروز و اللہ تعالیٰ راست ترین گویندگان  
است یہ حبیب خود کہ فرمودا ان شانگ حوالا بترا (الصرع النای من اصل السای نواب صادق حسن خاں  
بھوپالی ص 57 طبع نظامی کان پور۔ کربلا کے دن حضرت حسینؑ کی اولاد نزینہ سے بھر حضرت زین  
العابدین کے کوئی مرد باقی نہ بچا پھر حق تعالیٰ نے آپ کی پشت سے خاندان نبوت کے جتنے افراد کو پیدا  
کرنا چاہا پیدا فرمایا اور ان کو شرق و غرب میں پھیلایا چنانچہ کوئی نواح اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جوان  
حضرات کے وجود سے خالی ہوا ورنہ کبھی خالی ہو گا اور یزید اور اس کی نسل سے ایک شخص کو بھی باقی نہ  
چھوڑا کہ جو گھر کو آباد رکھے اور اس میں دیا جائے۔ کوئی نام لیونا رہا۔ اللہ تعالیٰ چاہے کہ جس نے  
اپنے حبیب سے فرمایا تھا کہ بے شک جو شدن ہے تیرا وہی رہے گا بے نام۔

### یزید اپنے بیٹے (معاویہ بن یزید) کی نظر میں

ثم قلد ابی الامر و کان غیر اہل لہ و نازع ابن شت رسول ﷺ فتصفت عمرہ و اہل حقہ و  
صار فی قبرہ رحمیا بذ تو ب ثم بکی و قال ان من عکم الامور علیہنا علمنا بسوہ مصرع و بکس محلہ وقد قتل عترة  
رسول ﷺ واباح الحمر و خرب الکعبہ لم اذق حلاوة الخلافة فلما تقلد مرار تحافظا کم امر کم واللہ عن کانت  
الدنیا خیر افقد علنا منحطا لعن کانت شرافتی ذریۃ ابی سفیان ما اصابوا مثہا۔ یزید خلافت کا اہل نہ تھا  
بکی وجہ ہے کہ وہ والد کی بدعا سے جلد مر گیا۔ پھر میرے والد یزید نے حکومت، بھنگی تو وہ اس کا اہل  
ہی نہ تھا اس نے قواس رسول سے ٹھکرا کیا۔ آخر اس کی عمر گھٹ گئی اور نسل مٹ گئی۔ (بغیر توبہ کے یزید  
کا مرنا) اور پھر وہ اپنی قبر میں اپنے گھننا ہوں کا بوجھ لے کر فن ہو گیا (یزید فاسق تھا) معاویہ یہ کہ کر  
روئے گئے پھر کہا جو بات ہم پر سب سے ذیادہ گراں ہے وہ بھی ہے کہ اس کا نہ انجام اور نہیں عاقبت  
ہمیں معلوم ہے (اور کیوں نہ ہو جیکہ) یزید ہی قائل حسین و عترت رسول ہے۔ اُس نے واقعی عترت  
رسول کو قتل کیا (یزید شر ابی اور فاسق تھا) شراب کو مباح کیا۔ بیت اللہ کو بر باد کیا اور میں نے خلافت کی  
خلافت میں چکھی تو اس کی تنبیؤں کو کیوں جھیلوں؟ اس لیے اب تم جانو اور تمہارا کام۔ خدا کی قسم اگر  
دنیا خیر ہے تو ہم اس بڑا حصہ پا پھکے اور اگر شر ہے تو الجو کچھ ابو سفیان کی اولاد نے دنیا سے کمالیاد وہ کافی  
ہے۔ یہ سے خود یزید کے بیٹے معاویہ کا آخری خطبہ۔ صواعق ص 224۔

### ابن زیاد کی نظر میں

ابن جریر طبری کے حوالے سے مرقوم ہے حدث ابن حمید قال حدث ابن جریر عمن مغربہ قال کتب

یزید ابی این مر جانے ان اغز این الایر فقال لا جمع هال الفاظ ایذا قال ابن بنت رسول ﷺ وال دنیا

البیت۔ یزید نے ابن هر جانہ عبد اللہ بن زیاد کو لکھا کہ جا کر ابن الزبر سے جنگ کرو تو ابن زیاد نے کہا کہ میں اس قاس (یزید) کی خاطر دنوں برائیاں اپنے اعمال میں بھی جمع نہیں کر سکتا کہ رسول صلی اللہ علیہ واله وسلم کے قواں کو (بھی) قتل کر چکا اب خانہ عقبہ پر بھی چڑھائی کروں۔

**یزید شمر بن ذی الجوش کی نظر میں:**

چند بحث میں میرزان الاعدال میں شمر بن ذی الجوش کا ترجیح کے حوالہ سے گذر چکا ہے  
قال و تحقیق فیض خصوص ان امراء ناھولا، امر دنا با مرلم نخافتهم ولو خالفا هم کنا شرمان حمدہ الحمد الشفاعة۔

**امام طبری کی شہادت:**

آمریت یزید کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قتل جماعتہ صبرا نہم مغلیل بن سنان و محمد بن ابی الجهم بن حذیفہ و یزید بن عبد اللہ بن زمود باعث الماقین علی انہم خول یزید۔ جب انصار مدینہ نے یزید کی سے خواری و بد کرداری کے سبب اس کی بیعت قبول نہ کی تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو ایک فوج کشیر کے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب یہ حکم دے کر روانہ کیا کہ تین دن تک مدینہ طیبہ کو اپنی فوج کیلئے حلال کرو۔ ان دنوں فوج کو مکمل آزادی ہے جو چاہیں وہاں کرتے پھر اس مدت میں کسی کی جان دمال کو امان نہیں ہے چنانچہ طبری فرماتے ہیں کہ اس مسلم نے ایک جماعت کو زندہ گرفتار کر کے قتل کرایا جن میں مغلیل بن سنان ابی الجهم بن حذیفہ اور یزید بن عبد اللہ بن زمود بھی تھے اور باقی لوگوں سے اس شرط پر بیعت لی کہ وہ یزید کے غلام ہیں۔

**آمریت یزید حافظ ابو بکر ابن ابی خیثہ کے نزدیک:**

بمندرجہ جو یہ بن امام سے تعلق فرمایا ہے وہ قتل من قتل ویا لیع مسلم (بن عقبہ) الانس علی انہم خول یزید حکم فی دماہم و اموالہم و حلہم بہاش۔ قتل کیے گئے جن کو قتل کرنا تھا یا جن کو قتل ہونا تھا تو مسلم بن عقبہ نے باقی لوگوں سے اس شرط پر بیعت لی کہ وہ یزید کے غلام ہیں ان کی جان و مال اور بیوی بچوں کے بارے میں یزید جو چاہے حکم کرے۔

**امام طبرانی کی نظر میں آمریت یزید:**

امام طبرانی نے بحوالہ محمد بن سعید بن رمانہ فرمایا ہے کہ قلم کان من خلامم علیہ ما کان فوجہم فا با حما ملا ما ثم دعاصم ابی بیعت یزید و انہم عبدالقمر فی طاعة اللہ و محضیۃ۔ جب اہل مدینہ سے یزید کی جو مخالفت ظاہر ہوئی تھی ظاہر ہوئی تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو ان کی طرف بھیجا اس نے آکر تین دن تک مدینہ کو حلال کر دیا جس کا حال امام طبری کی روایت میں لکھ چکا ہوں پھر لوگوں کو یزید کی بیعت کیلئے اس شرط پر دعوت دی کہ وہ یزید کے زرخیز غلام ہیں۔ اللہ کی اطاعت ہو یا معصیت۔ بس آمران

اقدار کے اثبات کیلئے اتنی روایتیں کافی ہیں امام طبری کی البتہ تویق کی ضرورت ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔ (تویق امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری) امام طبری مجتهدین اہل سنت میں بڑے نامور امام گذرا ہے یہ وجہ مغالطہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس نام کا ایک دوسرا راضی عالم بھی گذرا ہے مگر امام طبری ابن جریر کی تاریخ ناصیحت کا ساتھ نہیں دیتی مگر حافظ مغربی ابو بکر بن العربي گرچہ تمام مؤرخین اسلام سے نالاں ہیں مگر امام طبری سے ان کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ تمام مؤرخین اسلام میں اگر ان کو کسی مؤرخ پر اعتماد ہے تو وہ امام محمد بن جریر طبری ہی ہے "العواصم من القواصم" میں فرماتے ہیں ولا تسموا المؤرخ کلاماً الا طبری طبری کے سوا کسی کی مؤرخ کی کوئی بات نہ سنو۔ (ولله در القائل ص 127 رشید)۔

### محدث ذی شان قاضی عیاض کی تصریح:

امام زنجاری کا اپنی جامع میں باب اثم من کا داہل المدینۃ میں لا یکید اهل المدینۃ احمد الانماع کمانیجاع الحکم فی الماء اور صحیح مسلم میں برداشت سعد بن ابی وقاص وابی ہریرہ یہ لفظ ہیں من اراد اهل المدینۃ بسوء اذا به اللہ کماید و ب الحکم فی الماء۔ باب تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء و ان من اراد حکم بادا به اللہ۔ پر قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ کمانیجاعی شان من حاربها ایام بی امیہ مثل مسلم بن عقبہ فانہ حلق فی منصرفہ عنہا ثم حلق بیزید بن محاویہ مرسل علی اثرذا لک۔ جس طرح کران لوگوں کی شان و شوکت ختم ہو کر وہ گئی جنہوں نے بنو امیہ کے عبد حکومت میں اہل مدینہ سے جنگ کی تھی جیسے مسلم بن عقبہ کو وہ اس جنگ سے پلتے ہیں ہلاک ہو گیا اور پھر اسی طرح اس مہم پر بھینے والا خود بیزید بن محاویہ بھی اس کے پیچے پیچے موت کے منہ میں چلا گیا (وفات بیزید 64ھ)۔

### امام نسائی کی نظر میں:

حضرت سائب بن خداو سے مرفوعاً روایت ہے کہ من اخاف اهل المدینۃ ظالمیم اخافہ اللہ و کانت علیہ لعنۃ اللہ (ترجمہ) جو ظالم اهل مدینہ کو خوف میں بٹلا کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوف کو مسلط کریگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنۃ ہو گی۔

### علامہ یاقوت حموی کی حقیقت:

قونزہرہ میں لٹکر شام کے ہاتھوں موالی میں سے ساڑھے تین ہزار انصار میں سے چودہ سو اور بعض ستر ہے سوتا تھے ہیں (شیخ الحدیث محمد زکریا نے مہاجرین و انصار کی اوپنچ درجہ کے صحابہ میں سے سترہ سو کی تعداد لکھی ہے وہ بزرگوام (یعنی تا بعین رحمہم) اور بچوں اور عورتوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے) صرف قریش میں سے تیرہ سو حضرات قتل کئے گئے۔ بیزیدی لٹکر نے مدینہ شریف میں

داخل ہو کر اموال اور اولاد کو بھی لوٹا۔

### یزید کی شفاقت ۱

علامہ شیر اوی شافعی عبد اللہ بن محمد بن عامرؓ کے مطابق۔ لاریب ان اللہ سبحانہ قضی علی یزید بالشفاقۃ فقد تعرض لآل الہیت الشریفۃ بالاذمی فارسل جنده لقتل الحسین وقتہ و بی حریم و لا ده و هم اکرم اہل الارض حیفۃ علی اللہ سبحانہ۔ لاریب حق تعالیٰ نے یزید پر شفاقت مسلط کی کہ اس نے آل ہیت شریف نبوی کوستا نے پر کمر باندھی۔ قتل حسین کیلئے اپنی سپاہ بھیجی ان کو شہید کیا ان کی حرم اور اولاد کو اسیر ہنا یا حالانکہ یہ حضرات اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزد یک روئے زمین پر تمام ہنسے والوں سے زیادہ محزر تھے۔ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قتل حسین میں یزید ہی کا حکم تھا۔ اب امام نسائی کی روایت جو گزر بھی ہے اس کو ٹوڑ رکھ کر نتیجاً خذ کریں۔

### ابن حجر عسکری کی تحقیق:

جس کا مقدمہ یزید کے کردار کی وضاحت ہے۔ ولا خلاف ان یزید غیر المدینۃ بھیش و اخاف اهلها والحدیث الذی ذکرہ (من اخاف اہل المدینۃ ظلمًا اخافہ اللہ و علیہ لعنۃ اللہ و الملائیۃ و النّاس و جھنّم) روایہ مسلم و وقع من ذاکہ بھیش من التّخل و الفساد لعظم و اسی و اباحت المدینۃ ما ہو مشہور حتیٰ فض خوبیہ ملکہ بکرو قتل من الصّحابة غودا لک و من قرہ القرآن خوبیہ ملکہ نفس و اباحت المدینۃ ایامہ و بطلت الجماعت من المسجد الہجوی اماماً و اخافت اهل المدینۃ ایما قلم یکن احمد ادخل مسجد حاجی و قلعہ الکلب والذکاب وہالت علی منبر ملکۃ تصدیقاً لما اخبر بر النبی ﷺ۔ ولم يرض امير ذاکہ بھیش اہلہ بیان یہا یوہ یزید علیہ انہیم خول لہ ان شاء باع و ان شاء احتق فذ کر لہ پھر صم الدین علی کتب اللہ و سنت رسول نصر بعده ثم سار بیته هذہ الی قیال ابن الزیر فرمد اللعنة بانجین و احرقو حبالاشار۔ این مجرم کیستے ہیں کہ قایی شیٰ اعظم من هذہ القہبائی و قعت فی زمانہ تاہیہ عود و ہی مصداق الحدیث سابق لا یزال اسرائیلی قاتما بالقطحتی یتہمہ رجل من بنی امیہ یقال له یزید۔ (یزید فاس خبیث تھا) بانہ لا بخوبی نہ یزید و ان کان فاستاخیث۔ وللقول بانہ مسلم فمحفوظاً شریف سکیر جائز کما اخبر بر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی۔ (ترجمہ) عمارت بن حجر 899ھ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ یہیک یزید نے مدینہ شریف پر جنگ بوی فوجی لٹکر کے ساتھ اور اہل مدینہ کو ڈرایا اور (ابو یعلیٰ نے) جو حدیث ذکر کی ہے وہ مسلم نے روایت کی ہے اس لٹکر سے خون ریزی اور فساد عظیم اور قیدی ہنانا اور مدینہ شریف کا لوٹا۔ یعنی اہل مدینہ کا مال قیمت ہنانا یہ مشہور ہے اور تین سو (حالانکہ مشہور ایک ہزار ہیں مگر بعض

علماء کی تحقیق ایک ہزار لاکوں کو حمل ہوتا ہے عصمت دری زیادہ کی ہوئی) باکرہ لاکوں کی عصمت دری ہوئی اس تعداد میں صحابہ قتل کیتے گئے۔ قاری القرآن سات سو شہید کیتے گئے کئی دن مدینہ منورہ کو حلال رکھا گیا مسجد نبوی میں جماعت ختم ہو گئی۔ مدینہ منورہ کئی دن تک ابزار ہاکسی کو مسجد نبوی میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوتی تھی حتیٰ کہ مسجد نبوی میں کتے اور بگیاڑ پھرتے تھے اور منبر نبوی پر پیشتاب کرتے پھرتے تھے یہ نبوی پیشگوئی کی تصدیق ہو گئی۔ اس کا یعنی یزید کا مقرر کردہ امیر الحجہش بغیر اس کے راضی نہ ہوتا تھا کہ تم غلامی یزید پر بیعت کرو چاہے تمہیں فروخت کر کے یا آزاد کرے۔ بعض لوگوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر بیعت ہونے کی صراحت کی تو انکو قتل کر دیا۔ پھر یہ لشکر مکہ شریف ابن الزبیر کے شہید کرنے کیلئے روانہ ہوا تو کعبہ شریف کو نشانہ بنایا گیا اسے جلا دیا گیا۔ یزید کے زمانے میں جو خرابیں واقع ہوئیں اس سے زیادہ بڑی خرابیاں اور کیا ہوں گی یہ اسی حدیث ابویعلی والی کی تصدیق ہے۔ گرچہ یزید فاسق خبیث تھا تاہم اس پر لعنت جائز نہیں۔ ایک قول کے مطابق یزید مسلمان تو ہے مگر وہ فاسق شیطان (خمر و شراب) مسکرات کا دلاداہ اور ظالم تھا۔

### یزید امام ذہبی کی نظر میں:

وقال الدّھبی ولما فصلَ يزيدَ با حملِ المدینةِ فقتلَ مع شریفِ الحجر و ابیانَ الْمُنکراتِ اشتدَ علیهِ الناسُ و خرجَ علیهِ غير واحدِ ولم يباركَ اللہ تعالیٰ فی عمرهِ۔ يزيدَ نے اہل مدینہ کے ساتھ جو کچھ کرنا تھا کیا تو لوگوں نے اس پر عصر کیا اور خرونج کیا اکثر علاقوں نے (کوفہ میشہ، مکہ) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں برکت نہ رکھی (یعنی ہلاک کر دیا)۔ ذبیحی کا دوسرا قول۔ مشقی میں لم نعتقد انه من الخلفاء الراشدین کما قاله بعض الجهمة من الاكراد هو الحق۔ وبحن نقول خلافة المبوبة ثلاثون سنة ثم صارت ملکاً كما ورد في الحديث۔ یزید کان ملک وقت و صاحب السیف کا مثالہ من المرؤاۃ والعباسیہ۔ (ترجمہ) ہمارا یہ اعتقاد نہیں کہ یزید خلفاء راشدین میں سے تھا جیسا کہ بعض جانل کر دوں کا عقیدہ ہے اور ہم تو اس کے قائل ہیں کہ خلافت نبوت یاد کیسی خلافت کے ساتھ لفظ نبوت ہے۔ تیس سال ہے پھر بادشاہت ہو گئی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ (تو ضمیح یزید) امیر معاویہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اللہ ہم جلد حادیا و محمد یا ان کی شان ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قرآن میں شان اولیٰ حکم الراشدون کے الفاظ سے پیش کی گئی ہے تو معلوم ہوا خلافت راشدہ اور شی ہے اور خلیفہ راشد صونا اور بات ہے حضرت امیر معاویہ کی حکومت بطرز شہادت ضرور تھی مگر آپ تھے خلیفہ راشد یہ نکتہ ہے امام حسن رضی اللہ عنہم تک پانچوں خلفاء بطرز نبوت الغفرانی کے تاجدار تھے۔ یزید بھی مردانوں اور عباسیوں (الامار حرمہ) کی طرح اسے وقت میں ایک ظالم بادشاہ (صاحب تکوار و علم) تھا۔ (من

(107-108 رشید)

یاد رہتے کہ حافظ ذخیر رحمۃ اللہ علیہ یزید کو اچھا آدمی قطعاً نہیں سمجھتے جیسا کہ آپ نے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے ہیں وہ یزید پر الزامات عائد کرتے ہیں۔ (ائمه مسلمین کوئی بھی یزید کے حق میں شکن)

## حافظ ابن تیمیہ:

وَكَذَاكُونَهُ عَادِلًا فِي كُلِّ أَمْوَالِهِ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي جَمِيعِ أَفْعَالِهِ لَيْسَ هَذَا اعْتِقَادُ أَحَدٍ مِّنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَذَاكُ وَجُوبُ طَاعَتِهِ فِي كُلِّ مَا يَا مُرْبِهِ وَإِنْ كَانَ مُعْصِيَتُهُ لِلَّهِ لَيْسَ هُوَ اعْتِقَادُ أَحَدٍ مِّنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ یزید کا تمام معاملات میں عادل ہوتا اور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کا مطیع ہوتا یہ عقیدہ کسی کا ائمہ مسلمین میں سے کسی کا نہیں ہے۔

ابن حضارت: اور اسی طرح یہ بات کہ یزید کے احکام کی اطاعت واجب تھی خواہ وہ معصیت الہی ہی کیوں نہ ہو (یہ عقیدہ بھی کسی ائمہ مسلمین میں سے کسی کا نہیں ہے۔

## حافظ ابن حثیر:

حافظ ابن حثیر نے امام طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ ان یزید فی حدیث صاحب شراب یا غذ مأخذ الاحادیث یزید اپنی نو عمری میں شراب کا شغل رکھتا تھا اور اس میں لڑکوں والی اور باشی تھی۔ وکان فیہ ایضاً اقبال علی الشہوات و ترک بعض الصلوت فی بعض الاوقات و ما تھنافی عالی الاقوام و قد قال الامام احمد حدثنا ابو عبد الرحمن شناحیة حدثی بشیر بن نمر و الحوالي ان الاولید بن قیس حدثه انه سمع ابا سعید الحنفی يقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول یکون خانہ من بعد سنتین سنتہ اضا عمرو الصلوة و اتبعوا الشهوات فیون یکنون غیراً اخترقیز عرض کرتا ہے کہ علامہ ابن حجر عسکری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں وکان سمع ابی ہریرہ مسلم من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بامر عنة صلی اللہ علیہ وسلم فی یزید خانہ کان یہ عوالم حصرہ اپنی اعوذه بک من راس السنتین و امارۃ الحسین "فاصحاب اللہ تعالیٰ فتوفاه لستین سنتین و سنتین و كانت وقاۃ معاویۃ عنده ولدیہ انبہ سنتین فعلام ابو ہریرہ بولایتہ یزید بحد اسنتہ فاسعاؤ متبہ المعلم من فتح احوالہ بواسطہ اعلام الصادق احمد بن حنبل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذا اک.

ترجمہ: اور یزید میں یہ بات تھی کہ وہ خواہشات نفسانی کا گردیدہ تھا بعض اوقات نمازیں بھی نہ پڑھتا تھا اور اکثر اوقات بے وقت پڑھتا تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سعید خدریؓ کے ذریعے نقل فرماتے تھے کہ میں نے

رسول ﷺ سے منا تھا کہ سانحہ ہجرت کے بعد ایسے ہائی اخلاف مسلط ہوں گے کہ وہ نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور اپنی نسوانی خواہشات کی پیروی کریں گے جس وجہ سے (جہنم کی بدترین وادی) غنی میں ڈالے جاؤں گے۔ احضر قیفر عرض کرتا ہے کہ ابن حجر عسکر رحمہ نے لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم تھا یزید کے بارہ میں اس مجد سے ابو ہریرہؓ اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگتے تھے کہ اللہ میں آپ کی ذات سے 60ھ اور یہ کوئی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی ان کو 59ھ میں ہی وفات دیدی اور حضرت امیر معاویہؓ کی وفات اور اس کے بیٹے کی حکومت 60ھ میں ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہؓ اس کی حکومت اس سن میں بواسطہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے اس لیے اس کے بڑے احوال سے پناہ مانگتے تھے۔

**آخری فیصلہ ابن کثیر:**

قلب یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ اکثر نائم فی عمل شراب انحرافاتیان بعض الفوایح میں کہتا ہوں کہ یزید اس بد کرداری میں سب سے زیادہ شراب نوشی اور بعض فاحشہ افعال کی وجہ سے تنقید کی جاتی ہے۔

**یزید شیخ الاسلام محمد صدر الصدور کی نظر میں:**

یا نکدنا خوش باودند از یزید اهل حریم و مبارور دست نکر و ندبہ بیعت دے جزا اہل شام پناہ تو اید پدر ش معادیہ و امتیاع آور دعبد اللہ وغیر وے از بیعت آن نا اہل کہ مسرف در معانی و مر نکب کبا ر بود و پناہ گرفت از شر وے در گوشہ حریم پس تعین کرد شکر ہا القتال ابن زیر مکہ حالانکہ اهل حریم (مکہ و مدینہ منورہ) یزید سے خوش نہ تھے اور یزید کی بیعت پر بجز اہل شام کے کسی نے جلد بازی نہ کی۔ اہل شام نے بیجہ ولی عحد ہونے کے مگر حضرت عبد اللہ بن زیر اور ان کے علاوہ دیگر حضرات اس نا اہل جو معاصی میں حد سے زیادہ بڑھنے والا اور کبا ر کا مرتب ہونے والا تھا کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن زیرؓ نے یزید کے شر سے بچنے کے لیے حریم محترم میں جا کر پناہ لی تھی مگر اس نے انہیں قتل کرنے کے لیے حریم مکہ میں عیشکر بھیج دیا۔ یاد رہے کہ عبد اللہ بن زیر کے پارے میں یہی شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ نہ خروج کرو، بر احمدے و نہ خدا نہ مردم را بے بیعت خود۔ اور نہ انہوں کسی کے خلاف خروج کیا تھا نہ لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی تھی۔

**دجال یزیب صموان، عمر بن سعید اشدوق، مسلم بن عقبہ، حسین بن نمير، شمرا اور ابن زیاد۔**

ان کے سیاہ کار ناموں سے محمد شین کرام کی کتب بھری پڑی ہیں۔ یہ کتابچہ اسکا حامل نہیں

کان کے احوال و تراجم اور ان کے بارے میں محدثین کرام کی آراء درج کی جائیں۔ مردان، ولید سے پہلے ہی حضرت حسینؑ کا سر قلم کرانا چاہتا تھا۔ ابو بکر بن عبدالرحمن بن ابو بکر اور امام المؤمنین سید عائشہؓ کے شان میں گستاخیاں کرتا تھا۔

عمرو بن سعد اشدق نے ابن زبیر کی گرفتاری کے لیے مکہ شہر پر فوج کشی کی۔ صحابی رسول حضرت شریحؓ کی بیوی اور گستاخی کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں گستاخانہ کلمات منہ سے نکالے۔

**عمرو کی مذمت حدیث میں:**

عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله يقول ليه عفن على منبرى جبار من جباره بي امييه حتى يسل رعاوه قال فأخبرني من رأى عمرو بن سعيد بن العاص رفع على منبر رسول الله رواه أحمد في منده - نبي عليه السلام نے فرمایا کہ میرے منبر پر بھی امیہ کے ایک ظالم کی تحریر پھوٹے گی۔ حقیقت بنتے گے گی۔ ابو هریرہؓ نے بطور جسم دید گواہ شہادت دی۔

حسین بن نميرہؓ ہی ہے جسے ۶۳ ھ میں مکہ شریف پر سنگ باری کی تھی۔ علامہ سیوطی نے حج فرمایا کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ وہم یقولون ضعیتو امیہ یوم کربلا بالدین۔ (ص ۲۷۲ اعریبی) مجتبائی لوگوں کی زبان پر یہ جملہ عام تھا کہ بتوامیہ نے واقعہ کربلا کے دن دین کو ذبح کر دا۔

**یزید، ابو بکر حاصؓ کی نظر میں:**

وقد كان اصحاب النبي ﷺ يخرون بعد الخلفاء الاربعه الامراء المفساق وغزا ابو ايوب الانصارى مع يزيد المعنين - اصحاب کرام خلفاء اشدقینؓ کے بعد فاسق امراء کے ساتھ بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے جیسے ابو ايوب انصاری نے یزید المعنین کے ساتھ متحمل کر جہاد کیا۔

**علامہ جلال الدین سیوطیؓ**

بعض محدثین ان کو یہ دین شرع و دین متین میں شمار کرتے ہیں۔ تاریخ الخلفاء میں الحنفی قاتلہ و ابن زیاد مع یزید ایضاً۔ وکان قتلہ بکر بیاد و فی قدیمة قصہ فیما طول لا تکتمل القلب ذکرها۔ خداوند تعالیٰ آپ کے قاتل پر، اور ابن زیاد پر اور یزید پر لعنت کرے آپ کی شہادت کربلا میں ہوئی آپ کی شادت کا قصہ طویل ہے۔ کوئی دل اس کے سنتے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔

**علامہ سعد الدین نقشبندیؓ**

**وَتَقْوَىٰ إِلَى جُوازِ الْمُنْعَىٰ مِنْ قَتْلَةٍ أَوْ امْرَبٍ أَوْ جَازَهُ وَرَضِيَّ بِهِ الْحَقُّ أَنْ رَضَاءَ يَزِيدَ يَقْتَلُ أَحْسَنَ**

و استبشارہ بذالک و احانتہ اہل بیت النبی ﷺ مراتع اتر معناہ و ان کا ن تفاصیلہ احادیث لان تو قف فی  
شانہ بل فی ایمان لعنت اللہ علیہ وعلی النصارہ واعوانہ (محمد شین کرام فقہاء عظام اور ائمہ دین نے لعنت  
کرنے کے جواز پر اتفاق فرمایا ہے ہر اس شخص پر کہ جسے حسینؑ کو شہید کیا، یا اسکا حکم دیا، یا اس عمل کو  
جاڑی مانا، یا اس سے خوش ہوا۔ (یہ تو اصول بیان کیا گیا ہے اب اس اصول کی ایک جزو کی  
وضاحت) اور حق بات یہی ہے کہ حضرت حسینؑ کے قتل پر یزید کاراضی ہونا، اسپر خوش ہونا، اہل بیت  
نبوی ﷺ کی اہانت کرنا، تمام امور کی تفصیل گرچہ بطريق احادیث نہیں لیکن بلحاظ تو اتر متواتر ہیں  
(جبکہ تو اتر کے جیج اقسام اربعہ کا منکر کافر ہوتا ہے) اس لیے ہمیں تو اسکے بارے میں کیا اس کے سب  
ایمان میں بھی کوئی تردید نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو اور اس کے تمام انصار و اعوان پر، (مگر اس  
سے پہلے والی عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں) انه کفر حسین امر بقتل الحسين۔ یہ فدقہ کا ایک پختہ اصول بیان  
کیا گیا ہے کہ جس طرح صحابی رسول کو قتل کرنے والا کافر ہے اسی طرح قتل کا حکم کرنے والا بھی کافر  
ہے۔ اس کے حاشیہ پر عبید اللہ قدم حاری لکھتے ہیں قال المیر اس ان الامر بالقتل معصیۃ لا کفر علی قواعد  
اہل سنت و اجماعۃ۔ نہ اس میں ہے کہ امر قتل فتنہ ہے کفر نہیں واجب عن بعضهم ان کان راضیہ بہ مبترا  
پرسود اب غایی السرور و هذا اکفر لاریب فهم۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ یعنی یزید راضی بر قتل تھا  
خوش تھا اور انتہائی مسرور تھا۔ یہ فعل بلا شک و شبہ کفر ہے۔ فتنہ لان تو قف۔ میں اشارہ امام غزالی کی  
طرف ہے کہ فی لعن الاشخاص (المعینہ) خطر بیحیب فلا خطر فی المکوت عن لعن الہمیں فضلا عن غیرہ  
(حاشیہ ۲، بحوالہ عصام) کہ معین شخص پر لعنت کرنے میں خطرہ (ایمان) ہے پس اجتناب چاہیے جیسا  
کہ شیطان پر لعنت نہ کرنے میں کوئی غناہ نہیں تو دوسروں پر لعنت نہ کرنے میں کوئی جرم ہے اسکا  
جواب ہے نحن لان تو قف فی شانہ پر لکھتے ہے ای فی شان یزیدون فتح فعلہ او فی شان لعنة بل نجرم بہو ز  
یعنی یزید کے حال اور برے کردار میں یا پھر اس پر لعنت کرنے کے جواز میں ہم بالیغین صحت کا درجہ  
رکھتے ہیں۔

### شمس الاسلام امام ابو الحسن بن محمد الملقب به عماد الدین

واما قول السلف فی لعنت قیمة لاحمد قولان تکوئ وتصریح الما لک قولان تکوئ وتصریح ولابی  
حنیفہ قولان تکوئ وتصریح ولنا قول واحد التصریح دون التلویح ایخ لعنت کے متعلق اسلاف کے  
اقوال۔ امام احمد ما لک ابی حنیفہ ان تینوں سے دو قول ہیں تکوئ اور تصریح بکرہار ایک قول ہے تصریح  
کانہ کہ تکوئ۔ یہ شمس الاسلام امام غزالی کے استاذ بھائی ہیں انہیں غزالی ہائی کا لقب حافظ عبد الغافر  
فارسی فی دیا ہے امام غزالی متصوفین میں سے ہیں مگر دونوں شافعی المسلک ہیں۔ امام غزالی مورخ نہیں

ہیں جبکہ یہ سوراخ بھی ہیں۔

مولانا غلام ربانی صاحب مصنف ازلۃ الخطا فی رد کشف العطا، فرماتے ہیں۔ اور ظاہر ہے لعن طعن کرنے سے اسکے وباں میں کمی آتی ہے۔ جس کے بارے میں لعن طعن کیا جاتا ہے لمہا ازبان کو لعن طعن سے آلوذنیں کرتے اور تخفیف عذاب کے باعث یزید پلید کی روح کوشانیں کرتے۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اسی طرح گناہ کا بھاری بوجہ لا دے لا دے کر شکست رہے۔

پھر اگر یہ کہا جائے کہ بعض علماء مذهب شافعی (صرف شوافع نہیں بلکہ احناف بھی شامل ہیں) میں ایسے بھی ہیں جو یزید پر لعنت کی اجازت نہیں دیتے حالاں کہ ان کو یہ علم پے کہ وہ لعنت سے بڑھ کر اور زیادہ وباں کا مستحق ہے تو ہم کہنے گے یہ منع کرنا اس احتیاط کی بنا پر ہے کہ کہیں یہ سلسہ حد سے نہ بڑھ جائے جیسا کہ روافض کا شاعر ہے۔ ان دو حوالوں سے لعنت نہ کرنے کی حکمت بھی معلوم ہو گئی۔

## علماء دیو پنڈ اور یزید

یزید اور اسکے افعال بد پر احادیث اور اقوال ائمہ و محدثین بہت ہیں۔ جن میں سے بطور نمونہ بائیکس محمد شین کی عبارات بمعنی ترجمہ لکھ دی گئی ہیں۔ جن کے بعض حوالے بلا واسطہ اور بعض بلواسطہ ہیں۔ بلواسطہ حوالوں میں سے اکثر علامہ ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری کے بھی ہیں (خروج حسین بر یزید کا خلاصہ) ایک تھی حوالہ جو تبلیغ الرحمان والملائک پر بصورت تعلیق عبد الوہاب عبداللطیف استاذ المساعد بكلیة اصول الدین بجامعة الازهر کا ہے حقائبیت حسین کے لیے دیکھ لیں۔ حق بات وہی ہے جیسے سعد نے کہا کہ خروج حسین ظلم یزید کی وجہ سے اس پر تھا اور اسکی بد کرداری کی وجہ سے حضرت حسین ظلم و جور اور بد کرداری یزید کو مٹانے والے تھے۔ آگے اصول دین بیان کیا کہ خروج، امام ظالم پر اس وقت حرام ہوتا ہے جب استقرار احکام ہو چکا ہو یعنی خلافت جم پکی ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ خلافت (یعنی حکومت) یزید جی تھی یا نہیں کیوں کہ خروج امام حسین گماہ اراضی اصول دین پر ہے۔

اسلامی دار ہائے خلافت تھیں ہیں۔ اول مرکز خلافت مدینہ منورہ ہے..... یعنی محمد رسول

صلاللہ علیہ وسلم کا دار الخلافہ، سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا دار الخلافہ، امیر المؤمنین الشہید فی الحجر اب سیدنا عمر ابن الخطابؓ کا دار الخلافہ، امام مظلوم جامع و تاشریف آن صاحب الحکم والحياء سیدنا عثمان بن عفانؓ، امام الصالحین مظہر الحجابت والغراہب سیدنا علیؓ کا دار الخلافہ والاخلافہ دوم کو ف..... یعنی حضرت علی کرم اللہ وحده (آخری ایام)۔ سیدنا حسن ابن علیؓ سبط رسول اللہ ﷺ، دار الخلافہ سوم ..... دشیت، یعنی امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ کا دار الخلافہ، ان تینوں دار ہائے خلافت کے بارے میں آپ بڑھ کے

ہیں کہ امر اسلامیں اور انعقاد حکومت کی کیفیت کیا تھی۔ تو خروج حسین " پر ناراضگی کس وجہ سے ہے۔ ہاں جب مسلم بن عقیل کی ابن زیاد نے مخالفت کی تو اہل کوفہ ابن زیاد کی طرف پھر گئے۔ اگرچہ دشمن میں بھی اہل حل و عقد کا اجماع نہیں ہوا تھا۔ عوام الناس کے اجماع کا شریعت میں اعتبار نہیں۔ پھر بھی ہم اس کو بھی مخالف کی رائے پر انعقاد تصور کر لیتے ہیں۔ اور امام نے رجوع قولی فعلی کر لیا تو پھر شہادت کا کیا مطلب، پانی بند کرنے کا کیا مطلب، بے گور کفن لائے اور لاشوں پر گھوڑے دوڑانا، اموال لوٹانا، قیدی بنانا، ان سب امور کی وجہ کیا تھی۔ یہ صرف اور صرف ظلم، جور، بد کردواری، عناد اہل بیت نبوی، اور محبت اہل قلیب پر بڑی یہ کے سوا کچھ نہ تھا۔

رجال کا حال بھی مشہور ہے۔ رعاف عمرو بن سعید کا قصہ تطہیر الجان ص ۶۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مروان کی صحابہ سے گستاخی اور بے ادبی خصوصاً عبد الرحمن بن ابی بکر سے (عبد الرحمن ۶ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں شرف بے اسلام ہوئے اور بخوبی حیثے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے آپ سادات اسلامیں میں سے تھے اور کان مظلما میں احل الاسلام حیثے عظیم مرتبے سے پہچانے جاتے تھے۔ اور سیدہ عائشہ بنی کی محبت کا مکلف سیدہ زہرا کو بھی کیا گیا ہے اس حدیث کے مطابق جس میں ہدایا کی عطا میں عائشہؓؑ پاری کا انتظار نہ کرنے کی سفارش لیکر گئی تھیں۔ مروان کا حضرت حسین " سے بد تیزی کرنا اور سب بکنا (ان مروان سب الحسین بن علی سب قیجاجتی قال والله اکرم احل بیت ملعونون) العیاذ باللہ۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔ ۲ ان مروان لما ولی الدین تھا کان یسب علیاً علی المحرر کل جمعة ثم ولی بحدہ سعید ابن العاص فكان لایسب ثم اعید مروان فعاد للسب وكان الحسن یعلم فکث و لایی خل المسجد الاغد الاقامة فلم یرض بذلك مروان حتی ارسل الحسن فی بیت بالسب لبلیغ لایبی ولایع تطہیر الجان واللسان ص ۶۳۔

یہی مروان سیدہ عائشہ کا گستاخ، ولید بن عقبہ کو قتل حسین " پر ابھارنے اور اکسانے والا، اور عدم قتل پر ملامت کرنے والا۔ عمرو بن اشدق جو کرتا ہا مکبر (اپنے آپ کو خدا کی جگہ بیٹھنے عالا سمجھنے والا) کی صفات سے مشہور تھا۔ نہایت مفتر و اور حضرت شریع سے گستاخی کرنے والا۔ یزید کے سب رجال قرابت رسول کے حقوق روئے والے، ابن زیاد کا معقل بن یسار، عبد اللہ بن مفعول، عائذ بن عمر، اور ابو برزہ سے بد تیزی کرنا۔ (یعنی ابتداء گستاخی و بے ادبی اور ابھارنے بے حرمتی حرم پاک) پھر کامیابی کی امید کس بنا پر، اور یزید یہ بہتان اور افترا اپنے ہا جاتا ہے کہ تمن سو مصحابہؓ یزید کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ سوال یہ یہیدا ہوتا ہے کہ ان تمام مصحابہؓ میں سے کیا ایک صحابیؓ بھی یزید کے کسی کارنامے میں شامل تھا۔ مجذوبان بن بشیر جو امیر معاویہؓ کے وقت سے کوفہ کے گورنر تھے اور انہیں بھی مسلم بن عقیل کے معاملہ میں زمی کرنے کی وجہ سے معطل کر دیا گیا۔ وہی آپ بڑھ آئے ہیں کہ یزید اکثر

بڑے بڑے شہروں کی امارت بڑی عمر کے لوگوں سے لیکر اپنے کم عمر رشتہ داروں کو دے دیتا تھا۔ اور ایک حدیث ترمذی شریف اور نسائی شریف میں سے مشکواۃ کتاب الامارة فصل ثالثی میں بیان کی گئی ہے۔ کعب بن عجرہ سے مردی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ میں امارت سفہا (یوقوف) سے بچھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ امارت غھا کیا چیز ہے فرمایا میرے بعد عنقریب کجھ امراء ہوں گے جس نے ان کے دربار میں جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کی، نہ انکا مجھ سے کوئی تعلق ہو گا نہ میرا ان سے، اور نہ ہی حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اور جوان کے دربار میں داخل نہ ہو اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور نہ ظلم میں ان کی مدد کی، سودہ لوگ میرے ہیں اور میں انکا، یہی لوگ میرے پاس حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔ دعا استغاثہ نبوی قبول ہوئی اور ۵۵ھ میں انکا انتقال ہو گیا۔ اب بتائیں یزید کے ہاتھ پر کتنے صحابہ بیعت تھے۔ یہ نامکن الامر ہے جبکہ انکے ظلم کی داستانیں حد تو اترنک پہنچتی ہیں۔ دور یزید میں صحابہ کا موجود ہونا مختلف بات ہے ولید بن عبد الملک کی درمیں بھی صحابہ موجود تھے۔ (یہی وجہ ہے کہ علماء دین یونیورسٹیز یزید کے طرفدار ہیں۔)

### یزید علماء دینیونڈ کی نظر میں

یزید اور اس کے افعال بد پر احادیث اور اقوال ائمہ و محدثین بہت ہیں۔ جن میں سے بطور نمونہ باعث محدثین کی عبارات بسی ترجیح لکھ دی گئی ہیں۔ جن کے بعض حوالے بالا واسطہ اور بعض بواسطہ ہیں۔ بواسطہ حوالوں میں سے اکثر علامہ ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری کے بھی ہیں۔

### (خر و خ حسین بدر یزید بیک گل خلاصہ)

(شرط خروج اور مدار خروج حسین)

ایک یہی حوالہ جو تطبیر الجان والسان پر بصورت تعلیق عبد الوہاب عبد الطیف استاذ المساعد بکلیتی اصول الدین یونیورسٹی لاہور کا ہے حقانیت حسین کے لیے دیکھ لیں۔ حق بات وہی ہے جیسے حد نے کہا کہ خروج حسین ظلم یزید کی وجہ سے اس پر تھا اور اسکی بد کردہ بھی کی وجہ سے حضرت حسین ظلم و جور اور بد کرداری یزید کو منانے والے تھے۔ آگے اصول دین بیان کیا کہ خروج، امام ظالم پر اس وقت حرام ہوتا ہے جب استقرار احکام ہو چکا ہو (یعنی خلافت جم چکی ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ خلافت (یعنی حکومت) یزید بھی تھی یا نہیں کیوں کہ خروج امام حسین کا مداراً اسی اصول دین پر ہے۔

### اسلامی دارہائی خلافت

اسلامی دارہائی خلافت تین ہیں۔ اول مرکز خلافت مدینہ منورہ ہے..... (یعنی محمد رسول

اللہ تعالیٰ کا دار الخلافہ، سیدنا ابو مکر صدیق "کا دار الخلافہ، امیر المؤمنین الشہید فی الحجر اب سیدنا عمر ابن الخطاب کا دار الخلافہ، امام مظلوم جامع و ناشر قرآن صاحب الحکم والحیاء سیدنا عثمان بن عفان، امام الصالحین مظہر العجائب والغرا رسیب سیدنا علی کا دار الخلافہ۔

والا الخلافہ دوم کوفہ..... یعنی حضرت علی کرم اللہ وحده (آخری ایام)۔ سیدنا حسن ابن علی سبط رسول ﷺ، دار الخلافہ سوم ..... دمشق، یعنی امیر معاویہ بن ابی سفیان" کا دار الخلافہ، ان میتوں دار ہائے خلافت کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ امر اسلامیں اور انعقاد حکومت کی کیفیت کیا تھی۔ تو خروج حسین پر ناراضگی کس وجہ سے ہے۔ ہاں جب سلم بن عقیل کی ابن زیاد نے مخالفت کی تو اہل کوفہ ابن زیاد کی طرف پھر گئے۔ اگرچہ دمشق میں بھی اہل حل و عقد کا جماعت نہیں ہوا تھا۔ عوام الناس کے اجماع کا شریعت میں اختبار نہیں۔ پھر بھی ہم اس کو بھی غالپ کی رائے پر انعقاد تصور کر لیتے ہیں۔ اور امام نے رجوع قولی فعلی کر لیا تو پھر شہادت کا کیا مطلب، پانی بند کرنے کا کیا مطلب، بے گور و کفن لائے اور لاشوں پر گھوڑے دوڑانا، اموال لوٹانا، قیدی بنانا، ان سب امور کی وجہ کیا تھی۔ یہ صرف اور صرف ظلم، جور، بد کرداری، عناد اہل بیت نبوی، اور محبت اہل قلیب پر بردیہ کے سوا کچھ نہ تھا۔

رجال کا حال بھی مشہور ہے۔ رعاف عمرو بن سعید کا قصہ تطہیر البجان ص ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مروان کی صحابہ سے گستاخ اور بے ادبی خصوصاً عبد الرحمن بن ابی بکر سے (عبد الرحمن ۲ صفحہ حدیبیہ کے زمانہ میں شرف بہ اسلام ہوئے اور بھرت جیسے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے آپ سادات اسلامیں میں سے تھے اور کان معلمایین اہل الاسلام جیسے عظیم مرتبہ سے پہچانے جاتے تھے۔ اور سیدہ عائشہ جنتی کی محبت کا مکلف سیدہ زہرا کو بھی کیا گیا ہے اس حدیث کے مطابق جس میں حد ایا کی عطا میں عائشہؓ پاری کا انتفارانہ کرنے کی سفارش لیکر گئی تھیں۔ مروان کا حضرت حسین سے بد تمیزی کرنا اور سب بکنا (ان مروان سب الحسین بن علی سب قیحا حتی اقل والله اکم اہل بیت ملعونون) (العياذ بالله۔ والله وانا الیه راجعون۔ ۲ ان مروان لما ولی المدینہ کان۔ سب علیا علی الحیر کل جمعہ شہہ ولی بعدہ سعید ابن العاص فكان للرسب شہہ اعید مروان فخاطل رسوب و كان الحسن بن علیم فسکت ولا ید خل المسجد الاحد الاقامت فلم یرض بذلك مروان حتی ارسل الحسن فی پیته بالرسب البلغي لا یہی ولد الحنفی تطہیر البجان واللسان ص ۲۳۔

یہی مروان سیدہ عائشہ کا گستاخ، ولید بن عقبہ کو قتل حسین پر ابھارنے اور اسانے والا، اور عدم قتل پر ملامت کرنے والا۔ عمرو بن اشدق جو کہ متالما مکبرہ (اپنے آپ کو خدا کی جگہ بیٹھنے عالا سمجھنے والا) کی صفات سے مشہور تھا۔ نہایت مخرب و لور حضرت شریعہ سے گستاخی کرنے والا۔ یزید کے سب رجال قرابت رسول کے حقوق رومنے والے، ابن زیاد کا مغلل بن یسیار عبد اللہ بن مفعول، عائذ بن

عمر، اور ابو بزرگ سے بد تمیزی کرنا۔ (یعنی ابتداء گستاخی و بے ادبی اور انہا بے محنتی حرم پاک) پھر کامیابی ن امید کس بنانے پر، اور مزید یہ بہتان اور افتراق اپنے دھانا جاتا ہے کہ تمین سو صحابہؓ یزید کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام صحابہؓ میں سے کیا ایک صحابی بھی یزید کے کسی کارنا میں شارح تھا۔ بجز عمان بن بشیر جو امیر معاویہؓ کے وقت سے کوفہ کے گورنر تھے اور انہیں بھی مسلم بن عقیل کے معاملہ میں نزدی کرنے کی وجہ سے محظلہ کر دیا گیا۔ پچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ یزید اکثر بڑے بڑے شہروں کی امارت بڑی عمر کے لوگوں سے لیکر اپنے کم عمر رشتہ داروں کو دے دیتا تھا۔ اور ایک حدیث ترمذی شریف اور نسائی شریف میں سے مشکوٰۃ کتاب الامارة فصل ثانی میں یہاں کی گئی ہے۔ کعب بن مجرہ سے مردی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ میں امارت سنبھا (بیوقوف) سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نے امارت سنبھا کیا چیز ہے فرمایا میرے بعد عنقریب کچھ امراء ہوں گے جس نے ان کے دربار میں جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کی، نہ انکا مجھ سے کوئی تعلق ہو گا نہ میرا ان سے، اور نہ ہی حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اور جوان کے دربار میں داخل نہ ہو اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور نہ ظلم میں ان کی مدد کی، سو وہ لوگ میرے ہیں اور میں انکا، یہی لوگ میرے پاس حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔ دعا استغاثہ و نبوی قبول ہوئی اور ۵۵ھ میں انکا انتقال ہو گیا۔ اب بتائیں یزید کے ہاتھ پر رکنے سے صحابہؓ بیعت تھے۔ یہ ممکن الامر ہے جبکہ انکے ظلم کی داستانیں حد تواریخ پہنچتی ہیں۔ دور یزید میں سماں بکا موجود ہونا مختلف بات ہے ولید بن عبد الملک کی درمیں بھی صحابہؓ موجود تھے۔ (یہی وجہ ہے کہ علماء دیوبند بھی یزید کے طرفدار ہیں۔)

### مسالک دیو بند اور شاہ ولی اللہ

#### حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (تعارف)

وَإِنْ عَصَا بَنَاهُدْ وَعَصَلَةً عَلَى طَرِيقَةٍ قَدْ يَهْ لِيْسَ بِجَدِيْرَةِ اسْنَادِنَا فِي الدِّينِ مَتَّصِلَ بِصَدَرِ الْكَبِيرِ وَالْبَدِيْنِ  
وَالدَّمَامِ اشْهِيرِ اشْعَاعِ الْأَجْلِ وَلِي اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَمِ فَارِوقِ الدِّلْهُوِيِّ وَحَالِ اشْعَاعِ اشْعَاعِ الظَّهِيرَةِ مِنْ ان  
يَذْكُرَ..... کان من امر اشیخ "انه اتقن العلوم الدينيه و مباردها اولاً على والد العلامه اشیخ  
الهمام عبد الرحيم ثم رحل الى المحرمين زادهم الله شرفا و كرمه واستفاده من علمائهم و فضلاهم والا زام اشیخ ابا  
طاهر اندرودی بن ابراهیم بن الحسن اندرودی زميل مدحه منوره ..... ثم بعد على ذالك اولاده و احفاده  
فن اولاده اشیخ عبد العزیز اشیخ رفع الدين ثم اشیخ عبد القادر (واشیخ عبد الغنی) ثم غلف اشیخ عبد  
العزیز الخیده منفذ الحصر و منشد و مشهور في الافق اشیخ محمد اسحاق ..... وقد تلمذ على اشیخ محمد اسحاق

شیخ مشائخنا الشیخ عبد الغدیصار مدار علی الروایت فی عصره ..... و تلمذ علی الشیخ عبد الغنی شمس الاسلام والمسلمین العارف الحافظ الحفظ الشیخ محمد قاسم نانوتوی، موسس هذه المدرسة العالية وباتخها و المفقديه الحافظ محمد بن الولی الشیخ رشید احمد ..... كان فقيها مجتهد افاض ذرا ذا لک اماماً فی الاصول وهذا اماماً فی الفروع و شیخ نامنحها علم مفتح مبیض ..... ثم بلطفه الشیخ محمد قاسم شیخنا العدل الجیہ مسد و قته الشیخ محمود الحسن بنیع اللہ المسلمين بطبقاً (من المفروضات العلمیة والعملیة) آمين برحمک يا الرحم الرحمین۔

دیوبندیوں (محمد قاسم نانوتویاً و رشید احمد گنگوہی) کے امام فی البند حضرت شاہ ولی اللہ ہیں ہم وی جاراللہ روی لکھتے ہیں کہ عبید اللہ سندھی امام انقلابؐ و کان یعتقد فی الامام اعتقاداً لِمَ ار احداً یعتقد فی امام من الائمه الامم و مثل هذ الاعتقاد و ادب عظیم اعد و حن مل یعنی ان یکون احترام العالم الامام مثل احترام الصحابة الکرام للہی سید الانبیاء ﷺ یعنی امام انقلاب مولا نا سندھی امام ولی اللہ کے ساتھ ایسا اعتقاد رکھتے تھے کہ میں نے کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ کسی امام امت کے ساتھ ان جیسا عقیدہ رکھتا ہواں جیسا اعتقاد ادب عظیم ہے جسے اچھا سمجھا گیا ہے بلکہ چاہیے ایسا کہ عالم کا احترام اپنے امام کے ساتھ ایسا ہے جیسا کہ صحابہؓ نبی ﷺ کے ساتھ رکھتے تھے۔

### دیوبندیت کے امام

(بالفاظ مفتی عبدالشکور ترمذی صاحبؐ)

ہم نے عقائد میں تو امام تسلیم کیا ہے حضرت مولا نانوتوی کو اور فروع میں امام تسلیم کیا ہے حضرت رشید احمد گنگوہی کو اور دونوں سے ہمیں صاف اور سمجھیں علم ملا (معلوم ہوا کہ دیوبندیت مختصر ہے ان دونوں بزرگوں کے اتباع میں اب ایک کی اتباع کا دعویٰ کرتا اور ایک میں نقائص نکالنا، یہ کوئی دیوبندیت نہیں۔ ص ۹۷۔ اور جمیع الاسلام قاسم العلوم والخبرات امام الکیات شیخ نانوتویؐ کے پاس شیخ محمود الحسن نے علمی و عملی تربیت حاصل کی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

### مسلم دیوبند فیاضیہ

بسم اللہ الرحمن الرحيم

یزید کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلم لکھنے سے پہلے اسلاف میں سے دو ایک محدثین کے حوالہ جات جو چلی بجٹ میں نہیں لکھے گئے تاکہ (ان عصائب اخذہ عصیۃ علی طریقہ تدبیرتہ لیست بحدیثیۃ) ہماری جماعت دیوبند ایک پرانی جماعت کے طریقہ کی پابند ہے تھی پیدا شدہ بدعتات کی حامل نہیں، کی تصدیق ہو جائے۔ اور یہ بھی تکمل اذ عان اور یقین حاصل ہے کہ عقائد علماء دیوبند متصل الاقرآن اور متواترات سے ہیں۔ اسلیے سب سے سهلے علامہ بن اثیر کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

ابن کثیر کا منصافتہ تحریر یہ۔ وقد کان یزید فیہ خصال محسودہ من الکرم واللحم والفضاء  
والشعر والشجاعة وحسن الرائے فی الملك وکان ذا جمال حسن الماشرة۔ یزید کی ذات میں قابل ستائش  
صفات جیسے حلم و کرم فضاحت شعر گولی اور شجاعت و بہادری کی تھیں نیز معاملات حکومت میں عدم  
رائے رکھتا تھا۔ وہ خوبصورت، خوش سیرت تھا۔ (اسکے بعد لکھتے ہیں) وکان فیہ ایضاً اقبال علی<sup>۱</sup>  
الشہوات و ترک بعض المصلوأۃ فی بعض الاوقات و اما تھانی غالب الاوقات۔ اس میں یہ عادیں بھی  
تھیں شہوات کا اس میں میلان تھا اور بعض اوقات بعض نمازیں چھوڑ دیتا تھا۔ اور اکثر اوقات نمازوں  
کو فوت کر دیتا تھا۔ یعنی بے وقت پڑھتا۔ (یہ ہے حقیقت پسندی) اب اسکے بعد مزید حالات کیلئے۔  
علامہ ذہنی سیر اعلام الدبلاء سے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ یزید بن معاویہ کان ناصیباً فظاً غلیظاً جلغاً بیتا ول  
المسکر و یفعل لمنکر افتح دولت بقتل الشیعہ احسین و اختماً بوقعة الحرم فمقتلة الناس ولم يبارك في عمره  
وخرج عليه غير واحد بعد احسین کا حل المدينة اللہ۔

### مُكَفَّرٌ بِيَزِيدٍ بِنِ مَعَاوِيَةٍ

یزید بن معاویہ نہ حبایا اہل سنت والجماعت سے نہ تھا۔ بلکہ ناصیب تھا۔ سنگدل، بد زبان، بترش رو، جفا  
کار، نے نوش، بد کار تھا۔ انسے اپنی حکومت کا افتتاح شہادت حسینؑ سے اور اختتام واقعہ حربہ کے قتل عام  
سے۔ اس لیے لوگوں نے اس پر پھٹکا رکھتھی اور اسکی عمر میں برکت نہ ہو سکی حضرت حسینؑ کے بعد بہت  
سے لوگوں نے اس کے خلاف محفل اللہ کے لیے خروج کیا۔ جیسے کا حل مدینہ۔ یہ حوالہ الرؤس الباس  
فی الذب عن سنت ابی القاسم، دائلے نے بیان کیا ہے۔ (رشید ۲۲۸)

واعجب من ذالک من سخشن یزید المرید (تسویہ مطبوعہ میں لفظ المرتد ہے، مرید کا معنی سرکش ہے، هر تدوین  
مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے) الذی فعل بخیار الامد ما فعل وھنک مذکونۃ الرسول ﷺ و قتل  
احسینؑ السبط واحل بیته و حکم فعل ما لا میکن من مثل فعله عدو ہم من الانصاری ربما کان ارفق منه  
(اس جگہ امام غزالی کے بارے میں لکھا ہے) وما یحکون ضعیزیز الدامنزوں اور کتاب الشقاوة فی مشارکة  
بطوام المردیاۃ قایاک والتفیر یط دالا فرات و لکن العصر عنہما کا لقب علی الجرم مع تراکم الجمل کز منا انشغال  
الله العافية والسلامة آمین۔ و من غریب الفقه ما ذکرہ ابن حجر العسکری فی صواب عقائدنا لا یجوز لعن یزید و ان  
کان یجوز بالاجماع لعن من شرب المخمر من قبح الارحام و من ھنک مذکونۃ الرسول ﷺ و من قتل احسینؑ  
او امر بقتلہ قاتل و ما یزید بعینہ فلا وان کان قد فعل هذہ الایشیا فھو فاسق قطعاً و بحدی فھم نحوم کلاماً اعني ان  
لا یجوز لعن المعنین فھی کلیۃ فیقال لضم قیاس الدالۃ علی فحکم هذہ ان لا یحتج شرب المخمر لعنین والزرانی  
المعنین الی غیر ذالک فی جمیع احکام الشریعۃ لان الطریقتہ واحدة فظاهر ایضاً منطق کلم اان هذہ اشکل

الاول الضروري خافتموہ فای بر حان یقان بعدہ و صورتہ۔ هزار یزید شرب المخمر و شارب المخمر ملعون هذا یزید ملعون۔ اور اس سے بھی عجیب و شخص ہے کہ جو یزید مر یہ کو اچھا جانے یعنی اچھا بنا کر پیش کرے (کیے آجکل کے مومنین محققین نعمود بالله) یہ یزید تو وہ یزید ہے جس نے خیارامت بزرگان دین کے ساتھ ناگفتہ بہ معاملہ کیا۔ مدینۃ الرسول ﷺ کی حرمت کو خاک میں ملایا سبط پیغمبر حسینؑ اور انکے اہل بیت کو شہید کیا ان کی بے عزیزی کی اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو دشمنان اسلام نصاریٰ بھی نہ کرتے۔ (اب امام غزالی کے متعلق لکھتے ہیں) اور یزید کو اچھا بنا پیش کرنے والوں میں امام غزالی بھی ہیں لیکن وہ اپنی تمام تر کارگزاریوں میں حاطب اللیل کی طرح ہیں (رات کے اندر ہرے میں لکڑیاں جمع کرنے والے) کہ جو اپنی لکڑیوں میں سانپ پچھو بھی جمع کر لیتا ہے اور اسے کچھ پتا نہیں چلتا اور یزید کی حرکت کو وہی معمولی سمجھے گا جو توفیق الہی سے محروم ہو جس کوشقاوتوں نے لگیر لیا ہوا اور اس طرح وہ بھی اس کے مہلک کرتو توں میں اسکا شریک ہن گیا۔ لہذا تمہیں افراط و تفریط سے پچنا چاہیے لیکن اس سلسلہ میں صبر سے کام لینا ایسا ہی ہے جیسے انگارے کوٹھی میں پکڑ لینا خصوصاً جبکہ جہالت ائمہ چلی آتی ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں (یہ تو اسکے دورانی بات ہے اب ہمارے زمانہ کی کیا حالت ہو گی) ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور عافیت کے خواہاں ہیں آمین۔ شخص معین پراعتنہ کرنا اور اسکا جواب۔ اور فقد کانز الہ مسئلہ جس کو ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے یہ ہے کہ یزید پراعتنہ کرنا جائز نہیں اگرچہ بالاجماع ایسے شخص پراعتنہ کرنا جائز ہے جو شراب پیتا ہو قطع رحمی کرتا ہو، اور جو مدینۃ الرسولؐ کی عزت اور عظمت کو پامال کرتا ہے اور جو حضرت حسینؑ کا قاتل ہو یا ان کے قتل کا حکم دے یا ان کے قتل سے راضی ہو۔ لیکن خود یزید پراعتنہ نہیں کر سکتے اگرچہ اس نے ان تمام امور کا ارتکاب کیا تھا۔ اور وہ قطعاً فاسق تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے۔ ایسا ہی ہم ان کی فقد میں پاتے ہیں کہ کسی متعین شخص پراعتنہ کرنا را نہیں۔ یہ ان کا کلیہ ہے تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ تمباری اس فقد میں تو قیس الدلات کی ہنا پر یوں ہونا چاہیے تھا کہ نہ کسی متعین شراب خور پر حدگائی جاتی اور نہ کسی متعین زانی پر، اور اسی طرح سارے احکام شرعیہ میں بھی ہونا چاہیے تھا۔ اور اس صورت میں آپ کی منطق بھی ہوا میں ازگنی کیوں کر تم تو کی اس شکل اول کی بھی جو بالکل نتیجہ کے لحاظ سے بھی ظاہر ہے مخالفت کر رہے ہیں لہذا اب اس کے بعد اور کوئی دلیل تمہارے سامنے پیغمبر سنتی ہے کیوں کہ قیاس کی شکل اول کی صورت یہ ہے کہ یزید جسے شراب پی ہے اور شراب پینے والا ملعون ہے لہذا یزید بھی ملعون ہے۔ (رابط کیلیے ابن کثیر اور علامہ ذہبی کے بیانات کو ملا کر پڑھیں) علامہ محرر العلوم تکھنی فوائد الرحموت شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں اور انکا پہنچا یزید اگرچہ فاسقوں میں بڑا فاسق اخیث تھا اور منصب

حکومت سے کئی منازل دور تھا بلکہ اسکے تو ایمان میں بھی شک ہے اللہ تعالیٰ اسکا بھلانے کرے اور طرح طرح کی خبیث حرکتیں اس نے کی ہیں جو سب جانتے ہیں۔

(بیزید کا مزید کردار ان کے اپنے حامیوں کی تحریروں سے)

— (۱) بیزید موسیقی کا شوق رکھتا تھا۔ (۲) اسلام میں پہلا شکاری تھا، اس لیے چینا بھی سدھایا ہوا تھا۔ (۳) گلوکار عورتوں کو اپنے حرم میں رکھتا تھا۔ (۴) گلوکار اور زانی عورت سلامہ اپنے کمالات کی وجہ سے بیزید کے نزد یک سب پروفیشن لے گئی۔ (۵) سلامہ کے دو عاشق تھے جن میں احوص کا میا ب ہو گیا (۶) بیزید نے خود خادم کو بھیجا کہ سلامہ کو احوص کے پاس لے آئے۔ (۷) سلامہ اور احوص تمام رات اکٹھے رہے (۸) بیزید ہری تک چھپ کر انکی عشق بازی کا مظاہرہ کرتا رہا (۹) صبح دونوں نے اپنے عشق کا اقرار کیا تو بیزید نے سلامہ احوص کو دیدی (۱۰) اور اس کو انعام سے بھی تواز ا۔ واللہ اعلم اب بتائیے کہ جو باتیں حسینؑ نے اپنے خطبے میں بیان کیں وہ صحیح تھیں یا غلط۔ علامہ ذہنی فرزدق شاعر کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر و العاص (جس تک شاہ ولی اللہ کی سند متصل اور مسلم پہنچتی ہے نے فرزدق شاعر کو حضرت حسینؑ کی نصرت کے لیے بھیجا تھا۔ اور انہیں اسکی ترغیب بھی دی پھر علامہ ذہنی فرماتے ہیں قلت هذابدل علی تصویب عبد اللہ بن عمر و الحسنؑ فی سیرہ وہو رای ابن الزبیر و جماعت من الصحابة شهد الحرج۔ بیزید اور پوری بیزیدی حکومت سیدنا حسینؑ کی مخالف تھی۔ دیکھیے ابن کثیر کی گواہی۔ ”بلکہ سب لوگوں کا میلان حضرت حسینؑ ہی کی طرف تھا کیوں کہ وہ سید بزرگ اور آس حضرت کے نواسے تھے۔ ان دونوں روئے زمین پر کوئی شخص ان جیسا نہ تھا کہ جوان کے مقابل ہو۔ لیکن پوری بیزیدی حکومت آپ کی عداوت پر تکی بولی تھی۔ نتیجہ، حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاص محضرت حسینؑ کے کوفہ جانے والی مہم کو صحیح سمجھتے تھے اور یہی رائے عبد اللہ بن زبیر اور دیگر صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کی تھی۔ جو واقعہ حرجہ میں شہید ہوئے۔ اب واضح ہو گیا کہ علماء دین بیزید کے نظریات علی التواتر آخر تک پہنچتے ہیں بلکہ عبد اللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرامؓ سے بالتوارث پہنچتے ہیں۔

### حلماہ دیوبندی حسینی

لہذا ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ علماء دین بندی حسینی ہیں نہ کہ بیزیدی۔ اب شواہدات مسلم حسین ملاحظہ فرمائیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ حب حسینؑ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے اور عقیدہ اسلام کی جزو ہے۔

(۱) ..... عقیدہ طحاوی ..... جس میں ہے کہ ”یا اہل سنت والجماعت کے اس عقیدہ کا بیان ہے جو فقہاء ملت اور احباب حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد کے

بیان کے مطابق ہے۔ نیز اس میں وہ اصول دین بھی ذکر کیے گئے ہیں جن پر یہ ائمہ اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کے مطابق اللہ رب العزت کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور جس شخص نے آس حضرت کے صحابہ کرام، آپ کی ازوں مطہرات اور اولاد کے بارے میں اچھی بات بھی تو ایسا شخص نفاق سے بری ہو گا۔

(۲).....العقيدة الحسنة.....از حکیمه الامت امام ولی اللہ محدث دہلوی ۱۱۱۳ھ۔ ۱۷۶۱ء۔ اور ہم جنت اور بہتری کی گواہی دیتے ہیں عشرہ مبشرہ کے حق میں، اور اسی طرح ہم حضرت فاطمہ، ام المؤمنین خدیجہ، ام المؤمنین سیدہ عائشہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کے حق میں بھی جنت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور ان کی توقیر کرتے ہیں اور اسلام میں جوان کا بلند مرتبہ ہے اسکا اعتراف کرتے ہیں۔

عقیدہ طحاوی.....میں سے ایک اصول دین یہ ہے کہ ”اور ہم عدل اور امانت والوں سے محبت کرتے ہیں، ظلم اور خیانت والوں سے بغض رکھتے ہیں۔ دلالت کے چار اقسام میں اشارت انص اور دلالت انص سے یزید کے ساتھ بغض رکھنا اصول دین معلوم ہوا۔

عقائد الاسلام .....از مولانا محمد اوریس کا نذر حلوی  
عقیدہ پنجم، سیدہ فاطمہ جنت کی تمام عورتوں کی سرداریں۔ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

#### نظام العقائد .....از محدث ہند، عبد الحق محدث دہلوی

یہ کتاب محدث صاحب کی عقیدہ میں ہے فرماتے ہیں سیدہ فاطمہ زہراؓ بہشتی عورتوں کی سردار اور حسین کریمین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(حسب حسینؑ ایمان کے قطعیات میں داخل ہے۔ عبد الحق دہلوی صاحب فرماتے ہیں ہم نے اس مسئلہ کو اس مکمل قطعی ہونے کی وجہ سے مستقل طور پر عقائد میں ذکر کیا ہے۔ ان نادانوں کے علی الرغم کہ جو صرف عشرہ کم مبشرہ ہی کے بارے میں جنتی ہونے کی بشارت کو قطعی سمجھتے ہیں (رغم خاک آؤد ہوں، رغم انف ابوذر یا ابو درداء حدیث کے لفظ بھی ہیں، مدائے تحریر بولا جاتا ہے) اور جس طرح کہ علماء کرام نے روافض کے علی الرغم عشرہ مبشرہ کے اہتمام ہشان کے پیش نظر ان کا خصوصی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اگر نو اصحاب کے روکرنے کیلئے ان تینوں حضرات کے ذکر کا بھی اہتمام ہو اور اہل بیت نبوی کے فضائل بھی ذکر کریں تو یہ بھی مناسب ہے۔ اس کے برخیں یزید کے متعلق جس طرح نظام العقائد کی بحث میں ذکر ہو چکا ہے۔ محدث عبد الحق دہلوی کے الفاظ میں ہے، (ترجمہ) ”اور مختصر یہ کہ وہ

ہمارے نزدیک تمام انسانوں میں مبغوض ترین ہے جو کام اس بد بخت منحوس نے اس امت میں کیے ہیں کسی نے نہیں کیے حضرت امام حسینؑ قتل کرنے (مزید حوالہ کہ قتل کا حکم بزرگ نے خود دیا، آگے آیا گا) اور اہل بیت کی اہانت کے بعد، مدینہ پاک کو تباہ و بر باد کرنے، اور اہل مدینہ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اور مکہ معظیر کو منہدم کرنے، اور زیبر کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اس وقت جب مکہ معظیر کا محاصرہ جاری تھا دنیا سے جہنم میں چلا گیا۔ حق تعالیٰ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو اُسکی اور اسکے اعوان و انصار کی محبت اور دوستی سے کر جائیا۔ بیت نبوی سے برا برتاؤ رہا، یا جسے بھی انکے حق میں برا سوچا، اور ان کے حق کو پامال کیا تیز جس کو بھی انکے ساتھ عقیدت و محبت نہیں ہے۔ ان سب کی محبت اور دوستی سے محفوظ فرماء، ہمارا ان کے بھین کے ساتھ حشر فرماء۔ اور دنیا و آخرت میں انہی لوگوں کے دین و مذہب پر کہ، نبی ﷺ اور آپ کی اولاد کے طفیل (دعا بوسیلہ اجساد متوفیہ، فافهم ان کنت فیہما حاذقاً) اپنے نفضل و کرم سے ہماری یہ دعا قبول فرماء۔ آمين۔

### محمدث ہند شاہ عبد الحق محدث دہلوی

در اصل اہل سنت کا وظیر ہے کہ وہ لعنت اور شب و تم سے بچتے ہیں۔ کیوں کہ مومن کا کام لعنۃ کرنا نہیں معین شخص پر گو کرو، کافر ہو، لعنۃ کو بر گز جائز نہیں سمجھتے۔ مگر یہ کہ اُسکی موت یعنی طور پر کفر و شفاقت پر واقع ہوئی ہو۔ حتیٰ کہ بعض لوگ بزید شقی کے بارے میں بھی توقف کرتے ہیں اور بعض اُسکی شان میں غلو اور افراط کرتے ہیں اور اُسکی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کیوں کہ وہ مسلمانوں کے اتفاق سے امیر منتخب ہوا تھا اہذا حسینؑ پر اُسکی اطاعت و احتجاب تھا، ہم ایسی بات اور ایسے اعتقاد سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں کہ امام حسینؑ کے ہوتے ہوئے وہ امام اور امیر بنے۔ اس کے امیر ہونے میں مسلمانوں کا اتفاق ہی کب ہوا تھا۔ صحابہؓ جماعت جو اسکے زمانہ میں تھی اور صحابہؓ زادے بھی اُسکی اطاعت سے خارج ہیں وہ اُسکی خلافت کے منکر تھے البتہ مدینہ طیبہ کی ایک جماعت جبرا اور کہا اسکے پاس شام گئی تھی جنہیں بزرگ نے بڑے بڑے انعامات اور دعوتوں سے نوازا۔ ان حضرات نے اسکا یہ حال تباحث اہل دیکھ کر مدینہ لوٹتے ہی بیعت توڑ دی اور صاف بتایا کہ وہمیں خدا تو سے نوش، تارک صلوٰۃ، زانی، فاسق، حرمات الہیہ کا حلال کرنے والا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے حسینؑ کے قتل کا حکم ہی نہیں دیا۔ اور نہ وہ آپ کے قتل سے خوش تھا۔ اور آپ کے اہل بیت کی شہادت پر رضا خوشی کا اظہار کیا۔ یہ بات بھی مردو دو باللہ ہے کیوں کہ اہل بیت نبوی ﷺ سے اُسکی عدالت اور اُنکے قتل پر اسکا خوش ہوتا، اور خاص طور پر ان لوگوں کی تزلیل و اہانت کرنا تو اتر معنوی کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ اور ان امور کا انکار مخفی پناوٹ اور زیادتی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قتل

حسینؑ کیروہ گناہ ہے۔ (انکشاف حقیقت) کیوں کہ قتل ناحق گناہ کبیرہ ہے اور کفر و لعنت تو کافروں کے ساتھ خاص ہے۔ (اس عقیدے کا رد) اور کاش مجھے یہ پتا چل جاتا کہ یہ سب باتیں بتانے والے ان احادیث نبوی کے بارے میں جو اس امر پر ناطق ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور اُنکی اولاد کی ایذ اولہات آپ ﷺ کے بعض کا باعث ہے۔ ایسا کرنا اس آیت کے موجب..... ان الذين يوذون الله و رسوله ..... بے شک سبب کفر ہے جسکی بنابر اپر لعنت اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہو جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یزید کے خاتمه کا علم نہیں (جبکہ معاویہ بن یزید کے خطبہ میں اسکی شہادت موجود ہے) شاید اسے کفر و معصیت کے بعد تو پر کری ہو اور اسکے بعد مر اہو، غزالی کامیلان اسی طرف ہے بعض علماء امت نے جن میں امام احمد بن حنبلؓ اور ان جیسے دیگر اصحاب بھی شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے اور حدیث ابن جوزی جو اتنی شدت اور سرگرمی دکھاتے ہیں اپنی کتاب میں سلف سے لعنت ثابت کرتے ہیں اور بعض منع کرنے ہیں اور بعض اس سلسلہ میں توقف سے کام لیتے ہیں (مذہب احتفاظ اور توقف کا مسئلہ شاہ عبدالعزیزؒ کی بحث میں بیان ہوگا)۔

### حَسْنٌ مُّكْرَبٌ بِيَزِيدٍ كَمَا حَسْنٌ مُّكْرَبٌ لِّأَخْرَى إِلَى:

یزید نے اپنے پہلے خطبے میں جہاد کو موقوف کر دیا، سرکاری فوج کو جو وظیفہ تین قطبوں میں ملتا تھا، یکمشت دینے کا وعدہ کیا، اور بحری جہاد کو معطل کرنے کا اعلان کیا۔ اور سرماںی جہاد بھی موقوف کیا۔ بالفاظ دیگر یزید جب باشاہ بنا، تو اسے کفار سے جہاد بند اور اہل بیت سے جنگ شروع کرنے کا اعلان کیا۔ ظلم کی بات یہ ہے کہ اس کے چار سالہ دور میں اس کی فوج کے ہاتھوں کسی کافر کی نکیر نہ کی گئی، بھوثی، مگر اہل بیت رسول ﷺ کو خاک اور خون میں تڑپایا، لاشیں رومندی کیئیں، اہل بیت کو قیدی بنا یا گیا، بغیر کفن و جنازہ کے تین دن میدان کر با میں ذلاع گیا، اور صرف ذلاشیں گیا بلکہ اس الحسینؑ کی بے حرمتی کی گئی، حتیٰ کہ اسکی خوش بدل گئی، ذلت آمیز رویہ اختیار کرنے کی غرض سے، سر حسینؑ کو اسی طرح متغیر حالت میں اہل بیت کے ہمراہ مدینہ بھیج دیا گیا۔ مدینہ میں قتل و غارت، عصموں کی بے حرمتی، جلیل القدر صحابہؓ میں مخلکیں باندہنا، اور داڑھی نوچنا، حرم کعبہ میں حلال کیا گیا۔ اور آتشیں جملے کیے گئے۔

### تَحْقِيقُ لِفْظِ شَيْعَه

عن ابن عباس "قال محمد ﷺ اوجی الله تعالى الى انى قتلت بیحنی بن زکریاً سبعین الف و انه قاتل بابنک هذا يعني الحسين" سبعین الف (یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار) اخراج الحاکم فی المسدرک وقال صحیح "حسینؑ کا بدله ایک لاکھ چالیس ہزار نقوں کی

صورت میں لوں گا، ”متدرک للحاکم کا نام پڑھتے ہی بیزیدی چوں ک پڑیں گے کہ یہ شیعہ ہے اس کا  
مختصر جواب یہ ہے کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں لفظ شیعہ ان لوگوں پر بولا جاتا ہے جو سیدنا علی  
کو حضرت عثمان پر فضیلت دیتے ہیں مگر شیخین کو حضرت علی سے افضل مانتے ہیں اور ان کو خلیفہ برحق  
بھی تسلیم کرتے ہیں اور جمیع صحابہ کو بھی برحق مانتے ہیں اور جو شخص علی کو شیخین سے افضل مانے اور صحابہ  
کو علی کے حق کا ناصب سمجھتا سے اصطلاح محمد شین میں راضی یا راضی خبیث کہتے ہیں ہمارے عرف  
میں جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل مانتے ہیں وہ شیعہ عثمان یا عثمانی ہیں اور جو علی کو عثمان سے  
افضل سمجھتے ہیں انہیں شیعہ علی یا علوی کہتے ہیں دیکھیں بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۳۔

حدثنا محمد بن عبد الله الطائفي ثنا هشيم أخبرنا حصين عن سعد بن  
عبيده عب ابى عبد الرحمن وكان عثمانياً فقال لا ابن عطية وكان علوياً عثمانياً كه مبن  
السطورا سے بقدم عثمان على في الفضل، علوياً كه مبن السطور اي يفضل علياً على عثمان وهو مدح  
مشهور بجماعة اهل سنت بالكونف (فتح) آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ علوی اور عثمانی کون ہیں اسی علوی کا  
اصطلاح محمد شین میں دوسرا نام اگرچہ شیعہ ہے مگر ہیں وہ اہل سنت والجماعت جن کا تعلق کوفہ سے ہے  
لہذا اعتراض ختم ہوا۔ نیز تختہ اثنا عشریہ اردو ص ۲۱۔ نور محمد صالح المطانع، پرموجود ہے کہ شاہ عبد العزیز  
محمدث لکھتے ہیں کہ ”اب واضح ہوا کہ کتب تاریخ قدیمه میں جس قدر ک فلاں من شیعہ اومن شیعہ علی  
واقع ہے۔ اور حالاں کوہ ہیں روئسا اہل سنت والجماعت، ص ۳۲ پر لکھتے ہیں کہ ”وہ لوگ جن کا لقب  
شیعہ ہوا اگر وہ مہاجرین و انصار اور ان کے تابعین سے ہیں کہ حضرت علی کے ہم چلن اور ہیر و کارتھے  
جس وقت کہ آپ ان کے خلیفہ ہوئے۔ ان لوگوں نے ہمیشہ آپ کی صحبت اختیار کی اور آپ کے  
تھانیوں سے لڑتے رہے اور مطیع ان کے امر و نبی کے ہوئے ان کو شیعہ مخلصین کہتے ہیں۔ یہ لقب ان کا  
۷۳ھ میں ہوا۔ (ابوحنف کا شیعہ ہونے کے علاوہ ضعیف ہونے کا جواب) ابوحنف کے بارے میں  
ناصیبی لوگ اسان الہیز ان کی عبارت نقل کر کے کہتے ہیں کہ وہ شیعہ ہے متعصب راضی ہے یعنی صحابہ کا  
وٹکن ہے یہ بحث حدیث کے جرج اور تقدیل کے علم سے تعلق رکھتی ہے جرج اس وجہ سے کی جاتی ہے  
کہ یہ حلال و حرام کے بارے میں روایت کرنے کے قابل نہیں، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کوہ کسی اور  
فن میں قابل اعتماد نہیں۔ دیکھیے ”قار حفص کو محمد شین نے ضعیف ہاکہ کذ اب تک لکھ دیا ہے مگر اس سے  
ان کی قرات پر قرآن کی تلاوت ناجائز نہیں، اس کے علاوہ ”امام غزالی، ابو طالب کی، اور شیخ عبد  
ال قادر جیلانی“ کو نقل احادیث میں میزان الاعتدال میں ناقابل اعتماد قرار دیا گیا ہے مگر وہ تصوف کے  
امام ہیں۔ بہت سے فقهاء کرام کو اسماء الرجال والوں نے نقل حدیث میں ناقابل اعتماد قرار دیا ہے

مگر مسائل فقه میں آج تک ان کا فتویٰ چلتا ہے (۵) محمد بن اسحاق کو نذاب و جال کہا گیا ہے حتیٰ کہ بعض نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اپنی احلف میں مقام ابراہیم وال مجرر الاسود بانہ نذاب۔ ص ۶ تقریر ترمذی، بلا امام شیخ البند محمود الحسن لیکن تاریخ اور مغازی میں وہ امام ہیں۔ یعنی حال ابو مخفف کا ہے۔ ابن کثیر فرماتے ہیں "ابو مخفف لوط بن سعیڈ و هو ضعیف الحدیث عند الائمه ولکن اخباری حافظ عندہ من هذه الاشياء ليس عندہ غیره وللحدا تیرامي عليه كثير من المصنفين في هذه الشان من بعدة والله اعلم، غور فرمائیں، کہ مورخ ہے یعنی اخباری ہے اور حافظ ہے کیا اب کوئی ابو مخفف کو دشمن صحابہ کہہ سکتا ہے۔

اس لحاظ سے بخاری شریف کے شیعہ راوی ۱۶ ہیں۔ اور قدری راوی ۱۶۔ اور ناصی ۲۳ ہیں۔ مسلم شریف کے شیعہ راوی ۲۵ قدری راوی ۱۶ ناصی ۲ ہیں۔ بتائیے پھر بخاری اور مسلم شریف کو صحیح کیوں کہا جاتا ہے۔ (۲) اکثر احکامات کی روایات شیعہ کی روایت کی ہوئی ہیں۔ جیسے بزم خوش امام زہری کو بھی شیعہ مشہور کر رکھا ہے۔

(۱) بخاری کی روایات کو اول حضرت صدیقؓ اور پھر حضرت عثمانؓ جامع القرآن ہیں۔ مرکزی راوی زہری ہے (۲) حیات مسیح کی روایت میں دو حدیثیں بخاری میں زہری سے مردی ہیں۔ (۳) امام زہری کے بارے میں روایات بعض لوگوں کے نزد یہ کہ شیعہ کی وضعی ہوئی ہیں۔ (۴) تکمیل تحریر یہ کہ وقت رفع یہ دین کا راوی زہری ہے۔ (بخاری ج ۱۰۲ ص ۱۰۲) سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا، راوی زہری۔ بخاری ج ۱۰۲ ص ۱۰۲۔ بجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت تکمیل جنہا، راوی زہری بخاری ج ۱۰۲۔ ایسے ہی اگر شیعہ کی روایات ناقابل قبول ہیں تو سارے دین کو خدا حافظ کہنا پڑے گا۔

ابن عباسؓ والی حدیث کے بارے میں صوات عن محقر کی تحقیق یہ ہے، ابن جوزی نے اسے موزو دعات میں ذکر نہیں کیا اور حاکم نے اسے چھ طرق سے روایت کیا ہے، ذہنی نے بھی موافقت کی ہے اسے مسلم کی شرط پر بتایا ہے لہذا اس روایت کے رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ الامسا ابن تیمیہ مجموعہ میں رقمطر از ہیں کہ یزید سے محبت نہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ محبت خاص تو انہیاء، صدیقین، شهداء اور صالحین سے رکھی جاتی ہے اور یزید کا شماران میں سے کسی میں بھی نہیں۔ (یعنی صالحین میں بھی نہیں) نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ انسان کا حشران ہی لوگوں کے ساتھ ہو گا جن سے وہ محبت رکھتا ہو گا۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ اس کا حشر قیامت کے دن یزید چیزے با دشاؤں کے ساتھ ہو جو عادل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات سے بچائے آئیں۔ حب حسینؑ اور بعض یزید اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں شامل ہے اور عقیدہ بھی قطعی جس پر مدار ایمان ہے

لوگ تو زید کے ایمان پر بحث کرتے ہیں مگر تحقیقی بات یہ ہے کہ محیین زید کے ایمان میں بھی تردود اتفاق ہو جاتا ہے۔

### امام ربانی محبوب سبحانی شیخ الحمد سر ہندی (مجد الدافع ثانی)

مکتوبات جلد اول ص ۲۳۳۔ وفتر اول مکتب ۲۵۱ (مطبوعہ ادارہ اسلامیات) ”زید بد بخت فاسقوان“ کے زمرہ سے ہے اس کی لعنت میں توقف اہل سنت کے مقرہ اصول کے باعث ہے کیس کے انہوں نے معین شخص کے لیے اگرچہ کافر ہو پر لعنت کرنے جائز نہیں شہراً، مگر یہ کہ معلوم ہو کہ اکا خاتم کفر پر ہوا جیسے ابو ہب جہنمی اور اسکی عورت، ندیہ کو وہ لعنت کے لائق نہیں، ان الذین یوذون اللہ و رسوله لعلهم اللہ فی الدنیا والآخرہ، جو لوگ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ حضرت مجدد نے لعنت زید کو آیت قرآنی سے ثابت کیا ہے۔ اور اہل سنت کا اصول بھی بیان کیا ہے لعنت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ خاتمه بالکفر کا علم یقینی ہو۔

(۲) مکتب ۲۶۶ ”ایسا منکر زید کا ساتھی اور بھائی ہے اسی احتیاط کے باعث علماء نے اس کے لئے کرنے میں توقف کیا ہے وہ ایذا جو بیغیر ملک صلی اللہ علیہ وس علیہ کو غلغاء راشدین کی جہت سے پہنچی ہے وہ یعنیہ اسی ایذا کی طرح ہے جو امین کی جہت سے پہنچی، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ اللہ اللہ فی اصحابی لا..... و من اذ احتم فقد اذ انی و من اذ انی اذ اللہ..... اخ.

### امام الائمه سراج الدین شاہ ولی اللہ

(حجۃ اللہ بالبغیج ص ۱۰۱-۱۰۲۔ غربی اردو۔) ..... و قال حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذت یا رسول اللہ ایکوں بعد حذیفہ شرک کما کان قبلہ شرقاً فلم قلت فنا العاصمه قال السیف قلت و حل بعد السیف بقیة قال ثم کیون امارۃ علی اقتداء وحدتہ علی و حن قلت ماذا قال ثم نیشا دعاۃ المصالل اخ۔ اس کی مشق کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”ودعاۃ المصالل زید بن شام و مختار بالعراق و خودا لک“ اور داعیان ضلالت سے مراد شام میں زید اور عراق میں مختار ہے۔ (۲) و من القرون الفاضلة اتفاقاً ممن هو منافق او فاسق ومنها الحجاج و زید بن معاویہ، و مختار و غلمہ من قریش الذین يکھلؤن الناس وغيرهم ممن نیشن اللہ علیہ السلام حاصل، جو بالاتفاق افضل القرون تھے ان میں بھی بعض منافق یا فاسق تھے ان میں سے حجاج اور زید بن معاویہ، اور مختار اور قریش کے کچھ تو جوان تھے کہ جو لوگوں کو بلاک کرتے تھے اخ۔ (۳) وقد ترسک بعض الناس بمحاذی الحديث فی تجارت زیدیات کان من جملة هذی الحیث الحادیث الثاني بل کان رسمهم و رسمهم على ما یشهد به التواریخ و اخ اندلیثت بحمد الحديث الا کونه مغفور له ما تقدم من ذنبه علی هذی الغزوۃ لان الجہاد من الکفارات و شان الکفارات ازالۃ اثار الذوباب السابقة علیها لالا الواقع بعد حاکم لو کان مع هذی

الکلام انہ مغفور لہ ایلی یوم القيامتہ لان علی تجارت و اذالیس فلیس۔ اس عبارت کا ترجمہ بعد میں لکھا جائے گا، پہلے حدیث بخاری شریف باب ما قال فی قال الرؤم فیه، یقول اول جیش من امتی یزیدون الْحَرَ..... اخ، پہلا شکر جو مدینہ قیصر پر جنگ لڑے گا میری امت سے وہ مغفور ہو گا۔ اسی حدیث میں شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے جو مغفور ہم فرمایا ہے بعض لوگوں نے یزید کی نجات پر استدلال کیا ہے، کیوں کہ وہ بھی اس دوسرے شکر میں نہ صرف شریک تھا بلکہ افسروں برہ تھا جیسا کہ تاریخ شہادت دیتی ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ اس غزوہ سے پہلے جو گناہ اس نے کیے تھے وہ بخش دیے گئے کیوں کہ جہاد کفارات میں سے ہے۔ اور کفارات سابقہ گناہوں کے اڑکوں اُل کردیتے ہیں۔ بعد میں ہونے والے گناہوں کو نہیں، اگر اس کے ساتھ یہ بھی فرمادیا ہوتا کہ قیامت تک اسکی بخشش کردی گئی ہے تو بے شک یہ حدیث اسکی بخشش پر دلالت کرتی۔ اگر یہ صورت نہیں تو نجات بھی ثابت نہیں۔ پھر چند جملوں کے بعد فرماتے ہیں کہ ”اور اس غزوہ کے بعد جن برا گنوں کا وہ مرتكب ہوا جیسے قتل حسین، مدینہ کی تباہی، شراب نوشی پر اصرار، علاوه ازیں وہ احادیث جوان لوگوں کے بارے میں آئی ہیں کہ جو عترت رسول ﷺ کی ناقدری کرے اور حرم کی حرمت کو پا مال کرے، اور سنت نبوی کا تارک ہو اور اسے بدلتا لے، وہ سب احادیث بالفرض اس حدیث مغفور ہم میں اگر مغفرت عام بھی مرادی جائے تو بھی اسکے عموم کی تخصیص کیلئے باقی رہیں گی۔

اول جیش من امتی، کی شرح میں لکھتے ہیں لانہ کان من جملہ هذا بخش الشانی، حدیث میں بخشش اول جیش من امتی کے لفظ ہیں کہ پہلا شکر بوجہ (تخریج شاہ صاحب) من جملہ هذا بخش الشانی، یعنی دوسرے شکر کا افسر تھا وہ کبھی تاریخ کی شہادت، اب جیش ثانی جو مدینہ قیصر پر جنگ کرے گا (مدینہ قیصر سے مراد قسطنطینیہ تھی نہیں ہے بلکہ شیخ الاسلام صدر الصدور وہی شرح بخاری میں فرماتے ہیں اور بعض علماء کی تجویز ہے کہ مدینہ قیصر سے وہی شہر مراد ہے جہاں قیصر اس روز موجود تھا کہ جس روز نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی (اور یہ شہر حص تھا جو اس وقت قیصر کا دارالسلطنت تھا) واللہ اعلم۔

### سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

لعن یزید سے متعلق مسلک امام ابوحنیفہ اور جمیع اضاف تحقیق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی  
(بحوالہ فتاویٰ عزیزی)

”یزید پر لعنت میں توقف کی وجہ یہ ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بارے میں اس پلید کے متعلق متضاد روایات آئی ہیں بعض روایات سے یہ پتی چلتا ہے کہ یزید آپ ﷺ کے خاندان اور آپ کے اہل بیتؑ کی امانت پر شاداں و فرحاں تھا جن حضراتؑ کی نظر میں یہ روایات راجح قرار پائی ہیں انہوں

نے اس پر لعنت کا حکم دیا ہے چنانچہ امام احمد بن حبیل، فقہائے شافعیہ اور دوسرے بہت سے علماء کی تہی رائے ہے۔ اور بعض روایات سے اس امر کی کراہت اور ابن زیاد اور اس کے اعوان و انصار پر عتاب اور اس کام پر ندانست کہ جو اس کے نائبوں کے ہاتھوں وقوع میں آیا معلوم ہوتا ہے۔ سوجن لوگوں کے نزدیک یہ روایت راجح قرار پائیں، انہوں نے اس پر لعنت کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ امام غزالی اور دوسرے علماء کی ایک جماعت کہ جن کے نزدیک دونوں روایات میں تعارض تھا، اور روایات کو ایک دوسرے پر ترجیح حاصل نہ تھی انہوں نے احتیاط کی بنا پر توقف کیا اور تعارض کے وقت علماء پر سینک واجب ہے اور یہی قول امام ابو حنفیہ کا ہے ہاں شر اور ابن زیاد پر لعنت کرنے میں کہ ان کا اس فعل پر راضی اور خوش ہونا با تعارض ثابت ہے کسی شخص کو توقف نہیں۔ تھفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں ”بعض قلائق انبیاء و عبادتیہ غیرہ ادھار میں ایسا مسئلہ یعنی وادی و اخوان اور بعض انبیاء اور پیغمبرزادوں تک کوئی کوتل کر دیتے ہیں جیسے کہ یزید اور اس کے معنوی بھائی، (چنانچہ اس احوال کی تفصیل یہ ہے کہ جب اشیقائے شام و عراق نے موافق کہنے یزید پلید اور تحریص رکیں اہل بغض و فساد ابن زیاد کے، امام حرام کو کربلا میں شہید کیا۔ اس بیان سے بھی دو باقی واضح ہیں ”یزید پلید“ اور ”یزید ہی“ کے حکم سے حسینؑ کا شہید کیا جاتا“ (ص ۱۱۔ اردو۔ کمالات عزیزی۔ بحث حالات عزیزی کالم ۲)۔

عشرہ محرم الحرام کو مولا نادرس فرمایا کرتے ہزار ہالوگ سنتے اور اہل تشیع کے ہاں بھی کتاب دمرشہ بند ہو جاتا، ایک شخص نے سوال کیا کہ جب امام حسینؑ اور یزید کا مقابلہ ہوا تو حق تعالیٰ کس طرف تھے، فرمایا کہ میزان عدل پر تھے کہ حسینؑ کا صبر اس مردود کے ظلم پر غالب آیا۔ (یہاں میں تقدیر و لعنت ابدی کے علاوہ بہر و فرمایا۔

### سید احمد شہید بریلوی

(۱) مکتبات سید احمد۔ ص ۱۳۹۔ (کتب خانہ رشید یہ لاہور)

”میرارفق حضرت حسینؑ بن علیؑ فوج میں داخل ہے اور میرے مخالف کارفق یزید شعی کے زمرہ میں“

”(۲) یزید فرماتے ہیں ہمارا شریک غازی ہے یا شہید، اور ہمارا مقابلہ ابو جبل ہے یا یزید“

(۳) صراط مستقیم۔ ص ۱۰۲۔ مطبوعہ کراچی۔

### علامہ آلوی اور یزید

ان کا فتویٰ کفر یزید پر واضح ہے اس لیے اسے خبیث بھی فرمایا۔ فرماتے ہیں ”وَإِنَّا أَقُولُ الَّذِي يُخْلِبُ

علی ظنِّ ان الخیث لِمَ کین مصدقاً بر سلَةِ النَّبِیِّ مَكْتَبَتُهُ۔ (روح المعانی۔ ج ۲۔ صفحہ ۷۲)۔

بحث پڑھنے کے قابل ہے۔

### بیہقی وقت علامہ شناء اللہ پانی پتی

جو شمس الدین مظہر جان جاناں کے خلیف ارشد تھے اور مفسر قرآن بھی۔ انی معرکہ الآراء تفسیر کا نام بھی اپنے مرشد کے نام پر تفسیر مظہری رکھا ہے۔ ان کا فتویٰ بھی کفر یہ یہ پر ہے۔ اردو تفسیر مظہری آیت سابقہ پر فرماتے ہیں ”کہ یزید نے دین محمدی کا انکار کر دیا“ ص ۷۰ ج ۸۔ نیز السیف المول اردو مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ص ۲۹۱ تا ۳۲۸۔ اسی طرح عربی تفسیر آیت اختلاف کے تحت اور اردو تفسیر

ج ۹ دہلی

### شاہ محمد اسماعیل شہید

تقویۃ الایمان میں مصوروں کے عذاب کی بحث میں فائدہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ”یزید و شمر نے تو پیغمبر کو قتل نہیں کیا بلکہ پیغمبر کے نواسے اور امام وقت کو کہ پیغمبر کا نائب تھا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے واقع کے ساتھ گناہ ہے۔ تو وہ یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے۔ ص ۵۲۔ (یعنی یزید ہی واقع حسین ہے۔) اور جانے کہ عبید اللہ ابن زیاد اور عمر بن سعد (جسے حسین پر پہلا وار کیا اور چار ہزار فونج کا کمانڈر بن کر آیا تھا) اور شر اور خویل وغیرہ مردوں نے باجازت یزید پلید حضرت امام کورنخ پہنچایا، نہایت بری حرکت کی، اس سے صاف واضح فرمایا کہ قتل حسین یزید پلید کے حکم سے ہی ہوا۔

(حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخيرات امام العلماء)

### حضرت مولانا محمد قاسم نانو توی

(۱) فرمایا کہ ”ہاں ان کے انتقال کے بعد یزید نے پرپڑے نکالنے شروع کیے اور دل کو خواہش نفسانی اور ہاتھ کو جام شراب پر لے گیا فتن کھلم کھلا کرنے لگا اور نماز چھوڑ دی، سابقہ مقدمات کی وجہ سے معزول کر دینے کے قابل ہو گیا۔

(۲) فرمایا کہ ”چہ یزید اندر میں صورت یا فاسق معلم یوہ تارک ملواۃ وغیرہ یا مبتدع“ کیوں کہ یزید اس صورت میں یا کھلم کھلا فاسق تھا نماز کا ترک کرنے والا وغیرہ یا بادعت کا مرتكب۔

(۳) فرمایا کہ ”یزید کو کسی حالت میں زاہد، متّقی، صاحب ورع، اور اہل خیست میں کسی نے شمار نہیں کیا۔ (اہل سنت کے اصول کے مطابق یزید پہلے کی نسبت بدل گیا تھا بعض کے نزدیک کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کافر تحقیق میں نہیں آیا۔ سابق اسلام بعد میں آنے والے فتن کے ساتھ مل گیا۔ اگر حسین نے اسے کافر جانا تو اسکے خلاف ائمّۃ میں کیا خطا کی۔) اہل سنت کے اصول کے مطابق یزید کافر ہے یا معلم فاسق، لہذا امام الکالیات دیوبندیہ کے نزدیک یزید کو صاحب تقویۃ خیست، متّقی

عابد زاہد سمجھنے والا اہل سنت سے خارج ہے چاہے مر جیہے ہو یا ناصبی، اہل سنت نہیں ہو سکتا۔ یزید مغفور حرم کی بشارت سے بھی محروم ہے۔ دوسرے خواب کے مصدقہ یزید اور اسکے ساتھی ظہور میں آئے۔ چنانچہ تاریخ اور حدیث جانے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں جو یزید رکھتا تھا منافقوں کی طرح، جو کہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور نفاق کی وجہ سے اللہ کی خوش نودی ان کو نصیب نہ ہوئی۔ یزید بھی اس بشارت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (اس عبارت کا پس مظاہر خود حضرت کی عبارت سے) نبی ﷺ ام ملکان کے گھر میں دو مرتبہ سوئے اور جا گے اور فتنے اور ہٹنے کی وجہ بیان فرمائی کر میں نے اپنی امت کے ایک گروہ کو دیکھا کہ دریا میں جہاد کر رہا ہے اور ان کی شان میں فرمایا ”ملوک علی السرّۃ او مشل الملوك علی السرّۃ۔ وَ تَحْتَ نَشِينَ بَاوْشَاهِ ہیں یا تخت نشین باؤشاہوں کی طرح ہیں۔ (یہ حدیث امام مسلم نے باب فضل الغزوہ فی الجھر میں انس بن مالک سے روایت کی ہے)۔

(۲) فرمایا کہ ”چاڑ روسائے نواصب است بایں ہم عموم خلافش غیر مسلم طرہ“، یزید ناصبیوں کا سردار تھا ان سب پہلووں کے پیش نظر ایک عام خلافت کا ہونا مسلم نہیں۔ (ص ۱۷۔ مکتب قاسمی)

(ناصبیہ فرقی کا تعارف از امام الرسند شاہ عبد العزیز)

بحوالہ فتوی عزیزی۔ نواصب خوارج سے جدا فرقہ ہے یہ مغرب اور شام میں بہت تھے خلیفہ المتولی اور اس کا وزیر علی بن الجهم بھی نواصبی تھے۔ خوارج ان تمام صحابہؓ کو جن میں باہم جنگ و جدل ہوئی جس طرح حضرت طلحہ رضیٰ علی الرتفعی معاویہؓ و عمر بن العاصؓ ان سب کو کافر کہتے ہیں اور ناصبے صرف علی الرتفعیؓ اور ان کی اولاد طاہرہؓ کی عداوت کو اپنی علامت اور شعار سمجھتے ہیں۔ متأخرین میں سے حافظ مغربی ابو بکر ابن العربی بھی ناصبی تھا۔

(۵) بحوالہ حدیث الشیعہ ص ۲۸۰۔ تایفات اشرفیہ ملکان) فرمایا کہ ”حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد (بزعم و عقائد شیعہ) خلافت مخصوصہ بے قبول کی اور امام حسینؑ یزید پلید سے خلافت مخصوصہ کے طالب ہوئے یہاں تک کہ نوبت شہادت کی پہنچی“

(فقیہہ الہند ابو حنیفہ ثانیؓ امام ربانی)

**حضرت مولا نارشید احمد کنلوہی**

فرماتے ہیں ”یزید پر اجماع اہل حق نہیں ہوا۔ اہل سنت کے نزدیک چار خلفاء برحق ہوئے اور ہنائے دین صرف انہیں پر ہے اور پانچوں حسینؓ ہیں کہ بصیرت نبوت جانتے..... الخ۔ آگے چل کر فرماتے ہیں اور پہلے پانچ خلفاء باجماع اہل حق ائمہ برحق تھے۔ اور ان پر ہونے والا اجماع ثابت ہو چکا ہے۔..... مگر جیسا اجماع پانچ پہلووں پر ہوا۔ یزید نہیں ہوا۔ (۲) وہ تو مختلف برزور ہو گیا۔

تھا۔ اور اجماع عوام کچھ معتبر نہیں۔ (۳) یا آپ ہی کا علم ہے کہ حضرت حسین نیا پنے وقت کے جابر اور مغلب کو نہ مان کر دعویٰ احتراق خلافت کیا۔ (۴) اب حقیقت خلنا، خس کی اور تغلب یزید پلید کا شل آفتاب روشن ہو گیا کور باطن نہ تجھے تو کیا کہیے۔ (حدایۃ الشیعہ ص ۹۲-۹۵)

صحیح حدیث ہے کہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے اگر وہ شخص قبل لعن ہے تو لعنت اس پر پڑتی ہے ورنہ کرنے والے پر لوث جاتی ہے۔ پس جب تک کسی کا کفر پر مرتنا معلوم نہ ہو لعنت نہیں کرنی چاہیے۔ لہذا یزید کے انفعال ناشائستہ ہر چند کہ قابل لعن ہیں مگر جس کو اخبار و قرائن سے معلوم ہو گیا ہو کہ وہ ان مغاسد سے خوش تھا اور جائز سمجھتا تھا۔ اور بغیر توبہ کے مرزا ہے۔ اور مسئلہ یوں ہی ہے فتاویٰ رشید پچھے۔ ص ۱۹۲-۱۹۳

### سمس العلماء حضرت مولانا عبدالحق حقانی

فرماتے ہیں ”ان کے بعد معاویہ حکومت کرتے رہے اور ان کے بعد ان کا بیٹا یزید بدجنت ان کی جگہ حاکم ہوا اس نالائق دنیادار نے اس خوف سے کہ معاویہ حضرت حسن پھر خلافت کا دعویٰ کر بیٹھیں یہ نبی ﷺ کے لخت جگر ہیں ان کے ہوتے ہوئے مجھے کون پوچھے گا۔ حضرت حسن گوز ہر دلو اکر شہید کیا اور چند سال بعد حسینؑ کو کربلا میں شہید کر دیا۔ اس کم بخت کے بے دین ہونے میں کیا شک ہے۔ (حقانی عقائد الاسلام۔ ص ۲۲۲-۲۳۲) اور تیس سال بعد دنیاوی جاہ و حشم اور پادشاہی نے ظہور پکڑا آپس میں نزاع و قبال شروع ہوا اور خیر و برکت کم ہو گئی اسی سبب حضرت حسنؑ نے بر اجان کر چھوڑ دیا آخر یہ برائی یزید کے ہاتھ پر خوب ظاہر ہوئی۔ (۲۳۵-۲۳۳) الشادا کبر کبیرا۔

### امام احقاقین حضرت مولانا عبدالحقی

فرماتے ہیں کہ ”یزید کے متعلق اسلم ترین مسئلہ یہ ہے کہ اس بدجنت کو رحمۃ اللہ جیسے الفاظ سے ہرگز باد نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی لعنت جیسے الفاظ سے اپنی زبان کو آلووہ کرے۔ (فتاویٰ عبدالحقی ۸-۹ ج ۳ مطبوعہ یوسفی لکھنؤ)

(استاذ العلماء رئیس الحکمین) مولانا محمد اور لیں کاندھلوی

(خلافت راشدہ طبع اول۔ ص ۲۰۸-۲۰۹۔ بحوال فتاویٰ عزیزی)

بعنوان ”امام حسینؑ کا یزید پلید سے مقابلہ“ حسینؑ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید کے لیے پلید لکھتا ہی بارے مدعا کی تو شیق کے لیے کافی ہے۔

### مولانا اشرف علی تھانوی

فرماتے ہیں ”یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیر ہے (ولایت بمعنی حکومت) دوسرے صحابہؓ“

نے جائز سمجھا حسین نے ناجائز سمجھا۔ اور گواہ میں القیاد جائز تھا مگر واجب نہ تھا متمک باحق ہونے کے سبب یہ مظلوم تھے اور مقتول مظلوم شہید ہوتا ہے شہادت غزوہ کے ساتھ مخصوص نہیں بس ہم اسی بناء مظلومیت پر ان کو شہید مانتے ہیں باقی یزید و اس قبال میں اس لیے معزول نہیں کہہ سکتے کروہ بمحض سے اپنی تقلید کیوں کرواتا تھا۔ خصوصاً جب آخر میں امام فرمانے لگے کہ میں کچھ نہیں کہتا، اس کو تو عداوت ہی تھی چنانچہ حضرت حسن کے قتل کی بنا پر تھی اور مسلط کی اطاعت کا بیان اللگ بات ہے مگر مسلط ہونا کب جائز ہے خصوصاً نااہل کو، اس پر خود واجب تھا کہ معزول ہو جاتا پھر اہل حل و عقد کسی اہل کو خلیفہ بناتے۔ (امداد الفتاوی)

(۲) مجھے خیال نہیں تھا کہ مجھے مولا نامدنی سے اتنی محبت ہے اور جب فغار مجلس میں سے کسی نے عرض کیا کہ مولا نامدنی تو اپنی خوشی سے گرفتار ہوئے ہیں تو فرمایا کہ آپ مجھے اس جملہ سے تسلی دینا چاہتے ہیں کیا حضرت حسین یزید کے مقابلے میں اپنی مرضی سے نہ گئے تھے مگر آج تک کون ایسا شخص ہو گا جس کو اس حادثہ سے رنج نہ ہوا ہو۔

### مفتي اعظم دارالعلوم ديو بند مفتی عزيز الرحمن

فرماتے ہیں ”در ظلم جور تعدی و فرق او کلام نیست“ یزید کے مظالم وغیرہ اور فرق میں کوئی اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ ن-۵۔ ص-۸۰۰ مرتبہ مفتی شفیع صاحب

### امام الحمد شیخ علامہ انور شاہ کشمیری

فرماتے ہیں ”کربلا کے میدان میں حسینؑ کی جنگ یزید سے اور حرہ و مدینہ میں اہل مدینہ کی جنگ مسلم بن عقبہ کی فونج سے (جو یزید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) اور کہ میں عبد اللہ بن زبیر کی جنگ حجاج سے نیز عبد الرحمن بن اشعث کے واقعہ میں قراءت قرآنؐ کی جنگ حجاج سے، اسی قبل سے ہیں (یعنی ظالموں کے خلاف انؐ کے ظلم و جور سے بچنے کے لیے لڑی گئی ہیں۔

### شیخ العرب و الحجم شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی

حضرت مدنی یزید کی ولی عبدی کے یقینی طور پر قائل نہیں اس لیے فرماتے ہیں ”(۱) اب اسکی نام زدگی کی خبر ممکن ہے کہ صحیح ہو (۲) یا یہ جدوجہد وسرے ارا کین خاندان بنی امية کی طرفے کی گئی ہو اور یزید بھی اس میں کوشش رہا ہو (۳) یا یہ کہ نام زدگی انؐ کی طرف سے حقیقتاً یا حکماً کسی طرح نہیں ہوئی ان کی وفات کے بعد اہل شام میں اہل حل و عقد نے اسؐ کو جائشیں اور خلیفہ بنادیا اور بیعت کر لی (۴) یا یہ کہ

وہ خود بالغلب خلیفہ بن بیضا ہو۔ تو پھر زید کا بعد از ظہور فتنہ وہ حال ہی نہیں رہتا جو ابتدائیں تھا یعنی اس کے اعمال شنیعہ درجہ کفر کو پہنچ گئے جیسا کہ امام احمد اور ایک جماعت کی رائے ہے تب وہ معزول عن الخلافت ہوئی گیا تھا۔

### امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنؤی

فرماتے ہیں کہ ”حضرت حسین“ کا واقعہ کربلا سبق لینے کے لیے کافی ہے کہ ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت نہیں اور اپنی آنکھوں کے سامنے تمام خاندان کٹوا دala۔

### شیخ احمد شین حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری

جناب امام (حسین) زید کو بوجہ اسکے فتنہ یا کفر کے عل الال خلاف القولین لا نق امامت نہیں  
صحیح تھے (مطرقة الکرامۃ علی مرأۃ الامامہ۔ ص ۲۸۵ مطبوعہ جدید لاہور)

### شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی محدث دارالعلوم دیوبند

فرماتے ہیں ”جنگ حرہ زید کی پادشاہی میں ہوئی جب اسکے شکر نے مدینہ طیبہ لوٹا اس کا شکر شامی تھا جس نے اہل مدینہ سے جنگ کی حرمت مدینہ کو پا مال کیا، اہل مدینہ جو صحابہ اور تابعین تھیان پر مسلم بن عقبہ کو مامور کیا۔ اس کے فوراً بعد زید مر گیا جو فرمایا جو کچھ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو شخص دھوکہ کرے گا مدینہ والوں سے تو اسکو اللہ تعالیٰ منادیگا جیسے نمک پانی میں حل جاتا ہے۔

### شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ”اے اللہ جو مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ذرا رائے تو اس کو ذرا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، اور ساری دنیا کی لعنت اور، نہ اسکی عبادت قبول کر۔ (فتاویٰ روح۔ ص ۱۵۶)۔ حرہ کی مشہور لڑائی جو زید کے شکروں کی اہل مدینہ سے ۶۳ھ میں ہوئی اس میں سب اہل مدینہ خوف و ہراس میں بھتا ہوئے کچھ منتشر اور کچھ اپنے گھروں میں چھپ گئے، مسجد بنبوی میں فوجیوں کے گھوڑے کو دتے پھرتے تھے سڑہ سوا وغیرے درجہ کے مہاجرین و انصار اس جنگ میں شہید ہوئے اور دس ہزار سے زیادہ عام مومنین (تابعین) علاوہ بچوں اور عورتوں کے۔

### مولانا فیض الحسن سہارن پوری

آپ بڑے طریف تھے ایک مرتبہ آپ شیعوں کی مجلس میں پہنچ اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ رحم کرے حضرت زید پر اللہ تباہ شرذی الجوش کو بڑے عالی ہمت تھے۔ شیعہ سن کر کہنے لگے حضرت تو پہ کیجیے کن کافروں کی آپ مدح کر رہے ہیں کہنے لگے بھائی کچھ بھی ہو مگر تھے بڑے عالی

ہمت۔ انہوں نے ایمان بیجا تو سکی مگر ملک شام کی سلطنت کے بدالے، اب تو کم ہمت بھی ہیں اور بے ایمان بھی، آدھ آدھ ہیر طوے پر ایمان بیچتے ہیں، شیعہ سن کر بہت کچھ بولئے۔ (حضرت تھانوی کے حیرت انگیز واقعات) حاصل کلام۔ یزید دین فروش تھا۔ دنیا کا طالب تھا۔ دنیٰ حیثیت سے کم ہمت اور بے ایمان تھا۔

### قاضی محمد سلیمان منصور پورمی

”حارث بن نواف بن حارث کو عمر فاروقؓ نے مکہ کا حاکم بنا دیا تھا آخر میں یہ بصرہ جا رہے تھے۔ یزید پلید کے بعد اہل بصرہ ان کو امیر بنا چاہتے تھے۔ ۲۳ھ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ (انہوں نے بھی یزید کے ساتھ لفظ پلید کھا ہے).....(رحمۃ اللعائین)

### حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ

(۱) فرمایا کہ ”حضرت امام حسینؑ“ کے واقعہ شہادت کے اندر عزم و استقلال، صبر ثبات، استبداد، شکنی، قیام جمہوریت، امر بالمعروف و نبی عن الممنکر کی جو عظیم الشان بصیرتیں موجود ہیں ان کی یاد کو ہر وقت تازہ رکھیں۔ (۲) یزید کی شخصی حکومت کی بیعت کے لیے جو ہاتھ بڑھے تھے وہ اسلام کی جمہوریت کا قلع قلع کرنا چاہتے تھے۔ (مثال کے لیے تین واقعات، ایک بدوسی کا تواریخ اک عمر کو خطاب کرنا۔ بیت المال سے تقسیم ہونے والے کپڑے سے باتی گئی قیص کے بارے میں ایک عام آدمی کا استفسار۔ حضرت ابو بکرؓ کا پہلا خطبہ غلافت۔) (۳) مذہب کی قربانیاں صرف امر بالمعروف کے لیے ہوتی تھیں اس لیے جب اسوہ ابراہیمی کے زندہ کرنے کا نمیک وقت آگیا تو خاندان نبوت کے زن و مردوں والے غرض ہر فرد نے اس میں حصہ لیا۔ (۴) پس حضرت حسینؑ کا واقعہ کوئی شخصی واقعہ نہیں اس کا تعلق صرف اسلام کی تاریخ ہی سے نہیں بلکہ اسلام کی اصل حقیقت سے ہے یعنی وہ حقیقت جس کا اسم عیشؑ کی ذات سے ظہور ہوا تھا وہ بتدریج ترقی کرتی ہوئی حضرت عیسیٰ کی ذات تک پہنچ کر گم ہو گئی تھی اس کو امام حسینؑ نے اپنی سرفوشی سے مکمل کر دیا۔ (یہ لفظ صحیح معلوم نہیں ہوتا بلکہ دوبارہ زندہ کر دیا۔ شہادت حسینؑ کا واقعہ آخری واقعہ نہیں اور نہ آخری قربانی ہے۔ ابراہیم نے جس قربانی کی ابتداء کی وہ ایک لبی شاہراہ ہے اس سفر کی شاہراہ پر شہادت حسینؑ ایک نورانی میثار ہے جس کی کرنیں ہر بھولنے والے کے لیے رہنمائیں اور راہ شہادت کے مسافر کے لیے سنگ میل ہے جس سے وہ اپنے مقدس سفر اور منزل کا تعین کر سکتا ہے۔ کربلا کے محرام میں ابوسے کلی جانے والی تحریر ایک انوکھی تحریر ہے جسے مشنے کا خوف نہیں۔

(۵) خاندان نبوت دنیا کے آباد کرنے کے لیے ہمیشہ اجر تارہ ابراہیم نے ہجرت کی، ہموں نے گھر را

چھوڑا، عسکر نے آوارہ گردی کی، اور نبوتِ محمد ﷺ کے قبیعین میں حسینؑ نے میدان کربلا کے اندر اس خانہ دیرانے کو مکمل کر دیا۔ اسماعیلؑ سے خاندان نبوت کا سلسلہ ملا ہوا ہے انہوں نے ایک واڈی غیر ذی ذرع میں شدتِ تشنگی سے ایڑیاں رگڑیں تھیں حسینؑ نے بھی میدان کربلا میں اس خاندانی روٹ کو زندہ رکھا۔ اس باب ظاہر میں زیادہ اپنے عزائم میں کامیاب ہوا، لیکن درحقیقت وہ ابدی لعنت کا سزاوار ہوا۔ (بیکر یونائے دقت اشاعت خاص)

(وضاحت) آزاد صاحب کے دو لفظ اس آخری اقتباس میں مقام نبوت کے خلاف ہیں۔ ”ہمیشہ اجزتا رہا“ یہ لفظ موزوں نہیں۔ بلکہ دنیا کے آباد کرنے اور انسانی اور اسلامی اقدار کو آباد کرنے کے لیے قربان اور فدا ہوتا رہا۔ وسر لفظ ”آوارہ گردی“ یہ لفظ بھی موزوں نہیں، زمین کا چچہ چپھ چھان ڈالا یا صحر انور دی کی، جیسے الفاظ ہونے چاہتے ہیں۔

### امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(۱) ”سواطح الالہام“ جو حضرت کا مجموعہ کلام ہے اس میں یہ شعر درج ہے

برک بدگفت خواجه مارا

ہست او بدمگاں زیبی پلید

(۲) ایک بحدائقی یاں میں آپ نے فرمایا کہ ”کوئی مسلمان اپنے آپ کو زیب نہیں کر سکتا“ (مقدمات امیر شریعت)

(۳) ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت امیر شریعت سے کہا کہ سید کوئی بھی ہو اندر سے آدھا شیعہ ہوتا ہے شاہ جن نے قہقہ لگایا اور فرمایا مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جوئی ہوتے ہوئے اندر سے سادات کا دشمن ہو وہ پورا زیب ہوتا ہے۔ (ہمارے دور کے چند علماء حق۔ پیام اسلام۔ تجلیات صدر۔ امیر شریعت نمبر۔ شاہ جن کے علمی و تقریری جواہر پارے۔)

(۴) حسینؑ جزویے حق بلند کرد باتھا کے ساتھ گرفت کے بہترین نفوس تھے جن میں چھوڑس کے پیچے بھی تھے، جسیں نے کہا کہ تھس اپنے نانا کی گدی پر اس شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا جو اس گدی کی بے حرمتی کا باعث ہو نہیں فرمایا کہ اسلامی تاریخ کا یہ سب سے بڑا انسانی سیاست تھا ہے کہ اصل چیز حق ہے جو اقلیت میں رہ کر بھی حق ہی رہتا ہے اور باطل اکثریت کے باوجود بھی باطل ہی کہلاتا ہے۔ (ولادات امیر شریعت)۔

(سیدی مرشدی امام الاولیاء شیخ الشفیع)

مولانا احمد علی لاہوریؒ

فرماتے ہیں ”چنانچہ امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد زیادہ نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا یہ واقعہ

ماہ رب جب ۶۰ھ میں دمشق میں ہوا۔ یزید نے تمام ملکوں میں اپنے حکام کی طرف فرمان بھیجا کہ میرے حق میں لوگوں سے بیعت لواہی ضمن میں مدینہ کے حاکم ولید بن عقبہ کو لکھا کہ حسینؑ سے یزید کے حق میں بیعت لو، امام نے بیعت نہیں کی کیوں کہ یزید فاسق، هشرابی اور ظالم تھا۔

### حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

(۱) فرمایا کہ ”یزید کا فتنہ و فنور اس وقت تک کھلانہیں تھا۔ (ص ۱۲)

(۲) دوسرے یزید کے ذاتی حالات بھی اسکی اجازت نہیں دیتے تھے کہ اسکو تمام ممالک اسلامیہ کا خلیفہ مان لیا جائے۔

(۳) ابن زیاد نے مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کے سر قلم کر کے یزید کے پاس بھیج دیے یزید نے شکریہ کا خط لکھا۔ (ص ۲۵)

(۴) تسبیر کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ یزید کی یہ زور پشیمانی اور بقیہ اہل بیت کے ساتھ بظاہر اکرام کا معاملہ محض اپنی بدناہی کا داغ مٹانے لے لیتے تھا۔ یا حقیقت میں کچھ خوف خدا اور آخوندگی کا خیال یہ تو علیم و خبیر ہی جانتا ہے۔ (۵) شہادت حسینؑ کے بعد یزید کو ایک دن بھی چین نصیب نہ ہوا تامام ممالک اسلامی میں خون شبداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہو گئیں اس کی زندگی اسکے بعد دوسارا آنٹہ ماہ یا ایک روایت میں تین سال آنٹہ ماہ سے زائد نہیں اللہ نے دنیا میں بھی اسکو ذیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔

### مولانا عبدالحق محدث دہلوی (اکوڑہ خٹک)

فرمایا کہ ”هم یزید کو نہ کافر کہتے ہیں نہ جہنمی البتہ اکابر سے اس قدر منقول ہے کہ یزید فاسق و فاجر تھا۔ (صحیحہ باملحق ص ۱۲۸)

### مولانا محمد یوسف بنوری

فرماتے ہیں کہ ”یزید کے فاسق ہونے میں کوئی شک نہیں“، (تسکین الصدور ص ۲۲)

(۶) ملاحدہ وزنادق کی زبان کب بند ہو گئی ہے کیا اس دور میں حسینؑ کی شہادت کو افسانہ نہیں بنایا گیا اور کہا گیا ہے کہ واقعہ ہے ہی نہیں، اور کیا حسینؑ کو با غی، واجب القتل اور یزید بن معاذ یا گواہ اک مومنین اور خلیفہ برحق ثابت نہیں کیا گیا۔

### مولانا عبدالشکور تر مزی

فرمایا کہ ”جو لوگ یزید کو خلیفہ عادل اور راشد قرار دے کر حضرت حسینؑ کو با غی قرار دینے کی سعی میں مصروف ہیں ان کا نظر یہ اہل سنت و اجماعت کے نزدیک باطل ہے۔ نظریہ خوارج کا تو ہو سکتا ہے

اہل سنت والجماعت کے مذہب میں اسکی کوئی گنجائش نہیں۔ (تجلیات صدر ۵۳۸)

### مفتش جمیل احمد صاحب تھانوی

فرمایا کہ "مگر اسکو خیفہ عادل بھی نہ کہا جائے جیسا کہ بعض خود ساختہ محقق کہتے ہیں کہ یزید خلیفہ عادل تھا اور وہ تمام بزرگ جو اسے قاسٰ قرار دیتے ہیں انہوں نے تحقیق نہیں کی، یہ ایک ایسا شخصیں الراہم ہے جو آج تک علماء دیوبند پر کسی دشمن نے بھی نہیں لگایا۔ اسکا تو یہ مطلب ہے کہ جن جن لوگوں نے بھی یزید کو فاسق قرار دیا ہے وہ سب غیر محقق اور غیر ممتاز تھے۔ (در تحقیق واثبات شہادت حسین)

### سید سلیمان ندوی خلیفہ حضرت تھانوی

امیر معاویہ نے وفات پائی اور ان کی بجائے یزید تخت نشین ہوا۔ یہی اسلام کے سیاسی، مدنی، اخلاقی اور روحانی ادبار و نکبت کی اوپرین شب تھی۔

### قاریٰ محمد طیب صاحب

(۱) فرمایا کہ "یزید کے فتن کے بارے میں صحابہؓ کی دو آراء نہ تھیں بلکہ اس کے خلاف کھڑے ہونے میں دو آراء تھیں۔ اور وہ بھی اسکی ایالت اور نااہلیت کے اعتبار سے نہیں بلکہ فتنہ کل تھا بلکہ وہی آثار فتنہ کے خطرہ سے جس کی بنیادی وجہ نبی امیہ کی عصیت، قوت اور چھائی ہوئی شوکت تھی جس سے عبدہ برآ ہونا مشکل تھا۔ (۲) بہر حال مخالفین یزید تو اسے فاسق جانتے ہی تھے مبایہ ہمین یزید بھی اسے فاسق ہی سمجھتے تھے اس لیے اس کا فتن متفق علیہ ہے۔ (۳) یزید امیر فاسق ہونے کی وجہ سے مسخر عزل تھا۔ (۴) وہ فتن جسے یزید کو مبغوض خلائق ہنایا اجتماعی تھا نہ کہ انفرادی۔ انفرادی فتن شخصیت کو تباہ کرتا ہے جبکہ اجتماعی پوری امت کو۔ (۵) قاتل حسین یزید ہی ہے۔ (شہید کربلا اور یزید)

### وکیل اہل سنت محقق العصر مولانا محمد امین صدر

اس موضوع سے متعلق چار تحقیقی مضمونیں "تجلیات صدر" میں شائع ہو چکے ہیں۔ (۱) سیدنا حسین (۲) کھلا خط بنام ابو ریحان (۳) کھلا خط بنام سنت اسماعیل یوسفیہ (۴) کھلا خط بنام ضیاء الرحمن صدیقی۔

### قاضی مظہر حسین مدظلہ

بعض لوگ یزید کے مقابلہ میں حسین گو با غنی قرار دیتے ہیں ان کو شہید تسلیم نہیں کرتے، حالاں کہ اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حادثہ کربلا میں حضرت حسین شہید ہیں۔

### قاضی عبید اللہ نقشبندی

"لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ تمام اہل بیت خصوصاً حسینؑ نے قرآن کو ظاہر فرمایا اور عمل کر کے دکھایا اس لیے علی المرتضیؑ نے فرمایا کہ خدا کی رضا مندی مہاجرین و انصار کی شورتی میں ہے۔ اب بیزید نے اس حکم خداوندی کو پس پشت ڈال دیا۔ خلاف قرآن کیا اس لیے حسینؑ نے خدا کے حکم کے مطابق علم جہاد بلند کیا کہ مخالف حکم خداوندی قابل اطاعت نہیں بلکہ قابل جہاد ہے اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا مرد نہیں بلکہ زندہ ہے۔ (شہادت حسینؑ)"

### مسلمانوں کے لیے راہ عمل (از محمد دالف ثالی)

(صرف اور صرف اہل سنت میں ہی ہے)

فرماتے ہیں کہ "اور فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے۔ نجات ان بزرگوں کی ایجاد کے بغیر مجال ہے اور اگر بال برا بر بھی مخالفت ہے تو کمال خطرہ ہے یہ بات کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے۔ اس میں کچھ خلاف نہیں، پس خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کو ان کی متابعت کی توفیق حاصل ہوئی اور ان کی تقدیم سے شرف ہوا اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس نے انکی مخالفت کی اور ان سے الگ ہو گیا اور ان کے اصول سے منہ پھررا اور ان کے گراہ سے نکل گیا پس وہ خود بھی گراہ ہوا اور اس نے دوسروں کو بھی گراہ کیا پس رویت اور شفاعةت کا منکر ہوا۔ اور صحبت کی فضیلت اور صحابہؐ بزرگی اس سے مخفی رہی۔ اور اہل بیت رسول ﷺ اور اولاد بتوں کی محبت سے محروم رہا۔ اور وہ اس بڑی نیکی سے رک گیا جو اہل سنت والجماعت نے حاصل کی۔ تمام صحابہؐ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سے افضل ابو بکرؓ ہیں۔ امام شافعیؓ جو صحابہؐ کے حالات سے بخوبی واقف ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کے بعد اوگ بہت بے قرار ہو گئے پس ان کو ابو بکرؓ سے بہتر اس آسمان تکی کوئی شخص نہ ملا پس انہوں نے ان کو اپنا ولی ہنا یا یہ صریح دلالت ہے اس بات پر کہ تمام صحابہؐ ابو بکرؓ کے افضل ہونے پر متفق ہیں اور اس افضیلت پر اجماع صدر اول میں ہوا اور یہ اجماع قطعی ہے جس میں انکار کو دخل نہیں۔ اور اہل بیت کی مثال کشی نوع کی ہے جو اس پر سوار ہوا یعنی گیا جو اس سے پچھے ہٹا دہلاک ہو گیا بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا یا بائجم حشم بمحنت و نار اہل بیت کو کشتی نوع کی طرح اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ ہلاک ہونے سے فیج جائے اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات مجال ہے۔ اور یہ جان لیں کہ بعض کا انکار سب کے انکار سوکھنے کی وجہ سے ہے کیونکہ خبر

البشر کی محبت کی فضیلت میں سب صحابہؓ برابر ہیں۔ اور محبت کی فضیلت سب فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ (نوٹ) اہل بیت (ازواج مطہرات) ہوں یا جو اہل بیت میں شامل کئے گئے (آل اطہار اور حضرت علیؑ) سب صاحبیت میں شامل ہیں۔

### اہل سنت والجماعت کا خصوصی امتیاز (از امام رازیؑ)

فرمایا کہ ”ہم گروہ اہل سنت والجماعت مجدد اللہ محبت اہل بیت کے سفینہ میں سوار ہیں۔ اور اصحاب نبی ﷺ (نجوم حدایت) سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اس لئے امیدوار ہیں کہ قیامت کی ہولناکیوں سیاورد جہنم کے طبقات سے ہمیشہ نجات میں رہیں گے۔ اور وہ حدایت حاصل ہو گی جو جنت کے درجات اور داعی نعمتوں کو واجب کرتی ہے۔